The Leading Urdu Daily of Bihar

پندار

PINDAR پندار

Web: www.pindar.in

PATNA, TUESDAY 18.08.2026 Pages-12 Late City PRICE Rs. 2.00

ایڈیٹر : عبدالخالق احسانی

Vol.53 No.224 پٹنہ، منگل ۱۸/اگست ۲۰۲۶ء، ۴/ربیع الاوّل ۱۴۴۸ھ

ایف آئی آر نہ کرنا کون سی مجبوری ہے: مرانڈی

رانچی، 17 اگست (پی این ایس) جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ اور اپوزیشن لیڈر بابولال مرانڈی نے جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے تعلق سے سوشل میڈیا پر ہیمنت حکومت سے سوال پوچھا ہے۔ مسٹر مرانڈی نے آج لکھا کہ ایک کے بعد ایک روز ہو رہے حیران کن انکشافات کے باوجود عدالت کے حکم کی غلط تشریح کر کے جے ایس ایس سی۔ سی جی ایل کو منسوخ کرنے میں مجبوری بتانے والی جھارکھنڈ حکومت کو جے ایس ایس سی کے قائم مقام چیئر مین آئی اے ایس پرشانت کمار اور سکریٹری سدھیر گپتا کو فوراً عہدے سے ہٹا کر ان کے خلاف ایف آئی آر اور کارروائی نہ کرنے میں کون سی مجبوری ہے؟

ٹرمپ کا فوجی مشقوں میں بڑی کمی کا اعلان

واشنگٹن، 17 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کے ساتھ اپنے "بہت اچھے تعلقات" اور ایران کو "جوہری ہتھیاروں سے پاک" کرنے کی امریکی کوششوں میں شامل ہونے سے جنوبی کوریا کے انکار کا حوالہ دیتے ہوئے جنوبی کوریا کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقوں میں "بڑی کمی" کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان امریکہ اور جنوبی کوریا کی سالانہ فوجی مشقوں کے آغاز سے چند گھنٹے قبل سامنے آیا ہے۔ تاہم جنوبی کوریا نے کہا کہ مشقیں شیڈول کے مطابق جاری رہیں گی۔

مشکل دروازے بند کر کے آسان کھڑکیاں کھولیں

برسوں سے آباد غریبوں کو بے دردی سے نہ اجاڑیں، معدنیات کے شعبے میں دل کھول کر سرمایہ کاری کریں، تحفظ کی پوری گارنٹی: سمراٹ چودھری

پٹنہ، 17 اگست (عتیق الرحمٰن شعبان):
وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سرکاری کاموں میں مشکلات اور پیچیدگیوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے افسران کو ہدایت دی ہے کہ مشکل دروازے بند کر کے آسان کھڑکیاں کھولیے تاکہ عام لوگوں کو راحت مل سکے اور ان کا ہر کام آسانی سے ہو سکے۔ وزیر اعلیٰ نے صنعت کاروں سے بہار میں معدنیات سمیت دیگر شعبوں میں بھی بڑے پیمانے پر اور دل کھول کر سرمایہ کاری کرنے کی پرزور اپیل کی ہے اور یقین دلایا ہے کہ انہیں یہاں مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا جس کی گارنٹی ریاستی حکومت فراہم کرتی ہے۔ انہیں حوصلہ افزا پالیسی کے تحت یہاں اپنی صنعتیں قائم کرنے کے لئے مختلف قسم کی رعایتیں اور سہولتیں بھی دی جائیں گی۔ انہوں نے سرمایہ کاروں سے ریاست میں سرمایہ کاری کے مرحلے میں اور دیگر ترقیاتی و تعمیراتی مرحلے میں بھی غریبوں کو بے دردی سے نہیں اجاڑے جانے کی اپیل کی ہے اور یہی ہدایت افسران کو بھی دی ہے۔ وزیر اعلیٰ سوموار کی صبح ہوٹل موریہ میں وزارت کوئلہ و کانکنی حکومت ہند اور محکمہ کان و معدنیات حکومت بہار کے مشترکہ زیر اہتمام اہم واسٹرٹجک معدنیات بلاکوں کی نیلامی کے 8ویں مرحلے اور این ایم ای ڈی ٹی کے ورکشاپ سے خطاب کر رہے تھے۔ کوئلہ و کانکنی کے مرکزی وزیر مملکت ستیش چندر دوبے، محکمہ کان و معدنیات کے ریاستی وزیر ڈاکٹر پرمود کمار، محکمہ کے سکریٹری اونیش کمار اور دیگر سرکردہ شخصیتوں نے بھی روڈ شو اور ورکشاپ سے خطاب کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار میں معدنی بلاکس کا سروے کرایا گیا ہے۔ تاریخی اور ثقافتی ورثے کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے اور اسے کسی بھی طرح کا نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقی یافتہ ہندوستان اور...... (باقی صفحہ 11 پر)

لکھی سرائے میں بھگدڑ، 7 عقیدتمند ہلاک، 18 زخمی

وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری اور وزیر زراعت وجے کمار سنہا کا اظہار غم، 4-4 لاکھ روپے راحتی امداد

لکھی سرائے، 17 اگست (پی این ایس)
لکھی سرائے ضلع میں اشوک دھام مندر احاطے کے قریب تیسری سومواری کے موقع پر سوموار کی صبح بھگدڑ مچ جانے سے 7 خاتون عقیدت مندوں کی موت ہوگئی اور 18 سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ واقعہ اشوک دھام مندر احاطے سے تقریباً 400 میٹر مغرب اور اشوک دھام ریلوے اسٹیشن سے تقریباً 100 میٹر کی دوری پر پیش آیا۔ مندر میں داخلے کے لیے عقیدت مندوں کے قطار میں کھڑے ہونے کے دوران بدنظمی پھیل گئی۔ بھیڑ کا دباؤ بڑھنے سے بانس کی رکاوٹ ٹوٹ گئی اور خواتین کا ایک بڑا گروپ قریب واقع ریلوے احاطے کے زیر آب علاقے میں گر گیا۔ اسی دوران بھیڑ کے دباؤ سے سڑک کے کنارے لگا بجلی کا کھمبا بھی گر گیا۔ کھمبا گرنے کے بعد کرنٹ پھیلنے کی افواہ سے عقیدت مندوں میں افراتفری مچ گئی اور لوگ جان بچانے کے لیے بھاگنے لگے۔ اس دوران کئی لوگ ایک دوسرے کے اوپر گر گئے۔ بھگدڑ میں 7 خاتون عقیدت مندوں کی موت ہوگئی۔ مہلوکین کی شناخت سروج دیوی (65)، منی مالا دیوی (44)، ہیملتا دیوی (55)، ساوتری دیوی (48)، سوتا دیوی (35)، للتا دیوی (50) اور رنکو دیوی کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمیوں کو صدر اسپتال اور نجی کلینکوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری اور وزیر زراعت وجے کمار سنہا نے اس المناک حادثے پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی راحت اور بچاؤ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور صورت حال کو قابو میں کیا۔ مہلوکین کی لاشیں صدر اسپتال لائی گئیں، جہاں پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل کی گئی۔ وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے عقیدت مندوں کی موت پر تعزیت کا اظہار کیا اور مہلوکین کے لواحقین کو 4 لاکھ روپے امدادی رقم دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے افسران کو زخمیوں کا مناسب اور فوری علاج یقینی بنانے کی ہدایات دی ہیں۔

جھارکھنڈ میں امتحانات رد، تحریک ملتوی

JSSC-CGL کے امتحان کو بھی رد کرنے کا سورین کابینہ کا فیصلہ

رانچی، 17 اگست (پی این ایس): جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی امتحان کو رد کیے جانے کے دوسرے ہی دن وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی قیادت والی عظیم اتحاد حکومت نے اب جے ایس ایس سی۔ سی جی ایل امتحان کو بھی رد کر دیا ہے۔ امتحانات رد کیے جانے کے حکومت کے فیصلے کے بعد طلبا و طالبات نے اپنی تحریک فی الحال ملتوی کر دی ہے۔ سوموار کو وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کی صدارت میں بھی ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں JSSC-CGL امتحان کو رد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس کے علاوہ 2014 سے ہوئی سبھی چھوٹی بڑی بے ضابطگیوں کی بڑے پیمانے پر جانچ کرانے کا بھی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ مرکزی حکومت کے ذریعہ MMDR ایکٹ میں کی گئی تبدیلیوں پر بحث کے لیے جلد ہی میٹنگ کی جائے گی اور ضرورت پڑنے پر اس خاص ایجنڈے پر مباحثہ کے لیے جھارکھنڈ اسمبلی کا خصوصی اجلاس بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

بنگال کے ہوٹل میں آگ، 6 ہلاک

تاراپیٹھ، 17 اگست (یو این آئی) مغربی بنگال کے بیر بھوم ضلع میں تاریخی تاراپیٹھ مندر کے قریب ایک ہوٹل میں پیر کی علی الصبح زبردست آگ لگنے سے کم از کم 6 عقیدت مند ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے یہ اطلاع دی۔ اس سانحے میں کئی مسافر شدید زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ بنگالی مہینے شراون کے آخری پیر کے روز پیش آیا۔ تمام زخمیوں کو فوری طبی امداد کے لیے رام پور ہاٹ میڈیکل کالج اسپتال لے جایا گیا۔ پانچ منزلہ ہوٹل بید یشنج ان مسافروں سے بھرا ہوا تھا، جو بھگوان شیو کی خصوصی پوجا کے لیے اس شہر میں آئے تھے۔ ذرائع کے مطابق آگ ہوٹل کی نچلی منزل پر لگی اور تیزی سے اوپری منزلوں تک پھیل گئی۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی۔ (باقی صفحہ 11 پر)

پرشانت کا پارلیمانی سفر شروع، بہار اسمبلی میں داخلہ

اسپیکر پریم کمار نے رکنیت کا حلف دلایا، پی کے نے کرپوری، لالو، پاسوان، نتیش اور مودی کو یاد کیا

پٹنہ، 17 اگست (عتیق الرحمٰن شعبان):
جن سوراج پارٹی کے سربراہ اور بانکی پور کے نومنتخب رکن اسمبلی پرشانت کشور نے سوموار کی صبح بہار قانون ساز اسمبلی کی رکنیت کا حلف لے لیا اور اسی کے ساتھ بہار اسمبلی میں ان کا داخلہ ہوتے ہی ریاست میں نئی سیاست کا دھماکے دار آغاز بھی ہو گیا ہے۔ پرشانت کشور کا پارلیمانی سفر بھی شروع ہو گیا ہے۔ جس کا انہیں پہلے کبھی تجربہ نہیں تھا۔ انتخابی حکمت عملی تیار کرنے اور نریندر مودی سمیت درجنوں سرکردہ رہنماؤں کو اقتدار کے اعلیٰ منصب پر پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کرنے والے پرشانت کشور اب خود ہی سیاست میں پوری طرح سرگرم ہو گئے ہیں۔ سوموار کو اسمبلی عمارت میں واقع اپنے چیمبر میں اسپیکر ڈاکٹر پریم کمار نے نومنتخب رکن اسمبلی پرشانت کشور کو ایوان کی رکنیت کا حلف دلایا۔ حلف دلانے کے بعد اسپیکر نے پرشانت کشور کو بہار اسمبلی کا رکن بننے پر مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی اسپیکر نریندر نارائن یادو، جن سوراج پارٹی کے ریاستی صدر منوج بھارتی، رکن کونسل آفاق آحمد، سابق رکن کونسل پروفیسر رام بلی چندرونشی اور میڈیا ترجمان عبید الرحمٰن بھی موجود تھے۔ پرشانت نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ جس ایوان میں شری کرشن سنگھ، کرپوری ٹھاکر، لالو پرساد، رام ولاس پاسوان، نتیش کمار اور سشیل مودی جیسے رہنما رکن رہے ہیں اس ایوان میں رکن بننا ان کے لیے بھی فخر کی بات ہے۔

پوناوالا نے پھر دیا بی جے پی سے استعفیٰ

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) رہنما شہزاد پوناوالا نے ایک بار پھر پارٹی سے استعفیٰ دینے کی پیشکش کرتے ہوئے پارٹی صدر نتن نبین سے اسے قبول کرنے کی گزارش کی ہے۔ مسٹر پوناوالا نے اپنے استعفے کی کاپی پیر کے روز سوشل میڈیا ایکس پر شیئر کرتے ہوئے کہا، "یہ میرے لیے انتہائی جذباتی لمحہ تھا کہ پارٹی نے میرے استعفے کو فوری طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا اور مجھ سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی تھی، لیکن طویل غور و خوض اور سنجیدگی سے سوچنے کے بعد میں نے قومی ترجمان کے عہدے اور بی جے پی کی فعال بنیادی رکنیت سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔" انہوں نے کہا، "گزشتہ چند دنوں کے واقعات (جن افراد کے بارے میں میں نے آپ کو تفصیل سے بتایا ہے) نے مجھے اپنے سابقہ فیصلے پر قائم رہنے کے لیے مجبور کیا ہے۔

بہار میں حادثات، 16 افراد کی موت

پٹنہ میں 4 لڑکیاں غرقاب، 2 لاشیں برآمد

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس): رواں ساون ماہ کی تیسری سوموری پر شیو مندروں میں پوجا کرنے اور جل چڑھانے کے لیے اُمڈنے والے عقیدتمندوں کے ہجوم کے درمیان کہیں بھگدڑ اور کہیں سڑک حادثہ جیسے المناک واقعات سوموار کو رونما ہوئے جس میں پورے بہار میں کم از کم 16 افراد کی موت ہو گئی ہے۔ لکھی سرائے میں اشوک دھام مندر میں بھگدڑ سے 7 خواتین کی موت کے ساتھ ہی پٹنہ کے بختیار پور تھانہ حلقہ کے رانی سرائے جہاز گھاٹ میں 7 لڑکیاں غسل کرنے پہنچی تھیں جس کے دوران دو سگی بہنیں گنگا کی تیز دھار میں بہنے لگیں انہیں بچانے کی کوشش میں دو اور لڑکیاں بھی پانی کی تیز دھار میں چلی گئیں۔ اسی کے ساتھ چاروں طرف کہرام مچ گیا۔ مقامی لوگوں نے تین لڑکیوں کو محفوظ باہر نکال لیا جبکہ چار لڑکیاں گنگا میں بہہ گئیں۔ جن میں سے دو لڑکیوں کی لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں۔ ادھر سیوان میں دیوار گرنے سے بہار در پور بازار میں ماں۔ بیٹی کی موت ہو گئی جن کی شناخت شبانہ خاتون اور ان کے معصوم بیٹے سہیل کی شکل میں کی گئی ہے۔ کٹیہار کے پھلکا تھانہ حلقہ میں بھی 7 بچے غسل کے دوران ندی میں ڈوبنے لگے جن میں 4 بچوں کو محفوظ نکال لیا گیا جبکہ 3 بچوں کی موت ہو گئی۔

یو جی سی۔نیٹ کا امتحان دوبارہ کرانے پر جواب دیں مودی: راہل

اپوزیشن لیڈر نے طلبہ کے مسائل سننے کی اپیل کرتے ہوئے جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ سورین کو خط لکھا

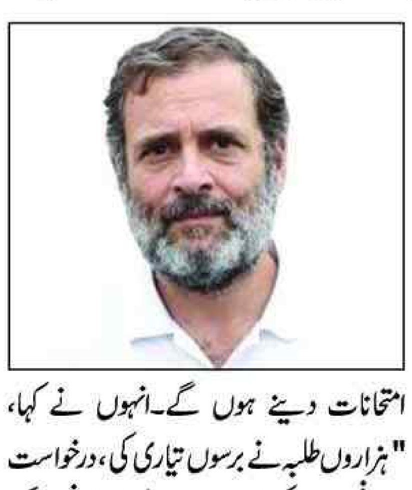

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے یو جی سی۔نیٹ کے سوشیلوجی، انگریزی اور کامرس مضامین کے امتحانات دوبارہ کرانے کے این ٹی اے کے فیصلے پر وزیر اعظم نریندر مودی سے جواب مانگا ہے۔ سوشل میڈیا ایکس پر پیر کے روز اظہار خیال کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ان تین مضامین کے یو جی سی۔نیٹ امتحانات 22 سے 30 جون کے درمیان ہوئے تھے اور تقریباً دو ماہ بعد این ٹی اے نے تسلیم کیا ہے کہ سوالناموں میں سنگین خامیوں کے ساتھ پرانے سوالات دہرائے گئے تھے۔ اب ہزاروں طلبہ کو ستمبر میں پھر سے ان مضامین کے امتحانات دینے ہوں گے۔ انہوں نے کہا، "ہزاروں طلبہ نے برسوں تیاری کی، درخواست دی، فیس ادا کی اور دور دراز کے امتحانی مراکز تک سفر کیا۔ اب انہیں یہ سب دوبارہ کرنا ہوگا۔ این ٹی اے غلطی کرتی ہے، لیکن سزا طالب علم بھگتتے ہیں۔ اب تعلیمی نظام ایک ایسا نظام بن چکا ہے جو طلبہ کا پیسہ، ان کا وقت، ذہنی صحت اور خود اعتمادی چھین لیتا ہے، لیکن بدلے میں کچھ نہیں دیتا۔ سوال یہ ہے کہ این ٹی اے یہ کیوں نہیں بتا رہی ہے کہ کیا امتحان سے پہلے سوالنامے لیک ہوئے تھے؟" راہل نے کہا کہ دھرمیندر پردھان کا استعفا پہلا قدم تھا، آخری نہیں۔ این ٹی اے کی قیادت کی جوابدہی بھی طے ہونی چاہیے۔ انہوں نے دوبارہ امتحان دینے والے طلبہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ مسئلہ نہیں ہیں، بلکہ ایسا نظام مسئلہ ہے جو امتحان بھی ٹھیک سے منعقد نہیں کرا سکتا اور پھر طلبہ کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ اس دوران کانگریس شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے بھی ایکس پر کہا کہ این ٹی اے کی غلطی کی سزا ملک کے طلبہ کیوں بھگتیں اور جن نوجوانوں کا نقصان ہوا ہے

کلکتہ ہائی کورٹ میں ابھیشیک کی عرضی

کولکاتا، 17 اگست (یو این آئی) ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے اپنے نجی بینک اکاؤنٹ کو فریز کرنے کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی ہے۔ مسٹر بنرجی کے وکیل ایان بھٹاچاریہ نے پیر کو جسٹس کرشنا راؤ کی توجہ اس معاملے کی جانب دلائی اور عرضی دائر کرنے کے لیے فوری اجازت طلب کی۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ علاج کے لیے مجوزہ بیرون ملک سفر سے ٹھیک پہلے مسٹر بنرجی کا نجی بینک اکاؤنٹ فریز کر دیا گیا تھا، لیکن بینک نے اس کارروائی کی کوئی واضح وجہ نہیں بتائی۔

تعلیمی نظام میں اصلاحات کی کوششیں تیز، ودیارتھی سہیوگ پورٹل لانچ

طلبا کے مسائل ختم کرنے، تعلیم کے نظام میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کا وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کا اعلان

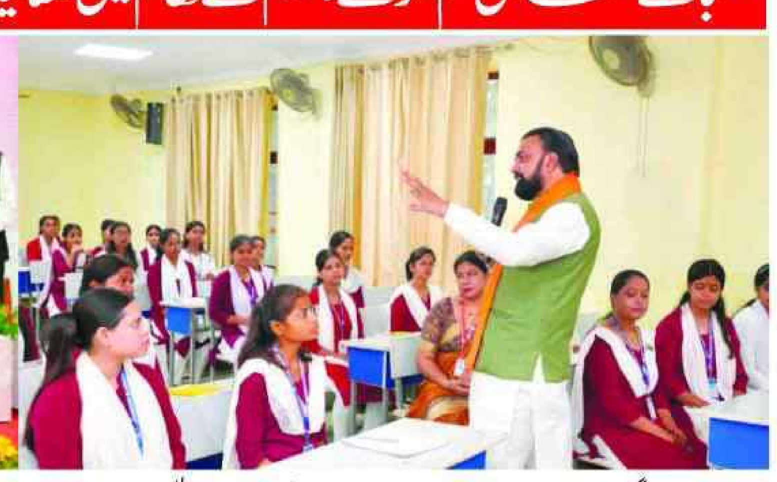

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس):
وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سوموار کو جے ڈی ویمنس کالج کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پروگرام میں "ودیارتھی سہیوگ پورٹل" کا آغاز کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اس دوران موجود طالبات سے بات چیت کی اور ان کی تعلیمی سرگرمیوں اور مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار میں تعلیمی نظام کو مزید جدید، شفاف، جوابدہ اور طلبہ پر مبنی بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ طلباء کے مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنانے کے لیے "ودیارتھی سہیوگ پورٹل" ایک اہم اقدام ہے۔ اس کا مقصد ان کے تعلیمی، ہاسٹل اور دیگر مسائل اور تجاویز کو فوری طور پر حل کرنا ہے۔ یہ سروس مکمل طور (باقی صفحہ 11 پر)

طارق منصور بی جے پی کے قومی نائب صدر

اسمرتی ایرانی جنرل سکریٹری، نتن نوین نے 7 ماہ بعد نئی ٹیم کا اعلان کیا

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی کمان سنبھالنے کے تقریباً سات مہینے بعد مسٹر نتن نبین نے پیر کے روز اپنی نئی ٹیم کا اعلان کر دیا۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری ارون سنگھ کی جانب سے جاری کردہ فہرست کے مطابق مسٹر نبین کی ٹیم میں مسٹر رام مادھو اور محترمہ اسمرتی ایرانی جیسے کئی رہنماؤں کی واپسی ہوئی ہے۔ سابق مرکزی وزیر محترمہ اسمرتی ایرانی کو قومی جنرل سکریٹری بنایا گیا ہے، جبکہ مسٹر رام مادھو کو قومی نائب صدر کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مسٹر نبین کی ٹیم میں 13 افراد کو قومی نائب صدر بنایا گیا ہے۔ مسٹر نبین کی پارٹی نے سات ریاستوں سے آٹھ افراد کو جنرل سکریٹری مقرر کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ دو رہنما اتر پردیش سے شامل کیے گئے ہیں۔ مسٹر نبین کی ٹیم میں کل 13 قومی نائب صدور میں سے چھ خواتین ہیں، جو کہ 33 فیصد سے کہیں زیادہ یعنی تقریباً 50 فیصد بنتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاتون رہنما کے طور پر محترمہ ایرانی کو جنرل سکریٹری بنایا گیا ہے اور چار خواتین کو قومی سکریٹری کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ دو مسلم رہنماؤں کو بھی مسٹر نبین کی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ مسٹر نبین نے مسٹر ارون سنگھ کی جگہ مسٹر ترون چگ کو قومی دفتر کے انچارج کی ذمہ داری سونپی ہے، جبکہ مہندر پانڈے کو قومی دفتر کا وزیر بنایا گیا ہے۔

راہل معاملہ پر الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی ملتوی، سپریم کورٹ کے ذریعہ جواب طلب

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز الہ آباد ہائی کورٹ کو اس عرضی پر کارروائی ملتوی کرنے کی ہدایت دی ہے جس میں بی جے پی کے ایک رکن نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر ان کی معلوم آمدنی کے ذرائع سے زیادہ اثاثے رکھنے کا الزام لگایا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بینچ نے مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) اور کسی بھی دیگر متعلقہ اتھارٹی کو بھی ہدایت دی کہ وہ مزید احکامات تک اس معاملے میں ہائی کورٹ کو کوئی رپورٹ پیش نہ کریں۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے راہل گاندھی کو اپنی بات رکھنے کا موقع دیے بغیر اس معاملے میں ہدایت کیوں جاری کی۔ عدالت عظمی کی یہ ہدایات راہل گاندھی کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی کو چیلنج کرنے والی عرضی پر سماعت کے دوران آئیں، جس میں ہائی کورٹ نے سی بی آئی اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو الزامات کی تصدیق کرنے کی ہدایت دی تھی۔ سپریم کورٹ نے راہل گاندھی کی عرضی پر نوٹس بھی جاری کیا اور ہدایت دی کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے سامنے جاری کارروائی، جس نے اس معاملے کی سماعت 20 اگست کو مقرر کی تھی، مزید احکامات تک ملتوی رہے گی۔ راہل گاندھی کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے سینئر وکیل کپل سبل نے الہ آباد ہائی کورٹ کی کارروائی کو "قانون کی نظر میں نامعلوم" قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا اور الزام لگایا کہ یہ "جان بوجھ کر ہراساں کرنے" کے مترادف ہے۔ انہوں نے عرضی گزار ونگنیش ششر کے موقف اور نیت پر بھی سوال اٹھائے اور الزام لگایا کہ انہوں نے راہل گاندھی کے خلاف بار بار عرضیاں داخل کی ہیں اور اپنی آر ایس ایس سے وابستگی کو چھپایا ہے۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو نے کہا کہ سی بی آئی صرف شکایت کی تصدیق کر رہی ہے اور انہوں نے الزامات کو "انتہائی سنگین" قرار دیا۔ ششر نے، جو ورچوئل طور پر پیش ہوئے، راہل گاندھی کی عرضی کی مخالفت کی اور دلیل دی کہ ایف آئی آر کے اندراج سے پہلے کسی ملزم کو سننے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ سپریم کورٹ نے آبزرویشن دیا کہ کوئی بھی آرڈر پاس کرنے سے پہلے فطری انصاف کے اصولوں پر عمل کیا جانا چاہیے۔ جسٹس جوئے مالیا باگچی نے بھی سوال اٹھایا کہ اگر الزامات واقعی اتنے سنگین تھے تو ایجنسیوں کو عدالت کی ہدایت کی کیوں ضرورت پیش آئی۔

گیانیش گپتا نے ای ایل سی 2.0 کا آغاز کیا

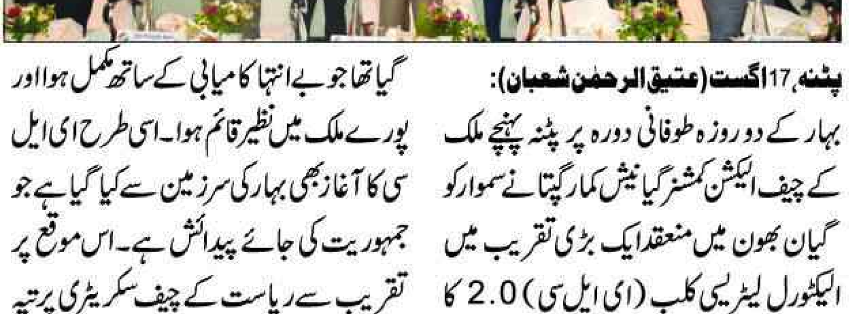

پٹنہ، 17 اگست (عتیق الرحمٰن شعبان):
بہار کے دو روزہ طوفانی دورہ پر پٹنہ پہنچے ملک کے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار گپتا نے سموار کو گیان بھون میں منعقد ایک بڑی تقریب میں الیکٹورل لیٹریسی کلب (ای ایل سی) 2.0 کا باضابطہ آغاز کیا اور اس کے تحت پورے بہار میں بڑے پیمانے پر ووٹر خواندگی کلب کی تشکیل کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخاب سے قبل بہار میں ایس آئی آر شروع کیا گیا تھا جو بے انتہا کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا اور پورے ملک میں نظیر قائم ہوا۔ اسی طرح ای ایل سی کا آغاز بھی بہار کی سرزمین سے کیا گیا ہے جو جمہوریت کی جائے پیدائش ہے۔ اس موقع پر تقریب سے ریاست کے چیف سکریٹری پرتیہ امرت، ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ، بہار کے چیف الیکشن افسر ونود سنگھ گنجیال، محکمہ تعلیم، صحت، ٹکنالوجی کے سکریٹر، ڈی جی آشیش گویل اور سیما کھنا نے بھی خطاب کیا۔

مجاہد آزادی دیوشرن سنگھ کو گورنر اور وزیر اعلیٰ کا خراج عقیدت

اذیت سہنے کے باوجود دیوشرن سنگھ برطانوی حکومت کے خلاف آواز بلند کرتے رہے: شرون کمار

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس):
گورنر سید عطا حسنین اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے سوموار کی صبح مجاہد آزادی اور بہار قانون ساز کونسل کے سابق چیئر مین آنجہانی دیو شرن سنگھ جی کو ان کے یوم پیدائش پر منعقد سرکاری تقریب میں بہار قانون ساز اسمبلی کے مین گیٹ نمبر 10 کے شمال میں پارک میں نصب ان کے قد آدم مجسمہ گلپوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار چودھری اور وجندر پرساد یادو، بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر ڈاکٹر پریم کمار، بہار قانون ساز کونسل کے چیئر مین اودھیش نارائن سنگھ، بہار قانون ساز اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر نریندر نارائن یادو، بہار قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئر مین رام بچن رائے، دیہی ترقیات کے وزیر شرون کمار (باقی صفحہ 11 پر)

بہادر شاہ ظفر کی نگاہوں میں ملک محبوبہ، قربانی باعث فخر

خدابخش لائبریری میں تحریک آزادی کے موضوع پر خدابخش توسیعی خطبہ میں پروفیسر ترن کمار کا اظہار خیال

پٹنہ، 17 اگست (عتیق الرحمٰن شعبان):
راجدھانی پٹنہ کے قلب میں واقع عالمی شہرت یافتہ کتب خانہ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری میں خدا بخش توسیعی خطبہ کے تحت سوموار کو اڈیٹوریم میں تحریک آزادی اور ہندستانی ادب کے موضوع پر ایک لکچر کا انعقاد کیا گیا۔ پروفیسر ترون کمار، سابق پرنسپل، پٹنہ کالج، پٹنہ اس پروگرام کے خصوصی مہمان اور مقرر تھے۔ انھوں نے اپنے خطاب میں تفصیل سے تحریک آزادی میں ہندی اور اردو کے ادیبوں اور شاعروں کے کردار پر روشنی ڈالی اور کہا کہ بہادر شاہ ظفر کی نگاہوں میں ملک کی حیثیت محبوبہ سے بھی بڑھ کر تھی۔ اس لیے انہوں نے ملک کی آزادی کی خاطر جام شہادت نوش فرما لیا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کے لیے چھوٹے موٹے سنگھرش 1757 سے ہی شروع ہو گئے تھے۔ سبھی دلوں کے تار جوڑنے کے لیے ہندستانی ادبا کا بڑا رول رہا ہے۔ ہندستان کی کوئی بھی زبان ہو، اس کی سوچ ہمیشہ ایک رہی۔ ہندستانی شاعری میں تحریک آزادی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ نرالا کا گیت آزادی کا مینوفسٹو ہے۔ یہ گیت چھٹھ کے موقعے پر بھی گایا جاتا ہے۔ (باقی صفحہ 11 پر)

جوشی نے این ٹی اے میں اصلاحات کا جائزہ لیا

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) مرکزی وزیر تعلیم پرہلاد جوشی نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) میں حالیہ مسائل کے مدِ نظر امتحانی نظام میں کی جا رہی اصلاحات کا جائزہ لیا۔ وزارت تعلیم کی جانب سے پیر کے روز بتایا گیا کہ مسٹر جوشی نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے سکریٹری، این ٹی اے کے ڈائریکٹر جنرل اور دیگر سینئر حکام کے ساتھ میٹنگ کر کے امتحانی عمل کو مزید محفوظ اور شفاف بنانے کی ہدایت دی۔ وزارت نے کہا کہ میٹنگ میں این ٹی اے کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کی معلومات فراہم کی گئی۔ حکام نے وزیر موصوف کو بتایا کہ این ٹی اے سے 50 سے زیادہ ملازمین کو ہٹا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایجنسی میں ٹیکنالوجی، فنانس، سائبر سیکورٹی، ٹیسٹ سیکورٹی، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اور سائیکو میٹرکس جیسے اہم شعبوں کے لیے 10 نئے پیشہ ورانہ عہدوں پر تقرری کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق سائبر سیکورٹی، سائیکو میٹرکس، سوالنامہ تیار کرنے اور دیگر ماہرانہ شعبوں میں نجی شعبے کے ڈومین ماہرین کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد امتحانی نظام کی تکنیکی صلاحیت اور سیکورٹی نظام کو مضبوط بنانا ہے۔ وزیر تعلیم نے میٹنگ میں مقررہ امتحانی پروٹوکول پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔

آج غروب آفتاب: 6.22 | کل طلوع آفتاب: 5.24

ٹاپ ٹین جرائم پیشہ جیتو کمار گرفتار، چار سنگین مقدمات میں تھا مطلوب

پھلواری شریف، 17 اگست (اجیت کمار) بیور تھانہ پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے تھانہ علاقے کے ٹاپ ٹین مجرموں میں شامل جیتو عرف جیتو کمار کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے اسے گردنی باغ واقع کالی واڑی مندر کے پیچھے ایک جھونپڑی سے گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم کے خلاف بیور تھانے میں سال 2021 کے دوران لوٹ، آرمس ایکٹ، این ڈی پی ایس ایکٹ سمیت مختلف سنگین دفعات کے تحت چار مقدمات درج ہیں۔ ان مقدمات میں مطلوب ہونے کے بعد سے وہ طویل عرصے سے پولیس کی گرفت سے فرار چل رہا تھا۔ پولیس کے مطابق 17 اگست کو بیور تھانہ پولیس کو خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ تھانے کے ٹاپ ٹین مجرموں میں شامل جیتو عرف جیتو کمار گردنی باغ میں واقع کالی واڑی مندر کے پیچھے ایک جھونپڑی میں موجود ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے چھاپہ ماری کا منصوبہ تیار کیا۔ یہ کارروائی پٹنہ کے مغربی علاقے کے سٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت اور داناپور ون کے ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ کی قیادت میں کی گئی۔ بیور تھانہ کے صدر افسر اور پولیس انسپکٹر افسر حسین نے پولیس ٹیم تشکیل دے کر خفیہ اطلاع کی تصدیق کے بعد فوری طور پر کالی واڑی مندر کے قریب واقع جھونپڑی میں چھاپہ مارنے کی ہدایت دی۔ پولیس ٹیم نے موقع پر پہنچ کر جھونپڑی کو گھیرے میں لے لیا اور وہاں موجود جیتو عرف جیتو کمار کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق ملزم کی شناخت پٹنہ کے پرسا بازار تھانہ علاقے کے اتوار پور کے رہنے والے جیتو عرف جیتو کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ گرفتاری کے بعد پولیس نے ملزم سے ابتدائی پوچھ گچھ کی اور ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد اسے عدالت میں پیش کیا، جہاں سے اسے عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم کی گرفتاری سے بیور تھانہ علاقے میں جرائم پر قابو پانے کی کارروائی کو اہم کامیابی ملی ہے۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق جیتو عرف جیتو کمار کے خلاف بیور تھانے میں چار مقدمات درج ہیں۔ ان میں بیور تھانہ مقدمہ نمبر 371/21 شامل ہے۔ اس مقدمے میں بھارتی تعزیرات ہند کی دفعہ 411 اور 4 3 کے علاوہ آرمس ایکٹ کی دفعات 25(1-A)(B،26 اور 35 اور این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/20(B)(ii(B)) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مذکورہ مقدمہ سنگین نوعیت کا ہے اور ملزم اس میں مطلوب تھا۔ اس کے علاوہ بیور تھانہ مقدمہ نمبر 357/21 میں دفعہ 392، مقدمہ نمبر 359/21 میں دفعہ 392 اور مقدمہ نمبر 369/21 میں بھی دفعہ 392 کے تحت مقدمات درج ہیں۔ دفعہ 392 لوٹ سے متعلق ہے۔ پولیس کے مطابق ان تمام مقدمات میں جیتو عرف جیتو کمار مطلوب تھا اور مقدمات درج ہونے کے بعد سے وہ مسلسل گرفتاری سے بچتا رہا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم کی گرفتاری کے لیے اس کے ممکنہ ٹھکانوں پر مسلسل نظر رکھی جا رہی تھی۔ خفیہ اطلاعات کو بھی سنجیدگی سے لیا جا رہا تھا۔ اسی سلسلے میں 17 اگست کو ملزم کے گردنی باغ میں موجود ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد خصوصی ٹیم نے فوری کارروائی کی اور اسے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ چھاپہ ماری میں بیور تھانہ کے صدر افسر اور پولیس انسپکٹر افسر حسین، پولیس سب انسپکٹر روی کمار گپتا، دھرمیندر کمار رائے، راہل داس، وجے کمار اور مسلح پولیس فورس کے جوان شامل تھے۔ ٹیم کے ارکان نے منصوبہ بند طریقے سے کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو حراست میں لیا۔ پولیس حکام نے ٹاپ ٹین مجرموں میں شامل جیتو عرف جیتو کمار کی گرفتاری کو اہم کامیابی قرار دیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی مسلسل جاری رہے گی اور ایسے افراد کو کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جائے گا جو سنگین جرائم میں ملوث ہیں یا مقدمات میں مطلوب ہونے کے باوجود گرفتاری سے بچتے پھر رہے ہیں۔ پولیس کی اس کارروائی سے بیور تھانہ علاقے میں جرائم پیشہ افراد کے درمیان بھی ہلچل مچ گئی ہے۔

موٹر سائیکل چوری کے بڑھتے واقعات پر لوگوں میں ناراضگی، جیو ملازمین کا احتجاج

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) پٹنہ میں جرائم اور بدنظمی کے خلاف لوگوں کا غصہ اب سڑکوں پر نظر آنے لگا ہے۔ بیکن پور علاقے میں مسلسل موٹر سائیکل چوری کے واقعات نے مقامی باشندوں میں خوف اور ناراضگی کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ لوگوں کا الزام ہے کہ علاقے میں ایک کے بعد ایک موٹر سائیکل چوری کی وارداتیں ہو رہی ہیں، لیکن شکایت اور ایف آئی آر درج ہونے کے باوجود چوری کے واقعات پر مؤثر روک نہیں لگ پا رہی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق بیکن پور اور آس پاس کے علاقوں میں چوروں کا گروہ مسلسل سرگرم ہے۔ گھروں، دفاتر اور عوامی مقامات کے آس پاس کھڑی موٹر سائیکلیں چوروں کے نشانے پر رہتی ہیں۔ مسلسل ہونے والی وارداتوں کے باعث لوگ خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر پولیس کی گشت اور نگرانی مضبوط ہوتی تو ایسے واقعات پر قابو پایا جا سکتا تھا۔ اسی دوران پٹنہ کے میٹھاپور علاقے میں ایک الگ معاملے میں ناراضگی بھی دیکھنے کو ملا۔ یہاں جیو دفتر کے ملازمین نے اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کیا۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ ان کے کیمپس سے مسلسل موٹر سائیکل چوری کے واقعات ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں تھانے میں ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی، لیکن الزام ہے کہ شکایت کے بعد توقع کے مطابق کارروائی نہیں کی گئی۔ [illegible] مالی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ملازمین نے پی ایف فنڈ میں کٹوتی کی گئی رقم کے ریکارڈ میں نظر نہ آنے کا مسئلہ بھی اٹھایا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ ان کی تنخواہ سے پی ایف کے نام پر رقم کاٹی جاتی ہے، لیکن متعلقہ فنڈ میں اس رقم کا واضح ریکارڈ نظر نہ آنے سے ان کے ذہن میں کئی سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ [illegible] وہیں جیو ملازمین کے مطالبات اور پی ایف سے متعلق الزامات پر متعلقہ انتظامیہ کیا جواب دیتی ہے، یہ بھی اہم ہوگا۔ فی الحال پٹنہ میں جرائم اور ملازمین کے مسائل کو لے کر سڑکوں پر نظر آنے والا یہ غصہ انتظامیہ اور متعلقہ اداروں کے لیے ایک سنجیدہ انتباہ ضرور ہے۔

پٹنہ میں 48 گھنٹے کی خصوصی مہم کے دوران 107 ملزمین گرفتار

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) سینیئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پٹنہ کی ہدایت اور سٹی پولیس سپرنٹنڈنٹ مغربی پٹنہ کی قیادت میں [illegible] جرائم میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کے لیے وسیع پیمانے پر خصوصی مہم چلائی۔ مغربی پٹنہ کے علاقے میں چلائی گئی 48 گھنٹے کی اس خصوصی مہم کے دوران پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 107 ملزمان کو گرفتار کیا۔ [illegible] ایک فرار ملزم نے عدالت میں خود سپردگی کر دی۔ اس کے علاوہ وارنٹ، قرقی اور اشتہار کے خلاف چلائی گئی خصوصی مہم کے دوران پولیس ٹیم نے 69 ملزمان سے متعلق مقدمات کو کامیابی کے ساتھ نمٹایا۔ خصوصی مہم کے دوران پولیس نے جرائم پیشہ افراد کے خلاف مختلف مقامات پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ اس دوران پولیس کو بڑی مقدار میں غیر قانونی اسلحہ، کارتوس، گانجا، شراب، ریت اور نقد رقم سمیت دیگر سامان برآمد کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ پولیس کے مطابق چھاپہ ماری کے دوران 2 دیسی پستول، 9 دیسی کٹے، [illegible] برآمد کر کے ضبط کیے گئے۔ [illegible] ساتھ عوامی تحفظ اور سماجی ذمہ داریوں کو بھی ترجیح دی گئی۔ پولیس نے جدید تکنیکی ذرائع اور انسانی تفتیش کے ذریعے بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران مغربی پٹنہ کے مختلف علاقوں سے لاپتہ ہونے والے 6 نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو بحفاظت برآمد کرلیا۔ پولیس حکام کے مطابق گمشدہ نوجوانوں اور لڑکیوں کی تلاش کے لیے تکنیکی تحقیق کے ساتھ ساتھ دیگر ذرائع سے بھی معلومات اکٹھی کی گئی تھیں۔ مسلسل کوششوں کے نتیجے میں پولیس [illegible] رکھی جائے گی۔ 48 گھنٹے کی اس خصوصی مہم میں 107 ملزمان کی گرفتاری، ایک فرار ملزم کی عدالت میں خود سپردگی، 69 مقدمات کا نمٹارا، غیر قانونی اسلحہ اور منشیات کی بڑی مقدار کی برآمدگی کے ساتھ 6 گمشدہ نوجوانوں اور لڑکیوں کی بحفاظت بازیابی کو پولیس کی اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

گورنمنٹ ویمنس کالج میں انڈکشن میٹ کا انعقاد

پٹنہ سٹی، 17 اگست (آرہ فاطمہ) گورنمنٹ ویمنس کالج گلزار باغ میں آئی کیو اے سی کی جانب سے چار سالہ گریجویشن سیمسٹر اول 2026 تا 2030 کی طالبات کے لیے تعارفی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ نشست کے دوران طالبات کو کالج کے ضوابط، کالج میں منعقد ہونے والی مختلف سرگرمیوں اور دیگر اہم امور سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ طالبات کا استقبال کرتے ہوئے کالج کی پرنسپل پروفیسر شروتی تیتروے نے ان کی کامیاب تعلیمی زندگی کے لیے نیک خواہشات پیش کیں۔ انہوں نے طالبات کو کالج کے نظم وضبط کی پابندی کرنے، وقت کی پابندی کو اپنی عادت بنانے اور صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھنے پر زور دیا۔ اس موقع پر کالج کے تمام اسٹنٹ پروفیسرز سے بھی طالبات کا تعارف کرایا گیا۔ تمام اساتذہ نے طالبات کو ان کے تعلیمی سفر کے لیے نیک خواہشات پیش کیں اور محنت ولگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر کماری نمیشا نے کی۔ تعارفی نشست کا اختتام قومی نغمے اور اس کے بعد قومی ترانے کے ساتھ ہوا۔

دوکان جانے کے دوران 50 سالہ تاجر لاپتہ

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) پٹنہ کے کنکڑ باغ تھانہ علاقے کے تحت رام کرشنا نگر روڈ نمبر 11 میں شیتل الیکٹرانکس نامی دکان چلانے والے 50 سالہ تاجر نرنجن شرما عرف پنٹو لاپتہ ہو گئے ہیں۔ وہ بنیادی طور پر جہان آباد ضلع کے شکور آباد تھانہ علاقے کے بشن پور گاؤں کے رہنے والے ہیں اور فی الحال پٹنہ کے کمہرار کے چودھری ٹولہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے بیٹے سمیت رنجن نے کنکڑ باغ تھانے میں گمشدگی کی درخواست دی ہے۔ درخواست کے مطابق نرنجن شرما 15 اگست 2026 کی صبح تقریباً 6 بجے کمہرار واقع اپنے گھر سے دکان کھولنے کے لیے نکلے تھے۔ شام تقریباً 4 بجے جب ان کا چھوٹا بیٹا آدتیہ راج دکان پر پہنچا تو دکان بند ملی اور باہر تالا لگا ہوا تھا۔ والد کے دکان پر موجود نہ ہونے کی وجہ سے اہل خانہ نے ان کی تلاش شروع کر دی۔ آس پاس کے لوگوں سے پوچھ گچھ کے بعد جب دکان کا تالا کھلوا کر اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ کاؤنٹر کا گلہ یعنی کیش باکس کھلا ہوا تھا اور اس میں رکھی تمام رقم غائب تھی۔ اہل خانہ نے اپنی سطح پر رشتہ داروں اور دیگر ممکنہ مقامات پر کافی تلاش کی، لیکن نرنجن شرما کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ واقعہ کے بعد متاثرہ تاجر کے بیٹے نے تھانے پہنچ کر پولیس سے مدد کی اپیل کی۔ اہل خانہ کی درخواست کی بنیاد پر کنکڑ باغ تھانہ پولیس نے معاملہ درج کرلیا ہے۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے تفتیش شروع کر دی ہے اور آس پاس کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کر کے لاپتہ تاجر کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے۔

یوم آزادی کے موقع پر مدرسہ گلشن ابراہیم میں پرچم کشائی

پٹنہ سٹی 17 اگست (ذوالقرنین) مدرسہ گلشن ابراہیم عجمی عظیم آبادی لین کنگھیا ٹولہ نون کا چوراہا پٹنہ سٹی میں 15 اگست کو مدرسہ کے احاطے میں 80 واں یوم آزادی بڑی خوشی اور جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، سینئر سماجی کارکن اور مدرسہ مینجمنٹ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر اقبال احمد نے پرچم کشائی کی اور قومی پرچم کو سلامی دی، قومی ترانہ محمد مقصود محمد عمیر اور محمد فرحان نے گایا، صبا ہاشمی نے انگریزی میں 15 اگست کی اہمیت پر روشنی ڈالی محمد امتیاز نے 15 اگست کو ایک زبردست تقریر کی اور ان تمام بہادر سپاہیوں کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور شہید ہوئے اور یوم آزادی کے لیے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا، آخر میں مدرسہ کے پرنسپل مولانا رونق احسان برکاتی نے ملک وریاست میں امن، خوشحالی اور ترقی کے لیے دعا کی، اس موقع پر قاری شہود الرحمن صاحب، مولانا نصیر الدین کیفی صاحب، قاری شاہد صاحب، قاری محمد ارشد صاحب، قاری اعظم صاحب ماسٹر اسامہ صاحب، ماسٹر سرفراز صاحب، حافظ محمد مرشد صاحب، اور مدرسہ کے تمام اساتذہ اور طلباء موجود تھے۔

گنگا اسنان کے دوران سات بچیاں ڈوبیں، دو کی لاشیں برآمد

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) بختیار پور کے رانی سرائے گنگا گھاٹ پر پیر کی صبح گنگا اسنان کے دوران ایک ہی خاندان کی سات بچیاں گنگا کی تیز دھار میں ڈوبنے لگیں۔ حادثے کے بعد گھاٹ پر افراتفری مچ گئی اور بڑی تعداد میں مقامی لوگ اور اہل خانہ موقع پر پہنچ گئے۔ مقامی لوگوں نے فوری طور پر بچاؤ کی کوشش کرتے ہوئے تین بچیوں کو بحفاظت گنگا سے باہر نکال لیا، جبکہ چار بچیاں گہرے پانی میں بہہ گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ تمام بچیاں آپس میں چچیری بہنیں تھیں اور روز کی طرح رانی سرائے گنگا گھاٹ پر اسنان کے لیے پہنچی تھیں۔ اس دوران ایک بچی اچانک گہرے پانی میں جانے کی وجہ سے ڈوبنے لگی۔ اسے بچانے کے لیے دیگر بچیاں بھی پانی میں آگے بڑھیں، لیکن ایک کے بعد ایک وہ بھی گہرے پانی میں پھنس گئیں اور ڈوبنے لگیں۔ لاپتہ بچیوں میں اودھیش چندرونشی کی بیٹیاں آرتی 21 سال اور نندنی 16 سال، کملیش چندرونشی کی بیٹی رادھیکا 15 سال اور منٹو چندرونشی کی چھ سالہ بیٹی بلی شامل ہیں۔ حادثے کے بعد اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے اور گھاٹ پر چیخ و پکار سے ماحول غمگین ہو گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ کی ٹیم موقع پر پہنچی۔ ایس ڈی آر ایف کی ٹیم کو بھی جائے حادثہ پر بلایا گیا، جس نے گنگا میں تلاشی مہم شروع کر دی۔ تلاشی کے دوران دو بچیوں کی لاشیں برآمد کرلی گئی ہیں، جبکہ دو دیگر بچیوں کی تلاش جاری ہے۔ تیز دھارا اور گہرے پانی کے باعث امدادی ٹیم کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایس ڈی آر ایف کی ٹیم پہنچنے میں تاخیر پر مشتعل دیہاتیوں نے تقریباً 20 منٹ تک سڑک جام کر دی۔ ان کا مطالبہ تھا کہ لاپتہ بچیوں کی تلاش کے لیے فوری طور پر مؤثر کارروائی کی جائے۔

لڑکی کے تنازع پر دو گروپوں میں پرتشدد جھڑپ، نوجوان زخمی

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) داناپور کے روپس پر تھانہ علاقے کے ڈی پی ایس موڑ، پریہ درشی نگر میں اتوار کی رات لڑکی کے تنازع کو لے کر دو فریقوں کے درمیان پرتشدد جھڑپ ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے دونوں جانب سے لاٹھی ڈنڈے چلنے لگے اور اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی۔ فائرنگ کے اس واقعے میں ایک نوجوان شدید زخمی ہو گیا، جس کے بعد علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس ٹیم فوری طور پر موقع پر پہنچی اور حالات کو قابو میں کیا۔ داناپور کے ایس ڈی پی او اجیت کمار کی قیادت اور انچارج تھانہ صدر افسر نیتو کماری کی موجودگی میں پولیس فورس نے فوری کارروائی شروع کی۔ پولیس نے معاملے میں مقدمہ درج کرنے کے بعد مرکزی ملزم شیوم کمار کی پریہ درشی نگر واقع رہائش گاہ پر دیر رات چھاپہ مار کارروائی کی اور اسے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ملزم کے گھر کی تلاشی کے دوران ایک دیسی پستول، ایک زندہ کارتوس، ایک خول، ایک پیلٹ اور 8.7 0 لیٹر غیر ملکی شراب برآمد کر کے ضبط کی۔ گھر سے اسلحہ اور غیر قانونی شراب برآمد ہونے کے بعد پولیس نے تمام اشیا کو اپنی تحویل میں لے لیا اور ملزم شیوم کمار کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق فائرنگ کے واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپہ ماری کی۔ پولیس ٹیم نے خفیہ اطلاع اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر ملزم کے گھر کی تلاشی لی، جہاں سے اسلحہ اور شراب برآمد ہوئی۔ پیر کو منعقد پریس کانفرنس میں داناپور ایس ڈی پی او اجیت کمار نے بتایا کہ گرفتار ملزم شیوم کمار سے پوچھ گچھ کے بعد اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ واقعے میں ملوث ایک دیگر نوجوان کو بھی پولیس نے حراست میں لے کر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ پولیس پورے معاملے کی گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے۔ فائرنگ کے واقعے میں استعمال ہونے والے اسلحہ، جھڑپ میں ملوث دیگر افراد اور تنازع کی اصل وجہ کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش کے دوران سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واقعے کے بعد پولیس نے علاقے میں گشت بڑھا دیا ہے اور امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ پولیس حکام نے واضح کیا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے اور غیر قانونی اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جیسس اینڈ میری اکیڈمی میں یوم آزادی تقریبات کا انعقاد

پٹنہ سٹی، 17 اگست (ذوالقرنین) جیسس اینڈ میری اکیڈمی میں یوم آزادی کی تقریبات بڑے جوش وخروش، فخر اور حب الوطنی کے ساتھ منائی گئیں، اسکول کیمپس ترنگے کی شان، حب الوطنی کے گیتوں اور طلبہ کے جوش وخروش سے جگمگا اٹھا، تقریب میں طلباء، اساتذہ، والدین اور سٹاف نے جوش وخروش سے شرکت کی، پروگرام کا آغاز پرچم کشائی سے ہوا، پرچم کشائی کے بعد تمام حاضرین نے مل کر قومی ترانہ گایا، ترنگے کو سلامی دی اور ملک کے بہادر آزادی پسندوں کو خراج عقیدت پیش کیا، اس موقع پر، اسکول کی پرنسپل، پوجا این شرما نے طلباء کو ملک کے اتحاد، سالمیت اور عزت کی حفاظت، مثالی شہری بننے، اور اسکول کے آدرش، نظم وضبط اور اقدار کے لیے وفادار اور وقف رہنے کا حلف دلایا، ثقافتی پروگراموں کی ایک سیریز میں، طالبات انامیکا، ماہی، اور مائرا نے اپنے سحر انگیز حب الوطنی پر مبنی رقص سے سامعین کے دل موہ لیے، اس دوران * انوشکا، سرشتی، ماہی کماری، ماہی، انامیکا اور مائرا نے اپنی سریلی آوازوں میں حب الوطنی کے گیت گا کر ماحول کو جذبہ حب الوطنی سے بھر دیا ان کی پرفارمنس کو تمام حاضرین نے خوب سراہا، پروگرام کے دوران سکول کے اساتذہ نے بھی اپنی کمپوزیشن کے ذریعے حب الوطنی کا پیغام دیا شبھم کمار نے اپنی طاقتور نظم ہم یہ سکھاتے ہیں سنائی، جب کہ مکیش او جھا نے اپنی متاثر کن نظم ہم بھارت دیش بنے گے پیش کی، دونوں نظموں نے طلباء میں اپنے ملک، معاشرے اور اپنے فرائض کے بارے میں بیداری کا احساس پیدا کیا تقریب کے اختتام پر اسکول کے اسٹنٹ ڈائریکٹر ابھیشیک پیٹرک نے شکریہ کا ووٹ پیش کیا، یوم آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ آزادی پسندوں کی قربانیوں اور لگن کو ہمیشہ یاد رکھیں اور قوم کی تعمیر میں اپنا مثبت کردار ادا کریں، انہوں نے زور دے کر کہا کہ صرف تعلیم، نظم وضبط اور اخلاقی اقدار کے ذریعے ہی نوجوان نسل مضبوط ہندوستان کی تعمیر میں اہم حصہ ڈال سکتی ہے، آخر میں تمام طلباء اور اساتذہ میں ریفریشمنٹ تقسیم کی گئی، یوم آزادی کی تقریبات حب الوطنی، نظم وضبط، ثقافتی پیشکشوں اور قوم پرستی کے پیغامات کے ساتھ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں، اسکول فیملی نے اس موقع پر قوم کی ترقی، خوشحالی اور روشن مستقبل کی خواہش کی،

تشار کمار نے میڈل لاؤ نوکری پاؤ منصوبہ کے تحت نوکری حاصل کی

پٹنہ سیٹی 17 اگست (ذوالقرنین) بہار فینسنگ ایسوسی ایشن کے طاقتور فیلسر توشار کمار نے 9 سے 14 اگست 2026 لگوس، نائجیریا میں منعقد میں مشہور بھارت کومن ویلتھ سینئر فینسنگ چیمپئن کے فائل ایونٹ میں کانسی تمغہ جیت کر بہار اور ملک کا فخر بڑھایا ہے، توشار کی یہ کامیابی اس لیے بھی اہم ہے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر کئی اہم مقابلوں میں مسلسل شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی پہچان بنائی ہے اہم قومی دستیابیاں، 3 8 ویں نیشنل گیم، اتر کھنڈ 2025: کانسہ تمغہ، 34 ویں سینئر نیشنل فینسنگ چیمپئین شپ، گوہاٹی، اسام-: 2024 کانسہ تمغہ، 36 ویں نیشنل گیم، گجرات: 2022 میں حصہ لیا کھیلو انڈیا یونیورسٹی گیم گوہاٹی، اسام 2024: راجت تمغہ، جونیئر نیشنل فینسنگ چیمپیئن شپ، سونی پتھ، ہریانہ: 2021 ذاتی چھٹہ مقام آل انڈیا یونیورسٹی چیمپیئن شپ: 2024 کانسہ تمغہ وغیرہ شامل ہے، توشار کمار کو ان کے کھیل دستیابیوں کے بنیاد پر بہار حکومت کے "میڈل لاو، نوکری پاؤ" منصوبہ کے تحت (محکمہ سہکاریتا) محکمہ تعاون میں ملازمت حاصل ہوئی ہے، یہ نوکری ان کے کھیل کی صلاحیت اور دستیابیوں کو حکومت کی طرف سے دیا گیا احترام اور حوصلہ افزائی کا معیار ہے، بھی واضح تھا کہ ریاست حکومت اپنی قابلیت والے کھلاڑی کو کھیل کے میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ اور روشن مستقبل کے لیے بھی موقع فراہم کر رہی ہے، توشار کمار کی کومن ویلتھ سینئر فینسنگ چیمپیئن شپ میں کانسہ تمغہ کی دستیابی اور بہار حکومت کے "میڈل لاو، ملازمت پاو" کے ذریعے ملی سرکاری سروس، دونوں ہی بہار کے نوجوانوں کے لیے حوصلہ افزائی کا ذریعہ بہار فینسنگ ایسوسیشن کے سکریٹری کوشل پرساد نے تقشار کمار کی شاندار کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بہار اور پورے ملک کے لیے انتہائی فخر اور خوشی کا موضوع ہے، انہوں نے کہا کہ توشار کی کامیابی کھلاڑی، خاندان اور بہار فینسنگ کے لیے مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے، انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ توشار کی کامیابی بہار کے نوجوان کھلاڑیوں کو فینسنگ کے شعبے میں آگے بڑھنے کے لیے رہنمائی کرے گی، بہار حکومت کے کھیل اور اُدھوگ ڈپارٹمنٹ، سشری سنگھ نے سب سے پہلے کامیاب کھلاڑی توشار کمار مبارک باد پیش کیا، اس کے بعد بہار فینسنگ ایسوسی ایشن کے صدر سشمیتا رتن، چیئر مین راما شنکر، سکریٹری کوشل پرساد نے بھی توشار کمار کی شاندار کامیابی کے لئے مبارک باد دی ہے، انہوں نے توشار کی محنت، لگن، ڈسیپلینا ور جہد وجہد کی ستائش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل کی دعاؤں سے نوازا ہے، بہار فینسنگ ایسوسی ایشن نے توشار کمار کی اس کامیابی پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان کی کامیابی سے بہار میں کھیل کے کھیل کو ترقی اور رفتار ملے گی، اور زیادہ سے زیادہ نوجوان اس کھیل کو اپنانے کے لیے راغیب ہوں گے،

عطیہ خون کیمپ میں 127 لوگوں نے خون کا عطیہ کیا

پٹنہ سیٹی، 17 اگست (ذوالقرنین) مہاکال سیوا یوتھ فاؤنڈیشن (MSYF) کے زیر اہتمام پاٹلی پترا پرشد پٹنہ سیٹی میں، میرا خون، قوم کے نام" مہم کے تحت ایک عظیم الشان خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا۔ کیمپ میں کل 127 افراد نے رضا کارانہ طور پر خون کا عطیہ دیتے ہوئے انسانیت کی خدمت کا پیغام دیا، خون کے عطیہ کیمپ کا افتتاح پٹنہ صاحب اسمبلی حلقہ کے معزز MLA رتنیش کمار کشواہا نے کیا، انہوں نے تنظیم کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے خون کے عطیہ کو انسانی جان بچانے والا اعلیٰ ترین نیک عمل قرار دیا، اس موقع پر تنظیم کے صدر رشی کیش کمار نے بتایا کہ کیمپ میں جمع ہونے والے خون کو ضرورت مند مریضوں کی مدد اور ان کی جان بچانے کے لیے استعمال کیا جائے گا، وہیں، ایم ایس وائی ایف کے خون کے عطیہ کے کوآرڈینیٹر، امن شرما نے بتایا کہ تنظیم نے اب تک خون کے عطیہ کیمپوں اور رضا کارانہ خون کے عطیہ کے ذریعے 1500 سے زیادہ ضرورت مندوں کی مدد کی ہے۔ کیمپ میں جئے پرکاش مہتا، امن شرما، روہن سنہا، انوشا کماری، سنجنا راج، وجے کمار، دیویانشو کمار، اور سندیپ مہتا سمیت کل 127 عطیہ دہندگان نے جوش وخروش سے خون کا عطیہ دیا، تنظیم کے اراکین، رضا کاروں، طبی عملے اور دیگر شراکت داروں نے تقریب کے کامیاب انعقاد میں کلیدی کردار ادا کیا،

بہار ہندی ساہتیہ سمیلن میں شاعرہ سبھدرا چوہان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

پٹنہ، 17 اگست (ذوالقرنین) "آپ زمین کا دل ہیں، آپ انسانیت کی روح اور روح ہیں، آپ خالق کی لافانی تخلیق ہیں، آپ میری عظیم ہندوستان ماتا ہیں، اے ماں، ہم سب آپ کے لیے اپنے آپ کو قربان کر دیتے ہیں، جشن منائیں، لوگو، 15 اگست آگیا ہے / ہر شہر روشن ہے، ہر گاؤں مسکرا رہا ہے، بہار ہندی ساہتیہ سمیلن کا ہر گوشہ قومی اور حب الوطنی کے جذبات سے لبریز لائنوں سے گونج اٹھا، سامعین نے گرجدار تالیوں اور لہراتے ترنگوں سے شاعروں اور شاعروں کی داد دی، سمیلن ہال میں ہندوستان کے 80 ویں یوم آزادی اور" جھانسی کی رانی " کی عظیم شاعرہ سبھدرا کماری چوہان کی یوم پیدائش کی یاد میں ایک قومی گیت کا سمپوزیم منعقد کیا گیا، چندا مشرا کے قومی ترانے سے شروع ہونے والا قومی گیت سمپوزیم بھی سامعین کے دل میں گونج اٹھا اور شاعر، صحافی ہردے نارائن جھا کی سریلی آواز میں پڑھے گئے اس گیت کی گونج سنائی دی: "میری آزادی، میں تجھے ہزار بار سجدہ کرتا ہوں / تیرا لافانی شہید بیٹا، تیری ماں پکارتی ہے / پھر تیرا یہ نشان ہے تیرا ترنگا ہر تیرے نعرے کا ہے " اتحاد، امن / آپ کی سادگی سادہ، سچائی کا ثبوت / آپ کے گاؤں کا سبز رنگ " ہریالی پر قربان " عرفان احمد بیلہاروی نے اپنی نظم پڑھتے ہوئے کہا کہ " اس باغ کو ان شہداء نے سیراب کیا جنہوں نے اپنا خون دیا، گولیاں اپنے سینے پر کھائیں اور صلیب پر قربان ہو گئے، ہم سب نے مل کر صرف ایک نعرہ لگایا کہ جشن منائیں لوگو 15، اگست آگیا ہے، "سینئر شاعروں ڈاکٹر رتنیشور سنگھ، بچّا ٹھاکر، آرادھنا پرساد، پروفیسر سنیل کمار اپادھیائے، ہردے نارائن جھا، ڈاکٹر پشپا جموار، ڈاکٹر پونم آنند، وبھارانی سریواستو، ڈاکٹر سودھا سنہا، ساگاریکا رائے، شمع کوثر شمع، پونم دیوا، پریا، واد مشرا، ڈاکٹر ودیا چودھری، ڈاکٹر آشا گھودیو، سدھا پانڈے، جئے پرکاش پجاری، سدھیشور، نوتن سنہا، ای اشوک کمار، عرفان احمد بیلہاروی، ڈاکٹر پرتیبھا رانی، نمیتا لوہانی، پرینکا شریواستو شبھرا، ڈاکٹر آر پرویش بندیسوری پرساد گپتا، اندر بھوشن سہائے، پنکج پریم، ارجن پرساد سنگھ، سدا نند سنگھ، سنیتا رنجن، نکلیش کمار، دیپک پرکاش گپتا، اروند کمار 'عشق' اور دیگر شاعروں اور شاعروں نے اپنی کمپوزیشن کی متاثر کن تلاوت کی، اپنی صدارتی نظم کی تلاوت میں، سمیلن کے صدر ڈاکٹر انیل سلبھ نے ان سطروں کے ساتھ ہندوستان کو خراج تحسین پیش کیا" آپ زمین کے اندرونی دل ہیں / آپ انسانیت کی روح اور روح ہیں / آپ خالق کی لافانی تخلیق ہیں / آپ میری عظیم ماں ہندوستان ہیں اے ماں، ہم سب آپ کے لیے قربان ہیں! اے ماں! میں آپ کو سو بار سلام پیش کرتا ہوں! تقریب کا آغاز قومی پرچم لہرانے سے ہوا، پرچم کشائی کے بعد موجود ادبی برادری سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سلبھ نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لیے شاعروں اور ادیبوں کی قربانیاں اور ان کا تعاون دوسرے لافانی شہداء سے کم نہیں ہے، شاعروں نے متاثر کن گیتوں سے نہ صرف قوم کو جگایا بلکہ بے پناہ قربانیاں بھی دیں، انہوں نے جیل کی اذیتیں برداشت کیں اور بے شمار سختیاں برداشت کیں، ڈاکٹر سلبھ نے کہا کہ نہ صرف شاعروں بلکہ خواتین شاعروں نے بھی تحریک آزادی میں گراں قدر حصہ ڈالا، جن میں عظیم شاعرہ سبھدرا کماری چوہان بھی شامل ہیں، جنہوں نے" جھانسی کی رانی " نظم لکھی، انہیں ان کے یوم پیدائش پر بھی عقیدت کے ساتھ یاد کیا گیا۔

समाहरणालय, गोड्डा
जिला बाल संरक्षण इकाई
(Email:- dcpsgodda01@gmail.com)

—: आम सूचना :—

प्रायः ऐसा देखा जा रहा है कि सोशल मिडिया एवं अन्य माध्यम द्वारा बच्चों के Trafficking/ Missing/Abuse आदि के मामले प्रकाशित होते रहते है। ऐसे बच्चों की सुरक्षा हेतु किशोर न्याय (बालकों की देखरेख और संरक्षण) अधिनियम–2015 के क्रियान्वयन हेतु केंद्र प्रायोजित "मिशन वात्सल्य योजना" के अंतर्गत भारत सरकार की महत्वकांक्षी योजना चाइल्ड हेल्प लाईन (CHL-1098) टोल फ्री सेवा (24X7) बच्चो के संरक्षण एवं शोशण से बचाव करने के लिए आपातकालीन एवं पुनर्वास सेवा उपलब्ध कराने हेतु सम्पूर्ण झारखण्ड के प्रत्येक जिला में संचालित है। जिसे गृह मंत्रालय की आपातकालीन प्रतिक्रिया सहायता प्रणाली 112 (ERSS-112) हेल्प लाईन के साथ एकीकृत किया गया है। आप सभी आम जनों से अनुरोध है कि अपने स्तर से भी सरकार द्वारा संचालित चाइल्ड हेल्प लाईन टॉल फ्री सेवा 1098 (24X7) का प्रचार प्रसार करने की कृपा की जाय। ताकि जरूरतमंद एवं जोखिम परिस्थितियों में आवासित बच्चों की सुरक्षा सुनिश्चित हो सके।

निवेदक
सहायक निदेशक,
सामाजिक सुरक्षा कोषांग, गोड्डा

PR 387660 (District)26-27*D

ہاٹ بازاروں کیلئے 725 مقامات کا انتخاب، تمام اضلاع کو جلد تجاویز پیش کرنے کی ہدایت

محکمہ کے وزیر شرون کمار نے دیہی ترقی کے محکمے اور نابارڈ کے درمیان ہم آہنگی کی پیش رفت کا جائزہ لیا

پٹنہ، 17/اگست (پی این ایس) دیہی ترقیات کے وزیر اور اطلاعات و رابطہ عامہ کے وزیر شراون کمار کی صدارت میں پیر کو دیہی ترقیات محکمہ اور نابارڈ کے درمیان مختلف ترقیاتی اسکیموں کے اتحاد کے سلسلے میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ دیہی ہاٹ بازاروں کی ترقی کے لیے ریاست میں 725 مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ شناخت شدہ مقامات کا مکمل جائزہ لینے کے بعد تعمیراتی عمل جلد شروع ہونا چاہیے۔ ان ہاٹوں کی ترقی کے لیے تین ماڈل کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ ایک ماڈل 20 ڈسمل کے رقبے پر محیط ہے، دوسرا 50 ڈسمل اور تیسرا 1 ایکڑ کے رقبے پر محیط ہے۔ یکسانیت کو یقینی بناتے ہوئے ان ماڈل کی بنیاد پر ہیٹ تیار کیے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں، نابارڈ کی مالی شراکت سے 20-49 ڈسمل ایک ایک دیہی ہاٹ تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اضلاع کو اس کی بنیاد مقامی جانکاری آن لائن فراہم کرانے کے لیے ایک گوگل شیٹ جاری کی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ سات اضلاع سے تجاویز موصول ہوئی ہیں: ارریہ، بانکا، بھاگلپور، کٹیہار، مدھے پورہ، سپول اور سمستی پور سے 20 ڈسمل سے زیادہ کی دیہی ہاٹوں کی تعمیر کے لیے تجاویز موصول ہوئی ہیں۔ بقیہ اضلاع سے تجاویز تیار کی جائیں گی اور جلد ہی نابارڈ کو دستیاب کرائی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے دیہی ہاٹوں کے لیے زیادہ سے زیادہ 40 لاکھ روپے تجویز کیے گئے ہیں۔ اس رقم کو بڑھانے کی تجویز مرکزی وزارت دیہی ترقی کو پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اسکیم میں پہاڑی علاقوں، درج فہرست قبائل کے رہائشیوں اور بکری پالنے کی اسکیم کو لاگو کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ دودھ دینے والی بکری پالنے کے فروغ کے لیے ایکشن پلان تیار کر لیا گیا ہے۔ شرون کمار نے محکمہ اور نابارڈ کے درمیان بہتر تال میل کے ذریعے اسکیموں کے مؤثر نفاذ، وسائل کے صحیح استعمال اور دیہی علاقوں میں آخری پائیدان تک ترقیاتی فوائد کو پھیلانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان ہاٹوں کی تعمیر سے جیویکا دیدیوں کو اپنی مصنوعات کو دیہی علاقوں سے باہر لے جانے اور براہ راست بازار میں فروخت کرنے میں بہت سہولت ملے گی۔ ان کی ترقی سے دیہی معیشت کو ایک نئی جہت ملے گی۔ ان ہاٹوں میں دیدیوں کے لیے خصوصی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ نابارڈ کے چیف جنرل منیجر جناب گوتم کمار سنگھ نے بہار میں دیہی ترقی اور دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے نابارڈ کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ نابارڈ ریاستی حکومت کے دیہی ترقی کے محکمے کے ساتھ مل کر کام کرنے اور ضرورت کے مطابق ہر ممکن تکنیکی، مالی، اور ادارہ جاتی مدد فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ افسران نے مختلف مجوزہ اور جاری اسکیموں کی پیشرفت، ممکنہ نئے شعبوں اور باہمی تعاون کے ذریعہ بہار کے دیہی علاقوں میں ترقی کو نئی تحریک دینے کے امکانات پر بھی تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ اس میٹنگ کے دوران، بہار میں دیہی ترقی، معاش کو فروغ دینے، دیہی بنیادی ڈھانچے، مالی شمولیت، ہنر مندی کی ترقی، خود مدد گروپوں کو فروغ دینے اور دیہی صنعت کاری سمیت مختلف شعبوں میں نابارڈ اور دیہی ترقیات محکمہ کے درمیان تال میل اور ہم آہنگی کے ذریعے کئے جا رہے کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں دیہی ترقی محکمہ کے پرنسپل سکریٹری جناب پنکج کمار، نابارڈ بہار ریجن دفتر کے چیف جنرل منیجر (سی جی ایم) مسٹر گوتم کمار سنگھ اور دیہی ترقیات محکمہ اور نابارڈ کے دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

کیا چراغ اور پی کے مل کر ایک نیا فرنٹ بنائیں گے؟

جئے کرشن

پٹنہ (جے کرشن) بہار کی سیاست میں ایک نئے سیاسی فرنٹ تیار کیا جاسکتا ہے۔ جو کہ این ڈی اے اور عظیم اتحاد سے الگ ایک نئے متبادل کے طور پر ریاست کی عوام کے سامنے آسکتا ہے۔ پردے کے پیچھے اس کے امکان پر غور کیا جارہا ہے یہ فرنٹ جن سوراج کے پرشانت کشور اور ایل جے پی آر کے چراغ پاسوان کا ہوگا کچھ اہم اشارے اور ان دونوں کے درمیان مساویت اس چرچہ کو مضبوط بنارہی ہے دراصل بہار میں انتخابی سیاست میں ذاتی ووٹ سمیکرن کی دخل اندازی اور اس کے اثر کے درمیان یہ دونوں لیڈران ایک نئی لائن کی سیاست کو بہار میں طاقت دینا چاہتے ہیں۔ اس کی کامیابی ناممکن بھی نہیں مانی جاسکتی ہے کیونکہ بانکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب میں اس کی جھلک نظر آئی پی کے نے خود اس بابت کہا کہ وہ سب کو ساتھ لیکر چلنا چاہتے ہیں اور سب کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں کچھ ایسی ہی سوچ چراغ پاسوان کی بھی ہے یعنی اے ٹو زیڈ۔ حالانکہ مائی سمیکرن کی بنیاد پر کھڑے آر جے ڈی نے بھی اے ٹو زیڈ کی بات کہی تھی پر وہ اس پر کھرے نہیں اترے۔ چراغ پاسوان کی پارٹی دلت سیاست کی بنیاد پر چلتی ہے پھر بھی وہ پی کے کی طرح سب کو ساتھ لیکر چلنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اس سے الگ ہم دیکھیں تو این ڈی اے اور عظیم اتحاد جس نے اقتدار اور اپوزیشن دونوں کی سیاست کا کردار ادا کیا ہے۔ اس کے لیڈران کی تناسب میں پی کے اور چراغ کی موجودگی عوام کے درمیان الگ طرح کی مانی جاتی ہے ممکن ہے گذشتہ کچھ برسوں سے اقتدار کی سیاست اور اس میں شامل پارٹیوں کے کردار سے ناخوش عوام ایک نئے متبادل کے طور پر پی کے اور چراغ کی جوڑی پر غور کریں۔ ان دونوں لیڈران کی شخصی اور اخلاقی تقاضے اور تعلقات بھی ٹھیک ٹھاک رہے ہیں۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف تیکھی یا متنازعہ باتوں سے اب تک پرہیز کیا ہے۔ خود چراغ نے پی کے کے ذریعہ اٹھائے جارہے مدعوں اور ان کی مہم کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ غلط کہاں ہیں؟ وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں یا کر رہے ہیں وہ بہار اور بہاریوں کے حقوق سے ہی تو جڑا ہوا ہے اور ہماری پارٹی بھی اسی راہ پر چلتی ہے۔ بہر حال ان دونوں کی جوڑی یا نئے متبادل کے امکان والے چرچا سے ظاہر طور پر دونوں سیاسی خیمہ این ڈی اے اور عظیم اتحاد کا فکرمند ہونا ممکن ہے۔ اب دیکھنا ہوگا کہ اس معاملے میں آگے کیا ہوتا ہے۔

اپنی ٹیکس ذمہ داریوں کو ایمانداری سے نبھانے والوں کا ملک کی ترقی میں اہم کردار: نائب وزیر اعلیٰ

پٹنہ، 17/اگست (پی این ایس) کمرشیل ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام پیر کو ٹیکس بھون میں "بھاماشاہ اعزاز تقریب" کا انعقاد کیا گیا۔ نائب وزیر اعلیٰ بیجیندر پرساد یادو نے شمع روشن کر کے تقریب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ریاستی سطح کے کارپوریٹ زمرہ اور غیر کارپوریٹ زمرہ کے منتخب ٹیکس دہندگان کو شال، سرٹیفکیٹ اور چیک دے کر اعزاز سے نوازا۔ ٹیکس دہندگان کو خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ہم ان لوگوں کو اعزاز سے نواز رہے ہیں جنہوں نے اہم ٹیکس ادائیگیوں کے ذریعے ریاست اور قومی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں تمام معزز اداروں اور ٹیکس دہندگان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایوارڈ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔" یہ اعزاز محب وطن اور انسان دوست بھاما شاہ کے نام وقف ہے جن کا واضح پیغام تھا کہ دولت کی حقیقت اور صداقت اس کے جمع کرنے میں نہیں بلکہ اس کے درست استعمال اور ملک کی فلاح میں حصہ میں مدد میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو ٹیکس دہندگان اپنی ٹیکس ذمہ داریوں کو ایمانداری سے ادا کرتے ہیں وہ ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ آج جو اعزاز دیے جارہے ہیں وہ محض ٹیکس ادا کرنے کی شناخت نہیں ہیں وہ ایمانداری، شفافیت، نظم وضبط اور قوم کے تئیں ذمہ داری کی پہچان ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آج اعزاز پانے والی تنظیمیں مستقبل میں بھی اسی راستے پر چلتی رہیں گی اور خطے میں ایک مثال قائم کریں گی اور دوسرے ٹیکس دہندگان کی حوصلہ افزائی کریں گی۔ ہمارا مقصد محض زیادہ ریونیو حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ ایک ایسا کلچر تیار کرنا ہے جس میں ہر ٹیکس دہندہ اپنی ذمہ داریوں کو بوجھ کے طور پر نہیں بلکہ قوم کی تعمیر میں اہم شراکت کے طور پر دیکھتا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری صنعت ترقی کرے، نئی ملازمتیں پیدا کرے، سرمایہ کاری میں اضافہ کرے، اختراع کی حوصلہ افزائی کرے اور ریاست کی معیشت کی بنیاد کو مسلسل مضبوط کرے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ شفاف، سادہ، جوابدہ اور کاروبار کے لیے سازگار ماحول فراہم کرے۔ یہ ٹیکس دہندگان کی ذمہ داری ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی تمام ذمہ داریاں ایمانداری کے ساتھ ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی کامیابیاں صرف آپ کے ادارے کی کامیابیاں نہیں ہیں بلکہ اس یقین کی علامت ہیں کہ کاروباری کامیابی اور قومی ترقی ایک دوسرے کی تکمیل ہے۔ آئیے اس موقع سے یہ عہد کریں کہ اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض بھی پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کریں گے۔ ہم ایمانداری سے ٹیکس ادا کریں گے اور اپنی صلاحیت کے مطابق ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔ اسٹیٹ ٹیکس کمشنر اور سکریٹری سنجے کمار سنگھ نے کہا کہ بھاماشاہ ایک ایسا آدمی تھا جس نے بہادری، قربانی، محنت، جنگی مہارت اور حب الوطنی کے لیے سب کچھ وقف کر دیا۔ انہوں نے مہارانا پرتاپ کے مشکل وقت میں اپنا سب کچھ عطیہ کر کے ملک کے دفاع میں بہترین کام انجام دیا۔ آج ہم ان کے اعزاز میں یہ پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔

مسجد عبدالحئی میں 23 اگست کو جلسہ سیرت النبی ﷺ

پٹنہ، 17/اگست (پریس ریلیز) حسب سابق اس سال بھی ربیع الاول کے موقع پر مسجد عبدالحئی، ایکزبیشن روڈ، پٹنہ میں 23 اگست 2026 بروز اتوار کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا جائے گا۔ جلسے کا اہتمام 9 ربیع الاول 1448ھ کے موقع پر کیا جارہا ہے۔ پروگرام صبح 10 بجے سے 12 بجے دن تک جاری رہے گا۔ اس موقع پر خواتین کی نشست کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوگا، جس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ، افتتاحی کلمات اور سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر علماء و مقررین کے خطابات ہوں گے۔ پروگرام میں بالخصوص حضور اکرم ﷺ کی غیر مسلموں کی نظر میں، دور حاضر میں اخلاق نبوی ﷺ کی اہمیت، عورتوں پر نبی ﷺ کے احسانات اور سماجی رشتے سیرت طیبہ کی روشنی میں جیسے اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا جائے گا۔ منتظمین نے مسلمانوں، بالخصوص خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بابرکت اور اصلاحی مجلس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر سیرت نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کریں اور اپنی زندگیوں کو اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کا عزم کریں۔ دعوت نامے کے مطابق جلسہ میں مختلف مقررین و علماء کی شرکت ہوگی اور اختتامی مرحلے میں دعا بھی کی جائے گی۔

پانی کے تنازعہ پر تین راؤنڈ فائرنگ، دو زخمی

حاجی پور 17 اگست (پی این ایس) حاجی پور کے مہوا تھانہ علاقے میں پانی کو لیکر تنازعہ پیدا ہوگیا اس کے بعد تین راؤنڈ فائرنگ ہونے کی اطلاع بھی ہے جس میں دو افراد کے زخمی ہونے کی بھی خبر ہے۔ واضح ہو کہ حاجی پور کے مہوا تھانہ حلقہ کے کسہر میں پانی کے تنازعہ نے فائرنگ کی شکل اختیار کر لیا۔ ملزمین نے ساہو لائن ہوٹل پر تین راؤنڈ فائرنگ کی جس میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے جائے وقوعہ سے تین خول برآمد کر کے ملزمین کی تلاش شروع کر دی ہے۔

وزیر نے افسران کو اساتذہ کے زیر التوا معاملوں کا نپٹارہ جلد کرنے کی ہدایت دی

پٹنہ، 17/اگست (پی این ایس) وزیر تعلیم شیلیش تیواری نے محکمہ کے افسران کو زیر التواء اساتذہ کے معاملات کو تیزی سے نمٹانے کی ہدایت دی ہے۔ تیواری نے پیر کو وکاس بھون کے مدن موہن آڈیٹوریم میں ایک محکمانہ جائزہ میٹنگ کی اور مختلف کاموں کی حالت کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ 5 ستمبر کے بعد آف لائن درخواستیں بند کر دی جائیں گی۔ اب تمام اساتذہ کو صرف ای تعلیمی کوش پورٹل پر ہی درخواست دینا ہوگی۔ اجلاس میں لائبریرین کی تقرری پر بھی غور کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے اس سلسلے میں فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ بہار ایجوکیشن سروس کے نو تعینات افسران کو بلاک ایجوکیشن آفیسر (بی ای او) کی ذمہ داری سونپنے کے معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مزید برآں، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز کو بھی اس کردار میں ترجیح دینے پر غور کیا گیا۔ جائزہ اجلاس میں سنسکرت اور مدرسہ کے اساتذہ کو سات ماہ کے تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر نے عہدیداروں کو 5 ستمبر سے قبل زیر التواء تنخواہوں کی ادائیگیوں کو مکمل کرنے کے عمل کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ تیواری نے کہا کہ ارریہ، سرن، مدھوبنی اور بھاگلپور میں واقع سرکاری سنسکرت ہائر سکینڈری اسکولوں میں انٹیگریٹڈ اسکول کھولے جائیں گے، جن میں مناسب زمین دستیاب ہوگی۔ ان اسکولوں میں سنسکرت کی تعلیم بھی جاری رہے گی۔ جس پر زمین کے ساتھ اسکول تجاوزات ہے، اسے آزاد کرایا جائے گا۔ نیز، سنسکرت کی تعلیم کی ترقی اور بہتری کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس میں سنسکرت کے اسکالرز بھی شامل ہوں گے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ 19 ستمبر کو پٹنہ کے گیان بھون میں سروتی ودیا نکیتن کے طلبہ کے لیے ایک تقریب منعقد کی جائے گی۔ پرنسپل کے طور پر کام کرنے والے ماڈل سکولوں کے پرنسپلز کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ ورکشاپ میں تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے اور سکولوں میں معیاری تعلیم کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ وزیر تعلیم نے سی ایم سوہگ پورٹل پر موصول ہونے والے کیسز کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ان معاملات کو نمٹانے میں سنجیدگی سے کام لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مسائل کو مقررہ مدت کے اندر حل کیا جائے۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ محکمہ تعلیم کی اسکیموں اور سرگرمیوں کے فوائد طلباء، اساتذہ اور عام لوگوں تک بروقت پہنچنا محکمہ کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ جائزہ اجلاس میں محکمہ کے تمام سینئر افسران موجود تھے۔

نتن نوین کی نئی ٹیم میں بہار کے تین چہروں کو اہم ذمہ داری

پٹنہ 17 اگست (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین نے اپنی نئی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ نئی ٹیم [illegible] جڑنے کی کوشش کی ہے۔ سدھارتھ شمبھو نے بکسر اور شاہ آباد علاقوں سے سیاسی تعلقات ہیں۔ وہ طویل عرصے سے بہار بی جے پی تنظیم میں سرگرم ہیں۔ اس نئی ذمہ داری کو سنبھالنے سے پہلے انہوں نے بہار بی جے پی کے ریاستی نائب صدر اور شاہ آباد علاقہ کے علاقائی انچارج کے طور پر خدمات انجام دیں۔ قومی سکریٹری کے طور پر سدھارتھ شمبھو [illegible] آئے کیا۔ اس نے ہارورڈ یونیورسٹی کا پبلک لیڈر شپ کریڈینشل پروگرام بھی مکمل کیا۔ 2005 سے بی جے پی سے جڑے رتوراج سنہا نے انتخابی مہم اور تنظیمی کاموں میں اہم ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔ وہ پہلے قومی وزیر تھے لیکن ان کا قد گھٹا ہوا ہے۔ بہار کی تیسری نمایاں شخصیت شویش کمار رام ہیں۔ ان کا سیاسی مرکز روہتاس ضلع کے سہسرام [illegible] پارلیمنٹ ہیں۔ تاہم شیوش رام نے بی جے پی تنظیم میں اپنے لیے ایک جگہ بنائی ہے۔ اب انہیں بی جے پی شیڈول کاسٹ مورچہ کا قومی صدر مقرر کیا گیا ہے۔

اردو کے فروغ اور اس کے تحفظ کیلئے مولوی عبدالحق کا اہم کردار: پروفیسر صفدر امام قادری

مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی میں 'بقائے اردو اور مولوی عبدالحق' کے موضوع پر پروگرام، بڑی تعداد میں اساتذہ اور طلبہ کی شرکت

پٹنہ، 17/اگست (پریس ریلیز) [illegible]

[illegible] نقاد اور دانشور پروفیسر صفدر امام قادری نے کہا کہ مولوی عبدالحق نے اردو زبان کے فروغ، ترویج و اشاعت اور اس کی بقا کے لیے پوری زندگی انتھک محنت اور جدوجہد کی، جو اردو دنیا کے لیے ناقابل فراموش سرمایہ ہے۔ انہوں نے اردو کی بقا کے مقصد سے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور لوگوں کو اردو پڑھنے اور اس کے فروغ کے لیے آمادہ کیا۔ موجودہ [illegible] اردو کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کوششیں کیں۔ پروفیسر صفدر امام قادری نے کہا کہ مولوی عبدالحق نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے اور انہوں نے انتہائی سادہ زندگی گزاری۔ ان کی زندگی کو کامیاب و کامران بنانے میں سرسید احمد خان، علامہ شبلی نعمانی، الطاف حسین حالی اور کامرس آرنلڈ کی صحبتوں کا اہم کردار رہا۔ انہوں نے ان عظیم شخصیات سے بھرپور [illegible] اشاعت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کی کوششیں شروع ہوئیں۔ مولوی عبدالحق نے انجمن ترقی اردو کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد جہاں جہاں اس کی شاخیں قائم ہوئیں، وہاں لائبریریاں قائم کرائیں تاکہ اہل ذوق اور اردو سے دلچسپی رکھنے والے افراد ان سے استفادہ کرسکیں۔ پروفیسر قادری نے کہا کہ مولوی عبدالحق کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں [illegible] پوری عمر اس فکر میں جدوجہد کرتے رہے کہ اردو زبان کس طرح زندہ اور مستحکم رہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی عبدالحق نے ادبی حیثیت سے بھی اہم خدمات انجام دیں۔ سادہ اور پُراثر انداز میں لکھنا ان کا خاص وصف تھا، جس کی تکنیک انہوں نے اپنے مربی الطاف حسین حالی سے سیکھی تھی۔ ان کے خاکے بھی ادبی اعتبار سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ مولوی عبدالحق کے حس مزاح [illegible] ڈاکٹر محمد اعجاز عالم نے کی۔ ریسرچ اسکالر محمد تمیم اختر نے اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن، ڈاکٹر تحسین زماں، ڈاکٹر ابرار الحق، ڈاکٹر ممتاز عالم، ڈاکٹر طارق عطا، ڈاکٹر نوشاد عالم، ڈاکٹر ذاکر حسین جمشید، ڈاکٹر رنجیت کمار، ریسرچ اسکالر وقار توحید، مسرت فیروز، عفت انجم، شادیہ پروین، آسیہ زاہد کے علاوہ بڑی تعداد میں اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ موجود تھے۔

انجمن محمدیہ پٹنہ سیٹی کے زیر اہتمام یوم بانی اسلام سہ روزہ تقریبات 25 اگست سے

انتظامیہ کے افسران نے پروگرام کے مقام کا جائزہ لیا، وسیع انتظامات کی یقین دہانی کرائی

پٹنہ سیٹی، 17/اگست (پریس ریلیز) پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر انجمن محمدیہ پٹنہ سیٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام ہر سال منعقد ہونے والی سہ روزہ یوم بانی اسلام تقریبات اس سال بھی 25، 26 اور 27 اگست کو انجمن ترقی اردو لائبریری میدان، منگل تالاب پٹنہ سیٹی میں منعقد ہوں گی۔ تقریبات کے شیڈول کے مطابق 25 اگست کو بعد نماز مغرب جلوس محمدی بیلور گنج سے روانہ ہو کر اردو لائبریری میدان پہنچے گا، جہاں دیر رات تک علمائے کرام اور مقررین کے خطابات ہوں گے۔ 26 اگست کو بعد نماز ظہر بچوں کے لیے نعتیہ مسابقہ منعقد کیا جائے گا، جبکہ بعد نماز عشاء حمد و نعت کی ایک عظیم الشان محفل سجائی جائے گی، جس میں بہار کے ممتاز و مشہور شعرائے کرام اپنا کلام پیش کریں گے۔ واضح ہو کہ نعتیہ مشاعرہ ایک لمبے عرصے کے بعد پھر سے منعقد ہو رہا ہے۔ 27 اگست کو بعد نماز ظہر خواتین کے لیے خصوصی سیرت کانفرنس کا انعقاد ہوگا، جس میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ پروگرام کے پُرامن، منظم اور کامیاب انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے ضلع انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کے اعلیٰ افسران نے پروگرام کے مقام کا تفصیلی جائزہ لیا اور ضروری انتظامات کا معائنہ کیا۔ جائزہ دورے میں سب ڈویژنل آفیسر ستیم سہائے اور اے ایس پی پٹنہ سیٹی کی قیادت میں سیٹی چوک تھانہ کے انچارج، محکمہ جنگلات، گرو گووند سنگھ اسپتال، فائر بریگیڈ، محکمہ بجلی، میونسپل کارپوریشن اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران شریک ہوئے۔ اس موقع پر پٹنہ سیٹی کے ایس ڈی او جناب ستیم سہائے نے تمام متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت دی کہ پروگرام کے دوران سکیورٹی، ٹریفک، بجلی، صفائی، پینے کا پانی، طبی امداد اور دیگر تمام بنیادی سہولیات کے انتظامات بروقت اور مؤثر انداز میں مکمل کیے جائیں، تاکہ عوام کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انجمن محمدیہ کے سابق سکریٹری جناب معراج ضیا کی قیادت میں انجمن کے موجودہ صدر جناب کمال اشرف اور سکریٹری جناب ارشاد احمد گلاب نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ تقریب گاہ تک جانے والی سڑک کی مرمت کا کام جلد از جلد مکمل کرا لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں عقیدت مندوں کی آمد کے پیش نظر بہتر راستے کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اردو لائبریری کے صدر ذاکر بخش، انجمن کے عہدیداران نوشاد الٰہی، منظہر اقبال، فردوس عالم، عرفان گڈو، ریاض الدین، ذکی اللہ خان اور دیگر اراکین نے بھی ضلع انتظامیہ سے مکمل تقریبات کے لیے تمام ضروری سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ کیا۔ انجمن محمدیہ کے ذمہ داران نے امید ظاہر کی ہے کہ ضلع انتظامیہ کے تعاون اور متعلقہ محکموں کی مشترکہ کوششوں سے یوم بانی اسلام کی سہ روزہ تقریبات ہر سال کی طرح اس سال بھی نہایت پُرامن، منظم اور کامیاب انداز میں منعقد ہوں گی، جن میں شہر اور اطراف سے بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کی شرکت متوقع ہے۔

مردم شماری کو لے کر افسران اور ملازمین کے تبادلے پر لگی روک

پٹنہ 17 اگست (پی این ایس) بھارت کی مردم شماری 2027 کی تیاریوں کے پیش نظر بہار حکومت نے مردم شماری کے کام سے وابستہ افسران اور ملازمین کے تبادلوں پر پابندی لگادی ہے۔ محکمہ ریونیو اینڈ لینڈ ریفارمز کی جانب سے پیر کو جاری کردہ حکم نامے کے مطابق یہ پابندی 31 مارچ 2027 تک نافذ العمل رہے گی۔ حکم نامے کی کاپی متعلقہ محکموں کے اعلیٰ حکام کو بھیج دی گئی ہے۔ حکومت کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ملازمین کے تبادلے سے مردم شماری کی تیاریوں اور عمل میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ تبادلوں پر پابندی کا اطلاق مردم شماری کے کام کے لیے تربیت یافتہ تمام افسران اور ملازمین پر ہوتا ہے جن میں اساتذہ اور دیگر عام عملہ بھی شامل ہے۔ عہدیداروں میں بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (بی ڈی او) شامل ہیں۔ اس دائرہ کار میں سرکل آفیسرس اور ایگزیکٹو آفیسرس کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان افسران کو مردم شماری کے کام کے لیے انچارج افسر مقرر کیا گیا ہے۔ مزید برآں، تبادلوں پر پابندی کا اطلاق مختلف محکموں سے ضلع اور بلاک کی سطح پر بنائے گئے مردم شماری سیلوں میں تعینات ملازمین پر بھی ہوگا۔ حکومت کا خیال ہے کہ مردم شماری جیسے جامع عمل میں افسروں اور ملازمین کے درمیان مسلسل ہم آہنگی اور کام کا تسلسل ضروری ہے۔ مردم شماری کے وسط میں تبادلے تربیت یافتہ ملازمین اور افسران کی ذمہ داریوں کو تبدیل کر سکتے ہیں، ممکنہ طور پر تیاریوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چیف ڈسٹرکٹ مردم شماری افسر مقرر کیا گیا ہے، لیکن وہ منتقلی کی پابندی کے تابع نہیں ہیں۔ تاہم، مختلف محکموں سے ضلع اور بلاک مردم شماری سیل میں تعینات ملازمین اس پابندی میں شامل ہیں۔ حکومت نے خصوصی حالات میں تبادلوں کے دروازے مکمل طور پر بند نہیں کیے ہیں۔ ناگزیر حالات میں متعلقہ افسر یا ملازم کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے تاہم مقررہ سطح سے اجازت لازمی ہوگی۔ ضلعی سطح پر تبادلوں کے لیے، یہ لازمی ہوگا۔ ضلعی سطح پر تبادلوں کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت درکار ہوتی ہے۔ ریاستی سطح پر تبادلوں کے لیے محکمہ ریونیو اور لینڈ ریفارمز سے منظوری درکار ہوتی ہے، جو بہار میں مردم شماری کے عمل کا نوڈل محکمہ ہے۔ یہ حکم، جو 31 مارچ 2027 تک نافذ رہے گا، توقع ہے کہ مردم شماری کے عملے اور اہلکاروں کی تعیناتی میں استحکام کو یقینی بنائے گا۔ اس سے حکومت کو تربیت یافتہ اہلکاروں اور چارج افسران کے ذریعے تیاریوں کے ساتھ آسانی سے آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔

درجہ فوقانیہ و مولوی امتحان کے رجسٹریشن کی تاریخ میں 15 ستمبر تک

پٹنہ، 17/اگست (پریس ریلیز) دلشاد مستقیم، ناظم امتحانات بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ نے بحکم چیئرمین تمام ملحقہ مدارس کی انتظامیہ، پرنسپل، صدر المدرسین و انچارج صدر المدرسین کو مطلع کیا ہے کہ درجہ فوقانیہ و مولوی امتحانات کے رجسٹریشن کی تاریخ 16 اگست 2026 تک مقرر تھی لیکن مختلف اضلاع سے اطلاع موصول ہو رہی ہے کہ بہت سارے طلبا و طالبات کا رجسٹریشن ناگزیر حالات کے سبب مقررہ تاریخ کے درمیان نہیں کیا جاسکا ہے اس لئے درخواست کی جا رہی ہے رجسٹریشن کی تاریخ میں مزید توسیع کر دی جائے۔ تمام حالات کے پیش نظر ساتھ ہی گزارشات پر غور کرتے ہوئے بحکم چیئرمین درجہ فوقانیہ و مولوی کے رجسٹریشن کی تاریخ میں بغیر تاخیری فیس مورخہ 15 ستمبر 2026 تک توسیع کی جاتی ہے۔ تمام متعلقہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ توسیع شدہ تاریخ کے درمیان لازمی طور پر اپنے اپنے مدارس کے طلبا و طالبات کا رجسٹریشن کرانا یقینی بنائیں تاکہ مدارس میں زیر تعلیم طلبا و طالبات کو سال 2027 کے امتحان میں شامل ہونے میں کسی طرح کی کوئی دشواری درپیش نہ ہو۔

ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول پلس 2 میں پرچم کشائی

پٹنہ 17 اگست (پریس ریلیز) یوم آزادی کے موقع پر ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول پلس 2 سلطان گنج پٹنہ میں پرچم کشائی کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی یوم آزادی جشن کے ساتھ منایا گیا اس موقع پر اسکول کے طلباء و طالبات اور اساتذہ کے علاوہ شہر کے سیاسی و سماجی کارکنان نے شرکت کی۔ اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نقی امام وارثی نے پرچم کشائی کی اور ترنگے کو سلامی دی۔ طلباء و طالبات نے قومی ترانے گائے اور ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ پرچم کشائی کے بعد پرنسپل نے یوم آزادی پر سبھی کو مبارکباد پیش کی اور خطاب کرتے ہوئے مجاہدین آزادی کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے اپنی قربانیاں دے کر انگریزوں کی غلامی سے وطن کو آزادی دلائی۔ ہمیں ان کی قربانیوں کو فراموش نہیں کرنی چاہیے۔ آج ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم اپنے ملک سے محبت کریں گے اور ملک کے خلاف ہر سازش کو ناکام کریں گے سماجی کارکن وسیع اختر نے یوم آزادی کو ایک اہم دن قرار دیا اور کہا کہ 15 اگست 1947 کا دن ہمارے ملک کی تاریخ میں ناقابل فراموش دن ہے۔ ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے۔ اس موقع پر شبنم آرا، روحی نوشابہ، محمد وارث امام، مبشر امام، محمد یاسر، قمر شہاب اور عبدالستار نے بھی یوم آزادی پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آرمس ایکٹ کے تحت تین نوجوانوں کو سزا

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) پٹنہ کی ایک عدالت نے غیر قانونی اسلحہ اور گولیاں رکھنے کے جرم میں پیر کو تین نوجوانوں کو دو، دو سال کی سادہ قید کی سزا سنائی اور ان پر دس، دس ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نمبر 10 کی عدالت نے معاملے کی سماعت کے بعد سمستی پور ضلع کے تاج پور تھانہ علاقے کے رہنے والے روشن کمار جھا، بیگوسرائے ضلع کے لاکھو تھانہ علاقے کے رہنے والے پیوش سنگھ عرف بٹو اور نوادہ ضلع کے نوادہ تھانہ علاقے کے رہنے والے موہن نندا عرف موہن کمار کو آرمس ایکٹ کی دفعات 25، 26 اور 35 کے تحت قصوروار قرار دیتے ہوئے یہ سزا سنائی۔ جرمانے کی رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں تینوں مجرموں کو مزید دو، دو ماہ کی سادہ قید کی سزا الگ سے بھگتنی ہوگی۔ مقدمے کے چیف پبلک پراسیکیوٹر وودیا ساگر پرساد اور پراسیکیوشن افسر پوجا گپتا نے بتایا کہ سال 2023 میں پاٹلی پتر تھانے کی پولیس نے ملزمان کے کرائے کے مکان میں بستر کے نیچے چھپا کر رکھی گئی دو دیسی پستول اور چھ گولیاں برآمد کی تھیں۔

پرنسپل پروفیسر ششی پرتاپ شاہی کی جانب سے پروفیسر نول کشور یادو کا استقبال

باڑھ، 17/اگست (پریس ریلیز) آج اے۔این۔ایس۔کالج، باڑھ میں پروفیسر نول کشور یادو کی آمد پر کالج کے پرنسپل پروفیسر ششی پرتاپ شاہی کی جانب سے ان کا پرتپاک، شاندار اور پرخلوص استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل نے پروفیسر نول کشور یادو کی شخصیت، ان کے سادہ و شائستہ مزاج اور تعلیم و معاشرے کے تئیں ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کے ساتھ مل کر انجام دیے گئے کئی اہم کاموں اور باہمی تعاون کا بھی ذکر کیا۔ اپنے خطاب میں پروفیسر نول کشور یادو نے اے۔این۔ایس۔کالج، باڑھ کی شاندار تاریخ اور قابل فخر وراثت کا ذکر کرتے ہوئے کالج سے وابستہ اپنی پرانی یادوں کو بھی تازہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں اس کالج کے میدان میں دو مرتبہ فٹ بال میچ کھیلنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی وہ اس راستے سے گزرتے ہیں تو کالج اور اس کے میدان کو دیکھ کر پرانی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ کالج سے ان کی یہ جذباتی اور پرخلوص وابستگی سب کے لیے ایک خوشگوار اور جذباتی لمحہ بن گئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر راجیو رنجن، ڈاکٹر وپن نوٹیال، ڈاکٹر نیتیکا سنگھ اور ڈاکٹر محمد ضمیر رضا نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر نول کشور یادو کا خیر مقدم کیا۔ پروگرام میں کالج کے تمام اساتذہ موجود رہے اور انہوں نے بھی ان کا پرتپاک استقبال اور خیر مقدم کیا۔ پروگرام کے اختتام پر ڈاکٹر منوج کمار نے اظہار تشکر کیا۔

نتن نوین کی نئی ٹیم میں خواتین، نوجوانوں اور وقف کارکنوں کو اہم نمائندگی ملی: سراوگی

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نوین کی جانب سے تشکیل دی گئی نئی قومی ٹیم میں خواتین، نوجوانوں اور تنظیم کے وقف کارکنوں کو اہم ذمہ داریاں دیے جانے پر بی جے پی بہار کے ریاستی صدر سنجے سراوگی نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر سراوگی نے نئی ٹیم کے تمام نو مقرر عہدیداروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ مسٹر سراوگی نے کہا کہ بی جے پی کی نئی قومی ٹیم میں خواتین کی طاقت اور نوجوانوں کی توانائی کو اہم مقام ملنا تنظیم کی دور اندیش اور کارکنوں پر مرکوز سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اور نوجوانوں کو قیادت کی ذمہ داری سونپ کر پارٹی نے تنظیم میں نئی توانائی، نئی سوچ اور نئی فعالیت پیدا کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی میں خواتین کی شرکت مسلسل مضبوط ہوئی ہے۔ آج خواتین کارکنان تنظیم کی مختلف سطحوں پر مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں۔ نئی قومی ٹیم میں خواتین کو اہم ذمہ داریاں ملنا خواتین کی قیادت اور شرکت کو مزید مضبوط کرنے والا قدم ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے کہا کہ نوجوان بی جے پی کی سب سے بڑی تنظیمی طاقتوں میں سے ایک ہیں۔ نوجوانوں کو قومی سطح پر اہم ذمہ داریاں ملنے سے تنظیم میں نئی توانائی، جدید سوچ، تکنیکی صلاحیت اور تیز رفتار کام کرنے کے طریقے کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان قیادت وزیر اعظم نریندر مودی کے 'ترقی یافتہ ہندوستان' کے عزم کو ہر فرد تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مسٹر سراوگی نے کہا کہ بی جے پی کی سب سے بڑی طاقت اس کے کروڑوں وقف کارکن ہیں۔ پارٹی میں محنت، وفاداری، صلاحیت اور تنظیم کے تئیں لگن کو عزت دی جاتی ہے۔

شوگر ملوں کے دوبارہ شروع ہونے سے کاشتکاروں کی آمدنی اور روزگار میں ہوگا اضافہ: وزیر

دربھنگہ 17 اگست (عرفان احمد پیدل) حکومت بہار کے گنا صنعت محکمہ کے زیر اہتمام ایک روزہ گنا کسانوں کے سیمینار اور تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ کا افتتاح وزیر سنجے کمار نے شمع روشن کر کے کیا۔ اس موقع پر موجود عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کو پگڑیاں، شال اور پودا سے نوازا گیا۔ ایم پی ڈاکٹر گوپال جی ٹھاکر، ایم ایل اے کیوٹی مراری موہن جھا، ایم ایل اے دربھنگہ دیہی شری راجیش کمار منڈل، ایم ایل اے گورابورام سوجیت کمار سنگھ، شوگر کین کمشنر، شوگر کین انڈسٹری ڈپارٹمنٹ، حکومت بہار کے ڈپٹی کمشنر انیل کمار جھا، ضلع ڈیولپمنٹ کمشنر راجیش کمار سنگھ، کیوٹی کے ڈپٹی کمشنر سوپنل، اسسٹنٹ ڈائریکٹر شوگر کین ڈیولپمنٹ، دربھنگہ اجیت کمار پرساد کے ساتھ محکمہ کے افسران اور سینئر سائنسدان پروگرام میں موجود تھے۔ پروگرام کے لیے شکریہ کی تجویز رحمن جھا، جوائنٹ ڈائریکٹر، شوگر کین انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ، بہار، پٹنہ نے پیش کی۔ کسانوں کو گنے کی پیداوار کی جدید ٹیکنالوجی اور محکمانہ اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ ورکشاپ کے دوران کسانوں کو مختلف اسکیموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں جن میں گنے کی فصل کے رقبہ کی توسیع پروگرام، شوگر کین میکانائزیشن اسکیم، گنے کی نرسری اور سیڈ ڈیولپمنٹ اسکیم شامل ہیں۔ ماہرین نے گنے کی اکائی اسکیم، بہار میں گنے کی کاشت کی جدید ترین تکنیک، گنے کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے اعلیٰ قسم کی اقسام کی اہمیت، سنگل نوڈ بیج کی ضرب کی ضرورت، اور گنے کی کاشت میں غذائیت کے انتظام اور مربوط غذائیت کے انتظام جیسے اہم موضوعات پر بھی تربیت فراہم کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر سنجے کمار نے کہا کہ آج کا دن بڑی خوشی کا دن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 30 سال سے بند پڑی شوگر مل کو دوبارہ شروع کیا جائے گا اور اس کا سنگ بنیاد 20 نومبر 2026 کو رکھا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ شوگر مل کے دوبارہ کام شروع کرنے کے حوالے سے محکمہ کے اعلیٰ حکام سے بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گنے کی صنعت مستقبل میں روزگار کا بڑا ذریعہ بنے گی۔ اس سے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع میسر آئیں گے اور کسانوں کی معاشی حالت مضبوط ہوگی۔ وزیر نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ گنے کی کاشت سے متعلق کسی بھی مسائل کو حل کرنے کے لیے محکمہ کے افسران سے رابطہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست تب ہی ترقی کرے گی جب کسان خوشحال ہوں گے۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ زرعی آلات پر دی جانے والی سبسڈی سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 25,000 کسانوں نے ایک ہی دن میں پورٹل کے ذریعے رجسٹریشن کرائی۔ انہوں نے کہا کہ سائنسدان کسانوں تک پہنچیں گے اور انہیں ٹیکنالوجی پر مبنی گنے کی کاشت کے بارے میں معلومات فراہم کریں گے، تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ گنے کے تحقیقی ادارے کے قیام کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔ رکن پارلیمنٹ دربھنگہ ڈاکٹر گوپال جی ٹھاکر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور بہار کے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی قیادت میں مرکزی اور ریاستی حکومت دربھنگہ اور متھلا خطے کو صنعتی ترقی کی سمت میں آگے لے جانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دربھنگہ میں ریام اور سکری دونوں شوگر ملوں کے دوبارہ کھلنے سے متھلا خطے کے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور مقامی طور پر لاکھوں لوگوں کے لیے براہ راست اور بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ایم ایل اے کیوٹی، مراری موہن جھا نے کہا کہ کسان زمین کے خوراک فراہم کرنے والے ہیں اور ان کا مقام انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ گنے کی پیداوار کے لیے خود کو رجسٹر کریں۔ انہوں نے کہا کہ کاشتکار اس تربیتی ورکشاپ میں حاصل ہونے والی تکنیکی معلومات کو اپنے گاؤں اور گردونواح کے دیگر کسانوں کے ساتھ بھی شیئر کریں، تاکہ سائنسی اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے گنے کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ ایم ایل اے دربھنگہ رورل راجیش کمار منڈل نے اعلان کیا کہ شوگر مل کا افتتاح کیا جائے گا۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ گنے کی کٹائی کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کسانوں کے مفادات کی خدمت کے لیے پوری طرح پرعزم اور پرعزم ہے۔ ایم ایل اے گوڈابورم، شری سوجیت کمار سنگھ نے کہا کہ کسانوں کے مسائل سنے جائیں اور ان کے فوری حل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کسانوں کے مفاد میں محکمانہ سکیموں کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر انیل کمار جھا، کمشنر، شوگر کین انڈسٹری ڈپارٹمنٹ، حکومت بہار نے کہا کہ انہیں گنے کے معیاری بیج مفت دستیاب کرائے جائیں گے۔ دربھنگہ کے ضلع مجسٹریٹ کوشل کمار نے کہا کہ آج کا دن کسانوں کے لیے خوشی کا دن ہے۔ گنے کی صنعت کا محکمہ کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی اور محکمانہ اسکیموں سے آگاہ کرنے کے لیے سیمینار اور تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریام اور سکری شوگر ملوں کے دوبارہ شروع ہونے سے گنے کے کاشتکاروں کو نمایاں فوائد حاصل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ کسانوں کے مفاد میں تندہی سے کام کر رہا ہے۔ گنے کی کاشت کسانوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تک تقریباً 26,000 کسانوں نے دو شوگر مل علاقوں کے تحت اپنا اندراج کرایا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے تجویز دی کہ کسانوں کو گنے سے متعلق دیگر مصنوعات تیار کرنے پر بھی غور کریں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع میں بلاک اور پنچایت سطح پر کسان سیمینار منعقد کیے جا رہے ہیں، تاکہ کسانوں کو گاؤں کی سطح پر اسکیموں اور جدید زرعی تکنیکوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں۔ پروگرام کے اختتام پر عزت مآب وزیر، معزز ایم پی اور معزز ایم ایل اے نے بہترین کام کرنے والے ترقی پسند کسانوں اور کسانوں کو سرٹیفکیٹ دے کر ان کا اعزاز دیا۔ ورکشاپ کے ذریعے کسانوں کو گنے کی جدید اور سائنسی کھیتی کو اپنانے، معیاری بیج استعمال کرنے، متوازن غذائیت کے انتظام کی مشق کرنے اور گنے کی ترقی اور حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی مشینی سکیموں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی گئی۔ پروگرام کا مقصد گنے کے رقبے کو بڑھانا، پیداوار اور پیداوار میں اضافہ اور کسانوں کی آمدنی اور معاشی خوشحالی کو فروغ دینا تھا۔

ڈاکٹر مراری موہن جھا نے مہادلت بستی میں پرچم کشائی کی

دربھنگہ 17 اگست (عرفان احمد پیدل) یوم آزادی کے پرمسرت موقع پر کلکٹریٹ دربھنگہ (ضلع جنرل برانچ) کی ہدایات کے مطابق کیوٹی اسمبلی حلقہ میں پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد پروقار انداز میں کیا گیا۔ ضلع انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ مکتوب کی روشنی میں کیوٹی کے رکن اسمبلی ڈاکٹر مراری موہن جھا نے کیوٹی بلاک کے تحت اسراہا پنچایت کے مہادلت بستی (وارڈ نمبر 13) میں واقع مہادلت بستی میں پرچم کشائی تقریب میں شرکت کی اور ترنگا لہرایا۔ [illegible] انتظامی افسران اور عوامی نمائندے موجود تھے۔ اس شاندار لمحے کے دوران سکیورٹی اور انتظامی نظام کو مضبوط و چست و درست رکھنے کے لیے کیوٹی بلاک کے سرکل آفیسر کم بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (سی او کم بی ڈی او) رندھیر رمن، بلاک پنچایت راج آفیسر (بی پی آر او) پرشانت کمار [illegible] ضلع نائب صدر شرون مشرا، راجو منڈل، تیج لوک ناتھ جھا، کمار، سورج منڈل، ستیش کمار، رام سگار رام، برجو رام، سوریہ ناتھ منڈل کے علاوہ علاقے کی کئی معززین عوامی نمائندے اور گاؤں کے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی ڈاکٹر مراری موہن جھا نے کہا کہ یوم آزادی کے اس تاریخی موقع پر مہادلت کالونی میں جھنڈا لہرانا سماج کے آخری پائدان پر کھڑے شخص کو قومی دھارے سے جوڑنے اور قوم کی تعمیر میں ان کی شراکت کو عزت دینے کی ایک طاقتور علامت ہے۔

سڑک حادثہ میں تین کانوریوں کی موت، کئی زخمی

کھگڑیا 17 اگست (محمد عرفان عالم) کھگڑیا میں ساون کے تیسرے پیر کو دو الگ الگ سڑک حادثات میں تین کانوریوں کی موت ہوگئی۔ ان واقعات میں متعدد عقیدت مند زخمی بھی ہوئے۔ پہلا واقعہ اتوار کی دیر رات بیلدور تھانہ علاقے میں NH-107 پر اسراہا گاؤں کے قریب پیش آیا، جہاں دو موٹر سائیکلیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ مرنے والوں کی شناخت پپرا باسا، وارڈ نمبر 13، ساکروہار پنچایت کے رہنے والے نیرج کمار، نتیش کمار ولد پنچ سنگھ اور روپیش کمار عرف کاجو، وارڈ نمبر 8، بیلدور نگر پنچایت کے رہنے والے تقریباً 30 سال کے طور پر کی گئی ہے۔ تینوں پوسٹل سروس میں مصروف تھے اور اپنی بائک پر کانوریوں کو خدمات فراہم کرنے جا رہے تھے۔ حادثے کے بعد مقامی باشندوں اور وارڈ ممبر سونو کمار کی مدد سے زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے اسپتال منتقل کیا گیا۔ مبینہ طور پر ایمبولینس میں لے جانے کے دوران نیرج کمار کی موت ہوگئی۔ نتیش کمار نے کاروا موڑ کے قریب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا، جب کہ روپیش کمار عرف کاجو مہیش کھونٹ پہنچنے پر دم توڑ گیا۔ کھگڑیا صدر اسپتال میں تینوں لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔ ایک اور واقعہ میں پربتہ تھانہ علاقہ میں سراج پور بھگوتی مندر کے قریب سڑک حادثہ میں ایک کانوریا زخمی ہوگیا۔ کانوریا اگوانی گنگا گھاٹ سے پانی لے کر بابا دھام جا رہے تھے۔ زخمی کانوریا کی تا حال شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ مقامی لوگوں کی مدد سے زخمی کانوریا کو پربتہ کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے اسے تشویشناک حالت کے پیش نظر کھگڑیا ریفر کر دیا۔

ڈی ایم نے عدالتی اور محصولات کے معاملات میں تیزی کی ہدایات دیں

چھپرہ 17 اگست (راجو) ہفتہ وار کوآرڈی نیشن اور ریونیو کوآرڈینیشن کمیٹی کا اجلاس پیر کو ہائبرڈ موڈ میں ضلع مجسٹریٹ ویبھو سریواستو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مختلف انتظامی، محصولات اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے، ضلع مجسٹریٹ نے تمام زیر التواء مقدمات کو بروقت اور معیاری انجام دینے کی ہدایت کی۔ میٹنگ میں عدالتی مقدمات، اہم خطوط، عوامی شکایات، اراضی تنازعات کے حل کے پورٹل، معلومات کا حق (آر ٹی آئی) اور نیلامی کے نوٹس سمیت مختلف معاملات کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ سون پور اور مڑھورا سب ڈویژنوں میں سول کورٹس، فیملی کورٹس، سوشل سیکورٹی، ڈسٹرکٹ الیکشن، ویلفیئر، لیبر ویلفیئر اور کوآپریٹیو محکموں سے متعلق معاملات کے بارے میں بھی معلومات طلب کی گئیں۔ ڈی ایم نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عدالت اور محصولات کے معاملات کو مقررہ وقت میں طے کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ آن لائن پورٹل پر عوامی شکایات اور زیر التوا مقدمات کو ترجیح دیں اور اخبارات میں شائع ہونے والی مفاد عامہ سے متعلق منفی خبروں پر فوری کارروائی کریں۔ میٹنگ میں راشن کارڈس کے لیے موصول ہونے والی درخواستوں کے اپ لوڈ کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ ڈی ایم نے تمام زونل افسران کو ہدایت دی کہ وہ متعلقہ آپریٹروں اور پنچایت سکریٹریوں کو متحرک کریں تاکہ زیر التواء درخواستوں کو اپ لوڈ کرنے میں تیزی لائی جا سکے۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا کہ اہل درخواستوں پر مقررہ مدت کے اندر کارروائی کی جائے۔ مفاد عامہ کے معاملات میں کسی بھی سطح پر غفلت قابل قبول نہیں ہوگی۔

آر جے ڈی کا لوک بھون مارچ زوردار ہوگا: زید حسن

بھاگلپور 17 اگست (سید ابن الحسن) راجد رہنما اور ناتھ نگر اسمبلی حلقہ کے سابق امیدوار زید حسن نے کہا ہے کہ 19 اگست کو تو یہ جنتہ دل کا پٹنہ میں لوک بھون مارچ کافی زوردار ہوگا۔ انہوں نے یہ جانکاری راشٹریہ جنتا دل اقلیت سیل کے قومی صدر اور سابق مرکزی وزیر علی اشرف فاطمی کے ساتھ ہوئی میٹنگ کے بعد دی ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ سابق مرکزی وزیر اور سینیئر راجد رہنما نے میٹنگ میں اس سلسلے میں تمام لیڈران کو ہدایت جاری کر دی ہے۔ زید حسن نے کہا کہ یہ مارچ راجد کے صوبائی دفتر سے لوک بھون پٹنہ تک ہوگا۔ طلبہ پر ایک کے 47 سے گولی چلائے جانے کے خلاف راشٹریہ جنتا دل کے قومی کارگزار صدر تجسوی یادو کی پکار پر یہ مارچ ہونے جا رہا ہے۔ یہ ایک پر تیشودھ مارچ ہے اور اسے ہم سبھی کو کامیاب بنانا ہے۔ بھاگلپور سے بھی راجد کے زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شرکت کرنے کے لیے جائیں گے۔ اس مارچ میں سبھی لوگ ہاتھوں میں ترنگا جھنڈا لیے رہیں گے۔ طلبا کو انصاف دلانے کے لیے یہ مارچ کیا جا رہا ہے۔

ڈی ایم نے عوامی قرارداد پروگرام میں 29 مقدمات کی سماعت کی

کھگڑیا 17 اگست (محمد عرفان عالم) ضلع مجسٹریٹ وکرم ویرکر کی ہدایت کے مطابق آج ایک عوامی قرارداد پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ضلع کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں نے اپنے مسائل اور شکایات اعلیٰ حکام سے بیان کیں۔ سینئر افسران نے سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ عوام کے مسائل سنے اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ہدایت کی کہ وہ موصول ہونے والی درخواستوں کی بروقت، شفاف اور معیاری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ عہدیداروں نے واضح کیا کہ عوامی مسائل کا فوری حل ضلع انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے اور کسی بھی سطح پر غیر ضروری تاخیر یا غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ آج منعقدہ عوامی قرارداد پروگرام کے دوران کل 29 درخواستوں کی سماعت ہوئی۔ محکمہ وار مقدمات میں جنرل برانچ، کھگڑیا، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، گوگری، سب ڈویژنل آفیسر، کھگڑیا، ضلع پنچایت راج آفیسر، محکمہ توانائی، محکمہ سپلائی، سرکل آفیسر، کھگڑیا، اور سرکل آفیسر، علاؤلی شامل تھے۔ تمام مقدمات کی تفصیلی سماعت کے بعد متعلقہ حکام کو ہدایت دی گئی کہ وہ قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کریں اور مقدمات کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کو یقینی بنائیں۔ ایسے معاملات میں جہاں سائٹ پر تحقیقات ضروری ہیں، ان سے کہا گیا کہ وہ انہیں فوری طور پر انجام دیں اور منصفانہ اور موثر کارروائی کو یقینی بنائیں۔ عہدیداروں نے ہدایت دی کہ کارروائی کی گئی معلومات ہر درخواست گزار کو بروقت فراہم کی جائیں۔ عوامی شکایات کے حل میں شفافیت، احتساب اور حساسیت کو برقرار رکھنا تمام متعلقہ حکام کی ذمہ داری ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے باقاعدگی سے منعقد کیے جانے والے جن سمدھن پروگرام کا مقصد عام شہریوں کے مسائل کے موثر، شفاف اور بروقت حل کو یقینی بنانا اور انتظامیہ اور عوام کے درمیان اعتماد اور رابطے کو مزید مضبوط کرنا ہے۔

حاجی شمیم اللہ کی 46 سالہ بے لوث خدمات کو خراجِ تحسین

بھاگلپور 17 اگست (سید ابن الحسن) مونگیر میں رہبر اردو لائبریری کے سکریٹری کی حیثیت سے مسلسل 46 سال تک اپنی بے لوث، مخلصانہ اور قابلِ قدر خدمات انجام دینے والے الحاج شمیم اللہ کی سبک دوشی کے موقع پر ایک پُروقار الوداعیہ تقریب کا انعقاد حکیم غزالی انور ہلال کی رہائش گاہ توپ خانہ بازار مونگیر پر کیا گیا۔ تقریب کی صدارت سمیتی کے صدر جناب ظفر احمد نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض سمیتی کے سکریٹری جناب احتشام عالم صاحب نے انجام دیے۔ تقریب کا آغاز فیاض حسن فیضی ندوی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد صدرِ مجلس ظفر احمد نے حاجی شمیم اللہ کی طویل خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ رہبر اردو لائبریری کی تاریخ، اس کی ترقی اور استحکام کا ذکر حاجی شمیم اللہ کی خدمات کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے مسلسل 46 سال تک نہایت دیانت داری، خلوص اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ لائبریری کی خدمت کی اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حاجی شمیم اللہ کا استعفیٰ دینا ہم سب کے لیے باعثِ افسوس ہے، تاہم ان کے ذاتی اور خاندانی حالات کے پیشِ نظران کے فیصلے کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ایسے مخلص، دیانت دار اور بے غرض افراد معاشرے میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔ اس موقع پر تقریب کے مہمانانِ خصوصی ڈاکٹر عرفان احمد، معروف شاعر انیرودھ سنہا اور راشٹریہ جنتا دل کے سینئر رہنما شیشیر کمار لالو نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ حاجی شمیم اللہ سے ان کے دیرینہ مراسم رہے ہیں اور وہ انہیں نہایت قریب سے جانتے ہیں۔ ان کی شخصیت میں دیانت داری، خلوص اور انسان دوستی نمایاں ہے۔ انہوں نے رہبر اردو لائبریری کو اپنی زندگی کے قیمتی 46 سال دیے، جس کے لیے اہلِ مونگیر اور اردو زبان و ادب سے وابستہ افراد ہمیشہ ان کے ممنون رہیں گے۔ شیشیر کمار لالو نے کہا کہ حاجی شمیم اللہ نے ہمیشہ ذات، برادری، مذہب اور فرقے سے بالاتر ہوکر معاشرے کی خدمت کی اور سماج کو بہتر سمت دینے کے لیے اپنی صلاحیتوں اور وقت کو وقف کیا۔ انہوں نے حاجی شمیم اللہ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سمیتی کے نائب صدر خالد شمس نے حاجی شمیم اللہ کے اعزاز میں تحریر کردہ سپاس نامہ پڑھ کر سنایا اور انہیں پیش کیا۔ سپاس نامے میں رہبر اردو لائبریری کے لیے ان کی 46 سالہ خدمات، ان کی محنت، دیانت داری، ثابت قدمی اور ادارے سے بے مثال وابستگی کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر حکیم غزالی انور ہلال نے حاجی شمیم اللہ کی سبک دوشی کے حوالے سے ایک خوب صورت غزل پیش کی، جس نے محفل میں موجود سامعین کو جذباتی کر دیا۔ اس کے علاوہ پروفیسر جہانگیر عالم، انیل بھوشن، جیوتی کمار سنہا، وکاس کمار، سنور شاداب، شاہد کمال ایڈووکیٹ، پروفیسر زین شمسی سمیت دیگر مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حاجی شمیم اللہ صاحب کی خدمات کو سراہا۔ حاجی شمیم اللہ نے رہبر اردو لائبریری کے سکریٹری کی حیثیت سے اپنے طویل سفر کے دوران اردو زبان و ادب کی خدمت، کتابوں کے تحفظ، مطالعے کے فروغ اور لائبریری کی سرگرمیوں کو فعال رکھنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی سبک دوشی دراصل ایک عہد کے اختتام کی حیثیت رکھتی ہے، تاہم ان کی خدمات اور یادیں رہبر اردو لائبریری کی تاریخ کا مستقل حصہ رہیں گی۔ تقریب میں امتیاز عالم، احتشام حیدر، سید عبداللہ عباسی، شان عالم، منتشر عالم، اجے کمار، انجم حسن، فیاض عالم، رئیس الرضا، اعجاز رحمانی، سراج الحق سمیت متعدد اہلِ علم، ادبا، شعرا، سماجی کارکنان اور رہبر اردو لائبریری وار دوسرکل سے وابستہ افراد موجود تھے۔ آخر میں دعا اور نیک تمناؤں کے ساتھ یہ پُروقار الوداعیہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

کملا ندی میں ڈوبنے سے 8 سالہ بچی کی موت

کھگڑیا 17 اگست (محمد عرفان عالم) الولی تھانہ علاقے کے تحت میگھونا پنچایت میں ایک حادثے میں ایک آٹھ سالہ بچی کملا ندی میں ڈوب گئی۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ اپنے گھر کے قریب ندی میں نہا رہی تھی۔ مرنے والی لڑکی کی شناخت سوناکشی کماری (8) کے طور پر کی گئی ہے جو میگھونا پنچایت کے رہنے والے رامپوکر یادو کی بیٹی ہے۔ اہل خانہ کے مطابق سوناکشی اتوار کی شام اپنے گھر کے قریب کملا میں نہانے گئی تھیں۔ نہاتے ہوئے وہ گہرے پانی میں جا کر ڈوب گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ اور آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ لڑکی کو ندی نکالا گیا لیکن تب تک وہ مر چکی تھی۔ بچی کی موت کی خبر سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ پیر کی صبح اہل خانہ لاش کو کھگڑیا صدر اسپتال لے گئے جہاں پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ اس سلسلے میں خاندان کے رکن دلیپ یادو نے بتایا کہ حادثہ گھر کے قریب کملا ندی میں نہاتے ہوئے پیش آیا۔ الولی کے ایس ایچ او کرشنا کمار نے بتایا کہ لڑکی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے کھگڑیا صدر اسپتال بھیج دیا گیا ہے اور پولیس اس معاملے میں ضروری قانونی کارروائیاں مکمل کر رہی ہے۔ اس اندوہناک واقعہ سے پورے خاندان اور گاؤں میں سوگ کا ماحول ہے۔ مقامی لوگوں نے دریا میں نہاتے ہوئے بچوں کی حفاظت کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

آر ٹی آئی معلومات فراہم نہ کرنے پر نگر پنچایت ای او اور دیگر کو قانونی نوٹس

چھپرہ 17 اگست (راجو) یہ الزام لگاتے ہوئے کہ معلومات کے حق قانون کے تحت مانگی گئی معلومات کو مقررہ وقت کے اندر فراہم نہیں کیا گیا، ایڈوکیٹ امیت کمار نے پبلک انفارمیشن آفیسر اور میونسپل کونسل مشرک کے ایگزیکیٹو آفیسر، چھپرہ کے میونسپل کمشنر، اور پہلی اپیل اتھارٹی اور مڑھورا کے سب ڈویژنل افسر کو قانونی نوٹس بھیجا ہے۔ نوٹس کے مطابق، گوپال گنج ضلع کے وجے پور بلاک کے مٹھیا پوسٹ سہادیگری کے رہنے والے سریش چندر پانڈے کی طرف سے، ایڈوکیٹ امیت کمار نے حق اطلاعات قانون (آر ٹی آئی) کے تحت مشرک کی میونسپل کونسل میں پردھان منتری آواس یوجنا (PMAY) کے بارے میں معلومات مانگی تھیں۔ درخواست میں یکم مارچ 2025 سے معلومات کی فراہمی کی تاریخ تک فائدہ اٹھانے والوں اور ان کے گھروں کے بارے میں معلومات مانگی گئی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ میونسپل کونسل کے وارڈوں میں دو منزلہ اور تین منزلہ مکانات والے لوگوں کو ہاؤسنگ اسکیم سے فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ دریں اثنا، کچھ وارڈ کونسلروں نے مستقل مکانات والے افراد کو منتخب کر کے ہاؤسنگ اسکیم کے فوائد کا فائدہ اٹھایا ہے۔ اپیل کنندہ نے کہا کہ بڑے پیمانے پر کرپشن کی گئی، غریبوں کو اسکیم سے محروم رکھا گیا۔ نوٹس میں الزام لگایا گیا ہے کہ مقررہ وقت میں معلومات فراہم نہ کیے جانے کے بعد پہلی اپیل دائر کی گئی، لیکن مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ وکیل نے الزام لگایا کہ پبلک انفارمیشن آفیسر اور فرسٹ اپیلٹ اتھارٹی نے رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ 2005 کی دفعات کی تعمیل نہیں کی۔ سپریم کورٹ کے فیصلے اور حق اطلاعات قانون کی مختلف شقوں کا حوالہ دیتے ہوئے نوٹس میں کہا گیا ہے کہ معلومات کی عدم دستیابی سے درخواست گزار کے بنیادی اور آئینی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ ایڈوکیٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ نوٹس ملنے کے 15 دن کے اندر آر ٹی آئی درخواست کے مطابق معلومات فراہم کریں اور اس معاملے میں مناسب کارروائی کریں۔ ایسا کرنے میں ناکامی پر دیوانی اور فوجداری کارروائی کا خطرہ ہے۔ نوٹس کی ایک کاپی دفتر میں محفوظ کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

کرن شرما اور انکیتا ویشنو نے خواتین کے ساتھ اپنے کھیل کے تجربات شیئر کیے

مظفر پور 17 اگست (پریس ریلیز) خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے مقصد سے آر سی ایم کنزیومر پروڈکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعہ آر سی ایم ورلڈ میں منعقدہ اسپیکٹرم اسپیشل وومن اکیڈمی 2026 میں کھیل کی سرگرمیاں خاص مرکزِ توجہ رہیں۔ "ہر ناری سمان کی ادھیکاری" (ہر عورت عزت کی حقدار ہے) کے عنوان سے منعقدہ اس دو روزہ پروگرام میں مظفر پور سمیت ملک بھر سے خواتین ایسوسی ایٹ بائرس اور لیڈرز نے شرکت کی۔ پروگرام کے دوسرے دن خواتین کے لیے خصوصی کھیل کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ اس دوران کراٹے اور گریپلنگ کی قومی و ریاستی سطح کی کھلاڑی اور بلیک بیلٹ کرن شرما، نیز راجستھان کیسری کشتی کے خطاب سے نوازا گیا قومی سطح کی پہلوان انکیتا ویشنو بطور مہمانِ خصوصی موجود رہیں۔ دونوں کھلاڑیوں نے خواتین کے ساتھ اپنی کھیل کی زندگی کے تجربات شیئر کیے اور بتایا کہ کھیل کس طرح خود اعتمادی، نظم و ضبط اور ذہنی مضبوطی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پروگرام میں کامیابی حاصل کرنے والی خواتین (وومن اچیورس) کی افزائش افزائی کے لیے انہیں بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ آر سی ایم کے بانی ٹی سی چھابڑا نے کہا کہ اگر صحیح مواقع ملیں تو خواتین اپنی صلاحیتوں کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتی ہیں۔ وہیں مینجنگ ڈائریکٹر پرینکا اگروال نے کہا کہ ہر عورت کے اندر آگے بڑھنے کی طاقت موجود ہے اور صرف اسے صحیح پلیٹ فارم، موقع اور حوصلہ افزائی دینے کی ضرورت ہے۔

ارچنا کماری نے چندر شیکھر آزاد کے مجسمے کی نقاب کشائی کی

کھگڑیا 17 اگست (محمد عرفان عالم) کھگڑیا میونسپل کونسل علاقہ کے مرکز اسٹیشن روڈ پر برسوں سے خستہ حالت عظیم آزادی پسند اور لافانی انقلابی چندر شیکھر آزاد کے مجسمے کی بحالی کا کام مکمل ہونے کے بعد اتوار کو سٹی کونسل کی چیئر پرسن ارچنا کماری نے ایک شاندار تقریب کے دوران مجسمے کی نقاب کشائی کی۔ طویل عرصے سے نظرانداز کیے جانے والے اس مجسمے کی بحالی نے اسٹیشن روڈ کی شکل بدل دی ہے۔ چندر شیکھر آزاد کی قربانی، ہمت اور حب الوطنی کی یاد دلاتا ہے، جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اس موقع ارچنا کماری نے کہا کہ چندر شیکھر آزاد جیسے عظیم آزادی پسندوں کے مجسمے صرف میراث نہیں ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ مجسموں کو، جو برسوں سے خستہ حالت میں تھے، کو باعزت اور شاندار شکل میں بحال کرنا سٹی کونسل کی ترجیحات میں شامل تھا۔ مجسمے کی نقاب کشائی کے دوران موجود لوگوں نے لافانی شہید چندر شیکھر آزاد کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام میں سٹی وائس چیرمین شبنم جبین، چیرمین کے نمائندے جیوتش مشرا، بااختیار اسٹینڈنگ کمیٹی ممبر روبی کماری، شوبھا دیوی، ببلو کمار، وارڈ کونسلر سنیتا دیوی، لوسی خاتون، سچن کمار، رنجیت کمار، پپو یادو، پرناو کمار، شراون کمار، شاہد عالم، دھرم سنگھ، شوبھا دیوی، پرناو کمار، شرون کمار، شاہد عالم، دھرم سنگھ، شرافت، گووند پاسوان، ببلو کمار، اپیندر پرساد، گرو وجے پرکاش کی سو سالہ اہلیہ ودیا دیوی، سنجے گپتا، دھننجے گپتا، رنجے گپتا، چنی لال گپتا، رتن گپتا، تیجنارائن پرساد، کالے سردار، منو، پروین کے ساتھ ساتھ شہر پون، ڈیوجن، ڈیوٹی، راجپوت اور دیگر بھی موجود تھے۔

پولس کی بڑی کارروائی، 440 لیٹر شراب برآمد

چھپرہ 17 اگست (راجو) "نشا مکت سارن" مہم کے ایک حصے کے طور پر، سارن پولیس نے غیر قانونی شراب کے خلاف خصوصی مہم شروع کی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ہدایت پر ضلع بھر کے مختلف تھانوں کے علاقوں میں شراب کی کھپت، تیاری، فروخت، ذخیرہ اندوزی اور نقل و حمل کے خلاف چھاپے مارے گئے۔ کارروائی کے دوران مجموعی طور پر 440.50 لیٹر ناجائز شراب قبضے میں لے لی گئی۔ اس میں 439.60 لیٹر دیسی شراب اور 0.90 لیٹر غیر ملکی شراب شامل ہے۔ پولیس نے چھاپے کے دوران 12 شراب فروشوں کو گرفتار کر لیا۔ ان سبھی کے خلاف ان کے متعلقہ تھانوں میں بہار امتناعی اور آبکاری ایکٹ کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ چھاپے کے دوران پولیس نے ایک کار، ایک ٹوٹو اور ایک موٹر سائیکل کو بھی قبضے میں لے لیا جو ناجائز شراب کی منتقلی کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ پولیس کے مطابق ناجائز شراب فروشوں کے خلاف مہم جاری رہے گی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ضلع میں منشیات کے کاروبار کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لئے مسلسل معلومات اکٹھی کرنے اور کارروائی کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ بہار میں مکمل طور پر شراب بند ہے۔ پولس شراب مافیاؤں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔

خواتین اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر اپنے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر سکتی ہیں: پرینکا اگروال

ویشالی 17 اگست (پریس ریلیز) وومنس اکیڈمی 2026 کا نعرہ "ہر ناری سمان کی ادھیکاری" (ہر عورت عزت کی حقدار ہے) ناری شکتی (خواتین کی طاقت) کے تئیں آر سی ایم کے احترام اور اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ اکثر خواتین مواقع میسر ہونے کے باوجود اپنے ہنر، مہارت (اسکلز) یا خود اعتمادی کو لے کر ہچکچاہٹ کا شکار رہتی ہیں۔ آر سی ایم ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں خواتین اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر اپنے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر سکتی ہیں۔ ان باتوں کا اظہار آر سی ایم کنزیومر پروڈکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کی مینجنگ ڈائریکٹر پرینکا اگروال نے اسپیشل وومنس اکیڈمی 2026 پروگرام کے انعقاد کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہر ناری سمان کی ادھیکاری" کے عنوان سے منعقدہ اس دو روزہ پروگرام میں ویشالی سمیت ملک بھر سے خواتین ایسوسی ایٹ بائرس اور لیڈرز نے شرکت کی۔ پرینکا نے کہا کہ آر سی ایم نے خواتین کے ہنر کو پہچاننے اور نکھارنے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ اعتماد دلایا ہے کہ گھر اور باہر کی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی طاقت ہر عورت کے اندر موجود ہے۔ اس پروگرام کا مقصد خواتین کی کامیابیوں کو سراہنے کے ساتھ ساتھ صحت، قیادت، خود اعتمادی، کھیل کے جذبے اور خود انحصاری کو فروغ دینا ہے۔

کھیلو انڈیا میں چھپرہ صدر کی بیٹیوں نے سیپک ٹاکرا میں پرچم لہرایا

چھپرہ 17 اگست (راجو) کھیلوں کے میدان میں لڑکیوں کی بڑھتی ہوئی شرکت اور شاندار کارکردگی کی ایک اور شاندار مثال چھپرہ میں دیکھی گئی۔ کھیلو انڈیا اسمیتا لیگ کے ایک حصے کے طور پر منعقدہ ایک سیپک ٹاکرا مقابلہ انتہائی کامیاب اور حوصلہ افزا ماحول میں مقامی قصبے کے ایک نامور نجی اسکول کے کیمپس میں منعقد ہوا۔ اس مقابلے میں مختلف اسکولوں اور علاقوں کی لڑکیوں نے اپنی چستی، ارتکاز اور شاندار ایتھلیٹک ٹیلنٹ کا مظاہرہ کر کے شائقین کے دل جیت لیے۔ بہار سیپک ٹاکرا ایسوسی ایشن کے سکریٹری ڈاکٹر کرونا لیش کمار نے کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مقابلے کی خاص بات چھپرہ صدر ٹیم کی کارکردگی تھی۔ شروع سے ہی اپنے جارحانہ اور نظم و ضبط سے بھرپور کھیل سے سب کو متاثر کرتے ہوئے، چھپرہ صدر کی ٹیم نے شاندار فتح کے ساتھ فائنل میچ جیت کر گولڈ میڈل حاصل کیا۔ کھلاڑیوں کی کوآرڈینیشن اور بہترین کک والی کمبی نیشن نے مخالف ٹیم کو سنبھلنے نہ دیا۔ دریں اثنا، مقامی اسکول کی لڑکیوں نے بھی سخت مقابلہ کیا، دوسری پوزیشن اور چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ دونوں ٹیموں کے درمیان میچ انتہائی سنسنی خیز رہا جس میں کھیلوں کے شائقین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، سارن ضلع سیپک ٹاکرا ایسوسی ایشن کے صدر وکاس کمار نے تمام جیتنے والے کھلاڑیوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ کھیلو انڈیا اسمیتا لیگ جیسے مقابلے دیہی اور شہری علاقوں کے ہنرمندوں کو ایک قومی پلیٹ فارم فراہم کر رہے ہیں۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کامیابی کا کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا۔ انہوں نے تمام لڑکیوں پر زور دیا کہ وہ مسلسل محنت، غیر متزلزل نظم و ضبط اور حقیقی سپورٹس مین شپ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان میں سے بہت سے کھلاڑی آنے والے وقت میں بین الاقوامی سطح پر ریاست اور ملک کا نام روشن کریں گے۔ سارن ضلع سیپک ٹاکرا ایسوسی ایشن کے سکریٹری ترون کمار سنگھ نے کہا کہ بہار میں تیزی سے مقبول کھیل سیپک ٹاکرا (والی بال اور مارشل آرٹس کا منفرد امتزاج سمجھا جاتا ہے) میں لڑکیوں کی بڑی شرکت سارن ضلع میں کھیلوں کی ثقافت کی مضبوطی کا ثبوت ہے۔ اس کامیاب ایونٹ نے نہ صرف کھلاڑیوں کے حوصلے بلند کیے بلکہ خطے کے دیگر نوجوانوں کو بھی مستقبل میں کھیلوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ مقابلے کا اختتام تمام کھلاڑیوں اور منتظمین کی جانب سے سپورٹس مین شپ کا عہد لینے اور مٹھائیاں تقسیم کرنے کے ساتھ ہوا۔ اختتامی تقریب کے دوران فاتح اور رنر اپ کی حوصلہ افزائی کے لیے کئی معززین موجود تھے۔

وقف املاک کا تحفظ گاؤں کے لوگوں کی اجتماعی ذمہ داری: ایڈووکیٹ نثار اختر

اورل،17 اگست (محمد برکت اللہ راہی) بہار اسٹیٹ سنی وقف بورڈ پٹنہ کی ہدایت پر ضلع اوقاف کمیٹی اورل کی ٹیم نے اتوار 16 اگست کو ضلع کے مختلف گاؤں کا دورہ کیا، جہاں وقف اور اوقاف کی املاک کی زمینی سطح پر جانچ، دستاویزات کا معائنہ اور مقامی اوقاف کمیٹیوں کی تشکیل و انتخاب کرایا گیا۔ دورے کا مقصد اوقاف کی املاک کی حفاظت، تحفظ، شفاف اور درست طریقے سے انتظام کو یقینی بنانا اور مقامی سطح پر ذمہ دار کمیٹیوں کی تشکیل کرنا تھا۔ ضلع اوقاف کمیٹی کی ٹیم میں صدر حاجی اسلام انصاری، سکریٹری ایڈووکیٹ نثار اختر، نائب صدر مولانا منت اللہ قاسمی، خواجہ ماسٹر جمیل اختر، رکن حافظ طفیل اشرف اور سمیع عالم عرف گڈو مکھیا شامل تھے۔ ٹیم سب سے پہلے کرپی بلاک کے سرواری گاؤں پہنچی، جہاں دیہی باشندوں کے ساتھ عام اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں مقامی وقف امور پر تبادلہ خیال کے بعد وقف کمیٹی کی تشکیل اور انتخاب کرایا گیا۔ محمد کو صدر، حاجی سمیر الدین انصاری کو سکریٹری اور سمیع عالم عرف گڈو مکھیا کو نائب سکریٹری منتخب کیا گیا۔ اس کے بعد وہاں موجود وقف املاک کی زمینی سطح پر جانچ کی گئی۔ کاغذات اور موقع پر معائنہ کی بنیاد پر مراری کی وقف املاک محفوظ پائی گئیں۔ کمیٹی کو املاک کی باقاعدگی سے دیکھ بھال اور ریکارڈ کو منظم رکھنے کی ہدایت دی گئی۔ اس کے بعد ٹیم نے بارا کھنگیہ قدوہ مزار کا زمینی معائنہ کیا اور مقامی لوگوں کی موجودگی میں کمیٹی کا انتخاب کرایا گیا۔ اس کے بعد کرپی بلاک کے سیلار پور گاؤں میں واقع قبرستان اور مسجد کا زمینی معائنہ کیا گیا۔ متعلقہ دستاویزات کا جائزہ لینے کے ساتھ مقامی انتظامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی اور ذمہ دار افراد کو وقف املاک کی مناسب دیکھ بھال، صفائی، حفاظت اور ضابطوں کے مطابق انتظام کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ دورے کے آخری مرحلے میں ٹیم نے کرتھا بلاک کے دور افتادہ راجے پور گاؤں کا دورہ کیا۔ یہاں تمام متعلقہ وقف املاک کا موقع پر جا کر زمینی معائنہ کیا گیا۔ ضلع اوقاف کمیٹی کے سکریٹری ایڈووکیٹ نثار اختر نے وقف سے متعلق دستاویزات کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور کاغذات میں درج تفصیلات اور موقع کی صورتحال کا موازنہ کیا۔ اس کے بعد مقامی لوگوں کا اجلاس منعقد کر کے وقف کمیٹی کا انتخاب کرایا گیا، جس میں خورشید قریشی کو صدر منتخب کیا گیا اور بہتر انتظام کے سلسلے میں ضروری ہدایات دی گئیں۔ اس موقع پر ضلع اوقاف کمیٹی کے عہدیداروں نے کہا کہ وقف املاک برادری کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت، تحفظ اور مقررہ مقاصد کے مطابق استعمال کمیٹی اور مقامی ذمہ دار افراد کی اہم ذمہ داری ہے۔ وقف املاک پر کسی بھی قسم کا غیر قانونی قبضہ، تجاوزات، غیر مجاز تعمیر یا ذاتی مفاد کے لیے غلط استعمال برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کمیٹی نے مقامی وقف کمیٹیوں کو ہدایت دی کہ وہ وقف املاک کی باقاعدگی سے نگرانی کریں، املاک سے متعلق دستاویزات کو محفوظ اور تازہ ترین رکھیں، آمدنی اور اخراجات کا شفاف حساب رکھیں اور وقف بورڈ کے ضوابط و ہدایات کے مطابق ہی اوقاف کا انتظام کریں۔ کسی بھی قسم کی دشواری، تجاوزات یا تنازع کی صورت میں ضلع اوقاف کمیٹی اور بہار اسٹیٹ سنی وقف بورڈ کو فوری طور پر اطلاع دینے کی بھی ہدایت دی گئی۔ ضلع اوقاف کمیٹی کے سکریٹری ایڈووکیٹ نثار اختر نے کہا کہ ضلع کی تمام وقف املاک کا مرحلہ وار معائنہ اور تصدیق کرائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وقف املاک کو محفوظ رکھنا صرف کمیٹی کی ذمہ داری نہیں بلکہ سماجی امانت کی حفاظت ہے۔ مقامی لوگوں کی شراکت سے وقف املاک کو محفوظ رکھتے ہوئے ان کا استعمال عوامی مفاد اور مقررہ وقف مقاصد کے لیے یقینی بنایا جائے گا۔ ضلع اوقاف کمیٹی نے دیہی باشندوں اور مقامی لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ وقف املاک کی حفاظت میں تعاون کریں اور کسی بھی قسم کی تجاوزات یا بے ضابطگی کی اطلاع کمیٹی کو فراہم کریں۔

کثیر مقدار میں شراب کے ساتھ تین اسمگلر گرفتار، جیل رسید

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) آساؤں تھانہ علاقے کے مختلف گاؤں میں پولیس نے شراب کے خلاف چلائی گئی خصوصی مہم کے دوران 200.24 لیٹر شراب کے ساتھ تین مبینہ شراب فروشوں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کی اس کارروائی کے بعد شراب کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ گرفتار ملزمان کو پیر کے روز عدالتی حراست میں سیوان جیل بھیج دیا گیا۔ اس سلسلے میں آساؤں تھانے کے صدر افسر سنتوش کمار نے بتایا کہ تھانہ علاقے کے مختلف گاؤں میں شراب کی غیر قانونی فروخت اور اسمگلنگ کی مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں۔ موصولہ اطلاعات کی بنیاد پر پولیس کی خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی اور مختلف مقامات پر چھاپہ ماری شروع کی گئی۔ کارروائی کے دوران پولیس ٹیم نے الگ الگ مقامات سے تین افراد کو شراب کے ساتھ گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق مجموعی طور پر 200.24 لیٹر شراب برآمد کی گئی۔ برآمد شدہ شراب کو ضبط کر لیا گیا ہے اور معاملے میں قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس اس بات کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ گرفتار افراد شراب کے غیر قانونی کاروبار سے کب سے وابستہ تھے اور اس کاروبار میں ان کے ساتھ مزید کون کون سے افراد شامل ہیں۔ تھانہ صدر افسر سنتوش کمار نے بتایا کہ گرفتار ملزمان کی شناخت مان پور تھانہ علاقے کے مختلف گاؤں کے رہنے والوں کے طور پر کی گئی ہے۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد انہیں عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا۔ پولیس کی اس کارروائی سے علاقے میں شراب کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شراب کی غیر قانونی فروخت اور اسمگلنگ کے خلاف مہم آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گی۔ تھانہ علاقے میں شراب کی خرید و فروخت اور نقل و حمل سے متعلق اطلاع ملنے پر فوری کارروائی کی جائے گی۔ پولیس نے مقامی باشندوں سے بھی اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے میں غیر قانونی طور پر شراب کی فروخت، ذخیرہ اندوزی یا اسمگلنگ کی اطلاع ہو تو اس کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں، تاکہ بروقت کارروائی کی جا سکے۔ پولیس حکام کے مطابق شراب کے غیر قانونی کاروبار کے خلاف کارروائی کا مقصد علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے کے ساتھ غیر قانونی سرگرمیوں پر مؤثر طریقے سے قابو پانا ہے۔ پولیس کی جانب سے مختلف مقامات پر کی جانے والی چھاپہ ماری اور کارروائی سے شراب کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد پر شکنجہ کسنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افسران نے واضح کیا ہے کہ شراب کی غیر قانونی تجارت میں ملوث کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا اور قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔

خصوصی بجلی بل اصلاح کیمپ 17 سے 22 اگست تک لگایا جائیگا

بیتیا،17 اگست (ایم شکیل) بجلی صارفین کو بجلی بل سے متعلق مسائل کے فوری اور مقررہ مدت میں حل کی سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے نارتھ بہار پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹڈ کے تحت مغربی چمپارن ضلع کے بجلی سپلائی ڈویژنوں اور سب ڈویژنوں میں 17 اگست سے 22 اگست 2026 تک ہر کاری دن خصوصی بجلی بل اصلاح کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں معلومات دیتے ہوئے بجلی ڈویژن بیتیا کے ایگزیکٹیو انجینئر مدن کمار نے بتایا کہ ان کیمپوں میں بجلی صارفین اپنے بجلی بل میں ہونے والی غلطیوں سے متعلق شکایات درج کرا سکیں گے۔ موصولہ شکایات کا ضابطے کے مطابق جائزہ لیتے ہوئے حتی الامکان اسی دن ان کا ازالہ یقینی بنایا جائے گا۔ خصوصی کیمپ میں میٹر ریڈنگ میں غلطی، غلط یا اوسط بجلی بل، بقایا رقم اور بل میں موجود دیگر بے ضابطگیوں سمیت بجلی بل سے متعلق مختلف شکایات کا ترجیحی بنیاد پر ازالہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ جن معاملات کا فوری طور پر کیمپ یا موقع پر حل ممکن نہیں ہوگا، انہیں متعلقہ افسر کے سپرد کرتے ہوئے مقررہ مدت کے اندر نمٹانے کی کارروائی کی جائے گی۔ ساتھ ہی متعلقہ صارف کو اس کی شکایت کے ازالے کی صورتحال سے بھی آگاہ کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ ترنجوت سنگھ نے بجلی محکمہ کو کیمپ کی تاریخ، وقت اور مقام کی مناسب تشہیر کرنے کی ہدایت دی ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ صارفین اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کیمپوں میں موصول ہونے والی شکایات اور ان کے ازالے کی صورتحال کا مناسب ریکارڈ رکھنے اور اعلیٰ افسران کی جانب سے اس کی باقاعدگی سے نگرانی اور جائزہ لینے کی بھی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ تمام متعلقہ جونیئر بجلی انجینئروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ پہلے سے زیر التوا اور کیمپ میں موصول ہونے والی بجلی بل اصلاح سے متعلق درخواستوں کی جانچ اور معائنہ رپورٹ بروقت دستیاب کرائیں، تاکہ ضروری کارروائی کرتے ہوئے بجلی بل میں اصلاح کی جا سکے۔ ضلع انتظامیہ نے مغربی چمپارن کے بجلی صارفین سے اپیل کی ہے کہ بجلی بل میں کسی بھی قسم کی غلطی یا بے ضابطگی کی صورت میں مقررہ تاریخوں پر منعقد ہونے والے خصوصی کیمپ میں پہنچ کر اپنی شکایت درج کرائیں اور اس سہولت کا فائدہ اٹھائیں۔

کھیل مقابلوں کیلئے کھلاڑیوں کا ٹرائل

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) محکمہ کھیل، بہار اسٹیٹ اسپورٹس اتھارٹی پٹنہ اور ضلع انتظامیہ کے مشترکہ زیر اہتمام اتوار کو ایکلویہ تربیتی مرکز کے لیے ووشو، تیر اندازی اور والی بال کے کھلاڑیوں کے انتخاب کے لیے ٹرائل منعقد کیا گیا۔ ووشو اور تیر اندازی کا ٹرائل کھیل بھون میں جبکہ والی بال کے لیے انتخاب ڈرونا چاریہ ہائی اسکول، دون کے کھیل میدان میں کیا گیا۔ ٹرائل میں سیوان اور گوپال گنج کے تقریباً 110 لڑکے اور لڑکیوں نے حصہ لیا۔ کھلاڑیوں کا انتخاب بیٹری ٹیسٹ اور اسکل ٹیسٹ کی بنیاد پر کیا گیا۔ بیٹری ٹیسٹ میں بال تھرو، 6×10 شٹل رن، براڈ جمپ، ورٹیکل جمپ اور 800 میٹر دوڑ کے علاوہ قد اور وزن کی جانچ کی گئی۔ اسکل ٹیسٹ میں بال تھرو اور پاسنگ اسکل کی بنیاد پر کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کو پرکھا گیا۔ ضلع کھیل افسر اپیندر کمار یادو نے کھلاڑیوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑیوں کا انتخاب ان کی کارکردگی کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ٹرائل کا مقصد باصلاحیت کھلاڑیوں کو تربیت فراہم کر کے ریاست اور ملک کے لیے بہتر کھلاڑی تیار کرنا ہے۔ منتخب کھلاڑیوں کو حکومت بہار کی جانب سے مفت تربیت کے ساتھ اسکالرشپ بھی دی جائے گی۔ ریاستی کھیل اتھارٹی کی جانب سے والی بال کے لیے ابھینو جبکہ ووشو کے لیے رشبھ کمار تیواری، روی راوت، کرن کمار اور آشوتوش کمار سنگھ کو انتخابی عمل کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں منورنجن کمار سنگھ، وجے پرتاپ سنگھ، برجیش کمار، ریش کمار، والمیکی اوجھا، منوج کمار، اودھیش کمار، ناگیندر تیواری، ستیش چندر سمیت دیگر افراد کا اہم تعاون رہا۔ ڈرونا چاریہ ہائی اسکول کے پرنسپل اشوک کمار یادو اور رشی کمار سنگھ نے بھی پروگرام کے انعقاد میں تعاون کیا۔

مفرور ملزم کے گھر چھاپہ ماری، سونے کی چین برآمد

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) بہار ایس ٹی ایف کی خصوصی ٹیم سے موصولہ خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کٹیہار ضلع پولیس نے 14 اگست کو جورا بنگج علاقے میں واقع ایک مکان پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ پولیس کے مطابق مذکورہ مکان سیوان کے سرائے تھانہ مقدمہ میں مطلوب ملزم مونو کمار یادو کا بتایا جاتا ہے۔ پولیس ٹیم کے پہنچنے سے قبل ہی ملزم موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ تاہم مکان کی تلاشی کے دوران پولیس کو اہم کامیابی حاصل ہوئی اور چھین جھپٹ کے ایک معاملے میں چوری کی گئی سونے کی چین برآمد کر لی گئی۔ پولیس کے مطابق مونو کمار یادو سیوان ضلع کے سرائے تھانہ مقدمہ نمبر 293/26 میں مطلوب ہے۔ یہ مقدمہ 9 اگست کو درج کیا گیا تھا۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد سے پولیس ملزم کی تلاش میں سرگرم تھی۔ اسی دوران بہار ایس ٹی ایف کی خصوصی ٹیم کو ملزم کے کٹیہار کے جورا بنگج علاقے میں موجود ہونے کی اطلاع ملی۔ اطلاع کی بنیاد پر کٹیہار ضلع پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ مکان کو نشانہ بنایا اور وہاں چھاپہ مارا۔ پولیس ذرائع کے مطابق چھاپہ ماری کے وقت ملزم مونو کمار یادو گھر پر موجود نہیں تھا۔ پولیس کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے فرار ہو چکا تھا۔ پولیس نے مکان کی تلاشی لی تو وہاں سے ایک سونے کی چین برآمد ہوئی۔ پولیس نے بتایا کہ برآمد شدہ سونے کی چین کا وزن 77.24 گرام ہے۔ اسے سرائے تھانہ علاقے میں پیش آئے چھین جھپٹ کے معاملے سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ پولیس کے مطابق سیوان ضلع کے سرائے تھانہ علاقے کے مخدوم سرائے کی رہنے والی موہیتا دیوی اپنے ایک رشتہ دار کے گھر پوجا میں شرکت کے لیے جا رہی تھیں۔ اسی دوران راستے میں نامعلوم جرائم پیشہ افراد نے انہیں نشانہ بنایا۔ ملزمان نے مبینہ طور پر ان کے گلے سے منگل سوتر اور لاکٹ سمیت سونے کی چین چھین لی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ اچانک پیش آئے اس واقعہ سے متاثرہ خاتون اور ان کے اہل خانہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملنے کے بعد متاثرہ خاتون کی شکایت پر سرائے تھانے میں ایف آئی آر درج کی گئی۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کرتے ہوئے ملزمان کی شناخت اور گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپہ ماری شروع کی۔ تفتیش کے دوران ملزم مونو کمار یادو کا نام سامنے آیا اور اسے اس معاملے میں مطلوب قرار دیا گیا۔ کٹیہار ضلع پولیس کی چھاپہ ماری کے دوران سونے کی چین کی برآمدگی کو تفتیش میں اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ پولیس اب فرار ملزم کی گرفتاری کے لیے ممکنہ ٹھکانوں پر مسلسل چھاپہ مار کارروائی کر رہی ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ملزم کو جلد گرفتار کرنے کے لیے تمام ممکنہ راستوں سے کوشش کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی برآمد شدہ سونے کی چین کو قانونی کارروائی کے تحت محفوظ کرتے ہوئے مقدمے کی تفتیش میں شامل کیا گیا ہے۔ پولیس اس معاملے میں یہ بھی جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ واردات میں مونو کمار یادو کے علاوہ کوئی اور شخص شامل تھا یا نہیں۔ تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی واقعہ میں ملوث دیگر افراد کے بارے میں صورتحال واضح ہو سکے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مطلوب ملزم کی گرفتاری کے بعد معاملے میں مزید اہم معلومات سامنے آنے کی امید ہے۔

دربھنگہ پولی ٹیکنک کے پرنسپل کو دیا گیا الوداعیہ

دربھنگہ،17 اگست (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) کے دربھنگہ سیٹلائٹ کیمپس میں پولی ٹیکنک کے پرنسپل کی حیثیت سے تقریباً تین سال تک خدمات انجام دینے والے ڈاکٹر انجیا اڈ پپو کا تبادلہ یونیورسٹی کے مرکزی ہیڈکوارٹر گچی باولی، حیدرآباد کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اڈ پپو نے دربھنگہ میں اپنی مدت کار کے دوران تعلیمی، انتظامی اور ادارہ جاتی امور میں اہم ذمہ داریاں انجام دیں۔ ڈاکٹر انجیا اڈ پپو کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ کے ماہر تعلیم اور محقق ہیں۔ انہوں نے کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ میں بی ٹیک اور ایم ٹیک کے علاوہ سائبر سکیورٹی میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ وہ امریکہ کی یونیورسٹی آف لوزیانا سے مصنوعی ذہانت کے شعبہ میں پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوشپ بھی کر رہے ہیں۔ ان کی تحقیقی دلچسپیوں میں سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت، انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT) اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ شامل ہیں۔ ان کے نام 100 سے زائد تحقیقی مقالے اور تقریباً 20 پیٹنٹس بھی منسوب ہیں۔ دربھنگہ میں پرنسپل کی ذمہ داری کے علاوہ ڈاکٹر اڈ پپو نے یونیورسٹی کے دیگر سیٹلائٹ کیمپس میں بھی انتظامی ذمہ داریاں نبھائیں۔ وہ دو سیٹلائٹ کیمپس کے انچارج اور چار سیٹلائٹ کیمپس کے ڈپٹی پراکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کے دور کار میں MANUU پولی ٹیکنک دربھنگہ کی تعلیمی و انتظامی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔ انہوں نے تدریس اور تحقیق کے ساتھ انتظامی امور کی ذمہ داریاں بھی انجام دیں۔ ڈاکٹر اڈ پپو کو علمی و تحقیقی خدمات کے لیے مختلف قومی اعزازات اور اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔

نیوزواچ ہفتہ وار رسالہ کے اگست شمارہ کا اجراء

دربھنگہ،17 اگست (عرفان احمد پیدل) قومی ہندی ماہانہ رسالہ "نیوز واچ" کا اگست 2026 کے شمارہ کا اجرا ڈاکٹر ذاکر حسین ٹیچرس ٹریننگ کالج، لہیریا سرائے، دربھنگہ میں کیا گیا۔ تقریب میں ماہرین تعلیم، صحافیوں اور سماجی شعبہ سے تعلق رکھنے والے نمائندوں نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت کالج کے سکریٹری ڈاکٹر شارق حسین نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر سنیل کمار مشرا موجود تھے وہیں میگزین کے سرپرست پروفیسر ابصار الحق اور پروفیسر آفاق ہاشمی بھی موجود تھے جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر ساگر کمار جھا نے شرکت کی۔ اس موقع پر نیوز واچ کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈاکٹر انبساط الحق نے رسالہ کے اگست کے شمارہ کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ "نیوز واچ" کا مقصد عصری موضوعات کو آسان، حقیقت پر مبنی اور موثر زبان میں قارئین تک پہنچانا ہے۔ رسالہ تعلیمی معاشرے، نوجوانوں، ملک، ثقافت سے متعلق اہم موضوعات پر روشنی ڈالنے کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر پربھاکر جھا، بیورو چیف نیوز واچ، دربھنگہ خصوصی طور پر شریک ہوئے سوجیت سنگھ ڈیجیٹل ہیڈ، راجیش کمار سنگھ ٹیکنیکل ہیڈ، سورج کمار ٹھاکر دربھنگہ بیورو کے نمائندہ، ترون کمار، کمار شبھم، اور خلیل احمد، دیگر اراکین کے بھی موجود تھے۔ تقریب میں سینکڑوں افراد نے بھی شرکت کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر شارق حسین نے "نیوز واچ" کے اگست کے شمارے کے اجراء پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کا رسالہ درست معلومات فراہم کرنے اور معاشرہ میں بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر سنیل کمار مشرا نے رسالہ کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مثبت، غیر جانبدارانہ اور حقیقت پر مبنی صحافت وقت کی ضرورت ہے۔ رسالہ کے سرپرست پروفیسر ابصار الحق نے "نیوز واچ" کی مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہو اور رسالہ تعلیم اور سماجی مسائل سے متعلق موضوعات کو اجاگر کرتا رہے۔

ساتھی کے زیر اہتمام یوم آزادی پر 81 لوگوں نے خون عطیہ کیا

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) 80 ویں یوم آزادی کے موقع پر شہر کے پی دیوی موڑ پر ڈسٹرکٹ بلڈ ڈونرٹیم ڈی بی ڈی ٹی ساتھی کے زیر اہتمام خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں مجموعی طور پر 81 خون کے عطیہ دہندگان نے خون عطیہ کر کے ضرورت مند مریضوں کی مدد کا عزم کیا۔ خون عطیہ کرنے والے افراد کو ڈی بی ڈی ٹی ساتھی کی جانب سے مومنٹو اور بلڈ بینک کی طرف سے بلڈ ڈونر کارڈ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ ادارے کے بانی سکریٹری نعمت خان نے کہا کہ یوم آزادی کو سماجی خدمت کی ایک بہترین یاد سے جوڑنے کے مقصد سے خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ خون کا عطیہ ایک اہم انسانی خدمت ہے اور اس کے ذریعے ضرورت مند مریضوں کی زندگی بچانے میں مدد مل سکتی ہے۔ احمد رضا نے بتایا کہ سیوان صدر بلڈ بینک سے 50 سے زیادہ تھیلیسیمیا سے متاثرہ بچے وابستہ ہیں۔ ان بچوں کو ہر ماہ دو مرتبہ خون کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیمپ کے انعقاد کا بنیادی مقصد ایسے ضرورت مند بچوں کے لیے خون کی دستیابی کو یقینی بنانا ہے، تاکہ انہیں ضرورت کے وقت خون کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے منعقد ہونے والے خون عطیہ کیمپوں میں عموماً مرد ہی بڑی تعداد میں حصہ لیتے تھے، لیکن اب نوجوان لڑکیاں بھی جوش و خروش کے ساتھ خون عطیہ کرنے کے لیے آگے آ رہی ہیں۔ یہ تبدیلی معاشرے میں خون کے عطیہ کے تئیں بڑھتی ہوئی بیداری اور انسانی خدمت کے جذبے کی عکاسی کرتی ہے۔ کیمپ کے دوران خون عطیہ کرنے والے افراد نے دوسروں کو بھی خون عطیہ کرنے کے لیے ترغیب دی۔ منتظمین نے کہا کہ باقاعدگی سے خون عطیہ کرنے سے بلڈ بینک میں خون کا مناسب ذخیرہ برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے اور حادثات، آپریشن، تھیلیسیمیا اور دیگر سنگین بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو بروقت خون فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر بلڈ بینک کے انچارج ڈاکٹر انوپ دوبے، ڈاکٹر زیبا پروین، انور بابو، نعمت خان، وسیم اکرم، ندھی کماری، شوبھا کماری سمیت متعدد افراد موجود تھے۔ منتظمین نے تمام خون کے عطیہ دہندگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اس انسانی خدمت سے کئی ضرورت مند مریضوں کو فائدہ پہنچے گا۔ یوم آزادی کے موقع پر منعقد اس خون عطیہ کیمپ نے نہ صرف حب الوطنی بلکہ سماجی خدمت اور انسانی ہمدردی کا بھی پیغام دیا۔ منتظمین نے عوام سے اپیل کی کہ صحت مند افراد وقتاً فوقتاً خون عطیہ کریں اور ضرورت مندوں کی زندگی بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

معہد الصالحات میں انجینئر محمد حماد صدیقی نے کی پرچم کشائی

دربھنگہ،17 اگست (نمائندہ) معہد الصالحات مدنی نگر دوگھرا جالے دربھنگہ میں 15 اگست 2026ء کے موقع پر یوم آزادی کی ایک پر وقار اور ملی جذبے سے بھرپور تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز انجینئر محمد حماد صدیقی کے ہاتھوں پرچم کشائی سے ہوا۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا، جس میں معہد کے طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اس تقریب کی صدارت مولانا محمد جابر حسین قاسمی صاحب نے کی، جبکہ مولانا محمد اسرار احمد شگفتہ، جناب افتاب عالم، جناب امداد اللہ، جناب فرقان حلیم، جناب عارف حسین تمنے، راجہ صاحب اور اجالے صاحب سمیت دیگر معززین بطور مہمان شریک ہوئے۔ اس موقع پر معہد کے طلبہ و طالبات اور اساتذۂ کرام کی بڑی تعداد موجود رہی۔ طلبہ و طالبات نے یوم آزادی کی مناسبت سے ترانے اور مختلف پروگرام پیش کیے۔ جسے مندوبین نے خوب سراہا۔ ترانے میں فرحان یعقوب، عامر، سعدیہ، فاطمہ، درخشاں پروین، گلناز پروین، رقیہ پروین، تنویر عالم، سعد صدیقی، اقبال، توفیق، ابو صائمہ اور حذیفہ نے حصہ لیا، جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا۔

غیر قانونی کان کنی میں ملوث سات گاڑیاں ضبط

بانکا،17 اگست (پی این ایس) ضلع میں غیر قانونی کان کنی، ریت کی نقل و حمل اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف محکمہ کان کنی کی جانب سے سخت اور مسلسل کارروائی جاری ہے۔ محکمہ کان کنی کی خصوصی ٹیم نے مختلف تھانہ علاقوں میں منصوبہ بند طریقے سے وسیع پیمانے پر چھاپہ ماری مہم چلائی۔ کارروائی کے دوران غیر قانونی کان کنی اور ریت کی غیر قانونی نقل و حمل میں استعمال ہونے والی مجموعی طور پر سات گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ انتظامیہ کی اچانک کارروائی سے ریت کے غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد میں ہلچل مچ گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے چلائی گئی اس خصوصی مہم کے تحت قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔ کارروائی کے دوران متعلقہ گاڑی مالکان اور ڈرائیوروں پر مجموعی طور پر 75.2 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف متعلقہ تھانوں میں مقدمات بھی درج کرائے گئے ہیں، تاکہ قانونی کارروائی کے تحت سخت سزا یقینی بنائی جا سکے۔ غیر قانونی ریت کی نقل و حمل پر مکمل طور پر مؤثر روک لگانے کے لیے محکمہ کان کنی کی ٹیم نے ایک مؤثر حکمت عملی اختیار کی ہے۔

کلکٹریٹ احاطے میں تین روزہ پاسپورٹ سروس موبائل کیمپ 23 سے

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) شہریوں کے لیے پاسپورٹ خدمات کو مزید قابل رسائی، آسان اور عوام دوست بنانے کے عزم کے تحت علاقائی پاسپورٹ دفتر پٹنہ کی جانب سے 23 سے 25 اگست 2026 تک کلکٹریٹ احاطہ سیوان میں تین روزہ پاسپورٹ سروس موبائل وین کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ پہل وزارت خارجہ کے اہم عوامی رابطہ پروگرام پاسپورٹ سروس آپ کے دروازے کے تحت کی جا رہی ہے، جس کا مقصد شہریوں کو ان کی رہائش گاہ کے قریب ہی پاسپورٹ سے متعلق خدمات فراہم کرنا ہے۔ یہ اقدام وکست بھارت کے وژن کے مطابق جواب دہ حکمرانی، عوامی خدمات کی آسان دستیابی اور جامع ترقی کے تئیں حکومت ہند کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ سیوان کے پوسٹ آفس پاسپورٹ سیوا کیندر میں پاسپورٹ درخواستوں کی تعداد مسلسل زیادہ رہنے کے باعث پاسپورٹ خدمات کو وسعت دینے اور درخواست دہندگان کو اضافی سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے اس خصوصی موبائل وین کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ضلع انتظامیہ کے فعال تعاون سے منعقد ہونے والے اس کیمپ کے ذریعے ضلع میں بڑھتی ہوئی مانگ کے مطابق شہریوں کو بروقت، آسان اور مؤثر پاسپورٹ خدمات فراہم کی جائیں گی۔ کیمپ کے دوران پاسپورٹ سے متعلق خدمات کے لیے مجموعی طور پر 165 درخواست دہندگان کے اپائنٹمنٹ مقرر کیے گئے ہیں۔ ہر روز 55 اپائنٹمنٹ دستیاب ہوں گے۔ خواہش مند درخواست دہندگان پاسپورٹ سیوا پورٹل پر جا کر اپنی سہولت کے مطابق اپائنٹمنٹ بک کر سکتے ہیں۔ اپائنٹمنٹ کی جگہ کے طور پر Passport Seva Mobile Van Camp, Siwan Collectorate Campus کا انتخاب کرنا ہوگا۔ درخواست دہندگان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنا اپائنٹمنٹ صرف پاسپورٹ سیوا پورٹل کے ذریعے ہی بک کریں اور کیمپ میں آنے سے قبل تمام لازمی دستاویزات مکمل رکھیں۔ بہتر اور تیز رفتار خدمات کے لیے درخواست دہندگان اپنے اپائنٹمنٹ لیٹر میں درج وقت کے مطابق ہی کیمپ کے مقام پر پہنچیں۔ وزارت خارجہ کی جانب سے یکم جولائی 2026 سے نافذ نظر ثانی شدہ پاسپورٹ فیس کی شرحیں کیمپ کے دوران موصول ہونے والی تمام درخواستوں پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوں گی۔ درخواست دہندگان سے اپیل کی گئی ہے کہ درخواست جمع کرنے سے قبل نافذ فیس اور اہلیت سے متعلق ضوابط کی اچھی طرح جانچ کر لیں۔ اپریل 2024 سے اب تک علاقائی پاسپورٹ دفتر پٹنہ کی جانب سے منعقد کیا جانے والا یہ 20 واں پاسپورٹ سروس موبائل وین کیمپ ہوگا۔ بہار کے مختلف اضلاع اور اداروں میں منعقد کیے گئے ایسے کیمپوں کے ذریعے اب تک تقریباً 2700 پاسپورٹ درخواستوں کا کامیابی سے نپٹارا کیا جا چکا ہے۔ سیوان میں یہ تیسرا پاسپورٹ سروس موبائل وین کیمپ ہوگا۔ اس سے قبل دسمبر 2024 اور جنوری 2025 میں منعقد کیے گئے کیمپوں کو شہریوں کی جانب سے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی تھی۔ ان کیمپوں کی کامیابی اور سیوان ضلع میں مسلسل بڑھتی ہوئی پاسپورٹ درخواستوں کی تعداد اس علاقے میں پاسپورٹ خدمات کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور ایسے عوامی مفاد کے اقدامات کو جاری رکھنے کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ وزارت خارجہ ٹیکنالوجی پر مبنی اقدامات کے ذریعے پاسپورٹ خدمات کی فراہمی کے نظام کو مسلسل جدید بنا رہی ہے، تاکہ درخواست کا عمل مزید آسان، تیز اور محفوظ بنایا جا سکے۔ جہاں قابل اطلاق ہو، درخواست دہندگان کو ڈیجی لاکر کے ذریعے اہل دستاویزات محفوظ طریقے سے پیش کرنے اور ان کی تصدیق کرانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس سے کاغذی دستاویزات پر انحصار کم ہوتا ہے اور درخواست کا عمل زیادہ تیز اور سہل بن جاتا ہے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ پاسپورٹ سے متعلق معلومات اور تازہ ترین اعلانات کے لیے صرف سرکاری ذرائع پر ہی بھروسہ کریں۔ علاقائی پاسپورٹ دفتر پٹنہ اپنے سرکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم RPOPatna کے ذریعے وقتاً فوقتاً عوامی مفاد کی اطلاعات، اعلانات، خصوصی کیمپوں اور عوامی بیداری مہم سے متعلق معلومات جاری کرتا ہے۔

فٹبال چیمپئن شپ میں اپ گریڈ ہائی اسکول بلاس پور کی طالبات نمائندگی کریں گی

سیوان،17 اگست (پرویز اختر) 65 ویں سبروتو کپ بین الاقوامی گرلز انڈر 17 فٹبال چیمپئن شپ میں اپ گریڈ ہائی اسکول بلاس پور، میروا کی طالبات شرکت کے لیے دہلی پہنچ چکی ہیں۔ یہ چیمپئن شپ 18 اگست سے 27 اگست 2026 تک منعقد کی جا رہی ہے۔ بلاس پور اسکول کی طالبات اس بین الاقوامی مقابلے میں بہار کی نمائندگی کریں گی۔ واضح رہے کہ ریاستی سطح کی بین ضلعی فٹبال چیمپئن شپ جولائی کے آخری ہفتے میں سمستی پور ضلع میں منعقد ہوئی تھی۔ اس مقابلے میں اپ گریڈ ہائی اسکول بلاس پور کی طالبات نے مغربی چمپارن کی ٹیم کو شکست دے کر فاتح ٹرافی اپنے نام کی تھی۔ شاندار کارکردگی کی بنیاد پر بلاس پور کی ٹیم کا انتخاب سبروتو کپ بین الاقوامی فٹبال چیمپئن شپ کے لیے بہار کی نمائندہ ٹیم کے طور پر کیا گیا۔ کھلاڑیوں کے کوچ اور رانی لکشمی بائی اسپورٹس اکیڈمی کے ڈائریکٹر سنجے پاٹھک نے بتایا کہ اپ گریڈ ہائی اسکول بلاس پور کی ٹیم مسلسل دوسرے سال بہار کی نمائندگی کر رہی ہے۔ گزشتہ سال ٹیم نے کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس سال ٹیم کی تیاری کافی اچھی ہے اور کھلاڑیوں سے تمغہ جیتنے کی امید ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 18 اگست کو بہار کی ٹیم کا پہلا مقابلہ این سی اے کی ٹیم سے ہوگا۔ ٹیم کے ساتھ کوچ رنجیت لکڑا اور منیجر مدھومیتا پاٹھک بھی دہلی گئے ہیں۔ ٹیم کے کھلاڑیوں نے مقابلے کے لیے بھرپور تیاری کی ہے اور ریاست کے لیے بہتر کارکردگی پیش کرنے کے عزم کے ساتھ میدان میں اتریں گی۔ منتخب ٹیم کو بہار اسٹیٹ اسپورٹس اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل رویندر شنکرن، سیوان کے ضلع کھیل افسر اپیندر یادو، انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن سیوان کے صدر ڈاکٹر ششی بھوشن سنہا، سکریٹری ڈاکٹر شرد چودھری، ڈاکٹر آر این اوجھا، راجیو لوچن مشرا، ڈاکٹر راجن کلیان سنگھ، ڈاکٹر ستیہ پرکاش، ڈاکٹر اشوک کمار، ڈاکٹر سنگیتا چودھری، ڈاکٹر ریتا سنہا، ڈاکٹر رام ایکبال پرساد گپتا، وکاس کمار دکشت اور اپ گریڈ ہائی اسکول بلاس پور کے پرنسپل راج کمار سنگھ سمیت درجنوں افراد نے مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ مقامی سطح پر بھی طالبات کی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسکول انتظامیہ، کوچ، کھلاڑیوں کے اہل خانہ اور کھیل سے وابستہ افراد کو امید ہے کہ بلاس پور کی یہ باصلاحیت کھلاڑی بین الاقوامی سطح پر شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہار کا نام روشن کریں گی۔

گنڈک کے کٹاؤ سے دہشت، کئی ایکڑ زمین اور مکانات غرقاب

بیتیا،17 اگست (ایم شکیل) مدھوبنی بلاک کی سسئی اور چوہری پنچایت میں گنڈک ندی کا کٹاؤ خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ ندی کے کٹاؤ کی زد میں کئی ایکڑ زرعی زمین، تیار فصلیں، مکانات اور سرکاری املاک آ گئی ہیں۔ چوہری پنچایت میں ایک سرکاری اردو اسکول کی چہار دیواری کا بڑا حصہ بھی ندی میں سما رہا ہے۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے دیارا علاقے کے باشندوں میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے فوری طور پر کٹاؤ مخالف کام شروع کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ نیپال سے نکلنے والی گنڈک ندی بہار میں ایک بار پھر تباہی مچا رہی ہے۔ ندی کی سطح آب میں اضافے کے دوران سیلاب کی صورتحال پیدا ہونے کے بعد اب پانی کی سطح کم ہونے کے باوجود کٹاؤ انتہائی تیزی سے جاری ہے۔ اتر پردیش کی سرحد سے متصل مدھوبنی بلاک کی سسئی اور چوہری پنچایتوں میں ندی کی تیز دھار نے بڑے رقبے میں زرعی زمین اور فصلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ سسئی پنچایت کے وارڈ نمبر 2 کے نروا گاؤں کا ایک بڑا حصہ گنڈک ندی کے کٹاؤ کی زد میں ہے۔ مقامی باشندوں کے مطابق اب تک کئی ایکڑ زمین ندی میں ضم ہو چکی ہے۔ ندی کی بدلتی ہوئی دھار کے سبب آس پاس کے کھیتوں میں لگی سیکڑوں بیگھا گنے کی فصل بھی مسلسل کٹ کر ندی میں بہہ رہی ہے۔ چوہری پنچایت میں بھی صورتحال تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ یہاں ایک سرکاری اسکول سے تقریباً 25 میٹر کی دوری پر گنڈک ندی تیزی سے کٹاؤ کر رہی ہے۔ کٹاؤ کے سبب اردو اسکول کی چہار دیواری کا ایک بڑا حصہ ندی میں سما رہا ہے۔ مقامی لوگوں کو خدشہ ہے کہ اگر کٹاؤ کی رفتار اسی طرح جاری رہی تو اسکول کی عمارت بھی خطرے کی زد میں آ سکتی ہے۔ کٹاؤ سے متاثرہ دیہی باشندوں کے ساتھ سسئی پنچایت کے مکھیا کرشن یادو، چوہری پنچایت کے مکھیا وجے یادو اور سابق بلاک پرمکھ منو سنگھ چندیل نے بتایا کہ ندی مسلسل زرعی زمین کو کاٹ رہی ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ کئی ماہ کی محنت سے تیار کی گئی گنے کی فصل ان کی آنکھوں کے سامنے ندی میں بہہ رہی ہے، جس سے انہیں بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ گنڈک کے بڑھتے ہوئے کٹاؤ کے پیش نظر دیارا علاقے کے کئی خاندان اپنے گھروں کا سامان اور مویشی لے کر محفوظ اور اونچے مقامات کی طرف منتقل ہونے لگے ہیں۔ بجلی محکمہ کی جانب سے بھی کٹاؤ کی زد میں آنے والے بجلی کے کھمبے، لائٹ اور تار ہٹائے جا رہے ہیں، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔ بتایا جاتا ہے کہ والمیکی نگر واقع گنڈک بیراج سے پانی کے اخراج میں مسلسل اتار چڑھاؤ ہو رہا ہے۔ فی الحال ندی کی سطح آب میں کمی آ رہی ہے، لیکن دھار میں تبدیلی کے باعث کٹاؤ کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ کٹاؤ کی اطلاع ملنے کے بعد مدھوبنی کے سرکل افسر اور آبی وسائل محکمہ کی ٹیم نے اتوار کی دیر شام متاثرہ مقامات کا معائنہ کیا۔ موقع پر فوری طور پر بوریوں کا ذخیرہ کرایا گیا ہے۔ انتظامیہ اور آبی وسائل محکمہ کی ٹیم فلڈ فائٹنگ ورک شروع کرانے کی تیاری میں مصروف ہے۔ دیہی باشندوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کٹاؤ کو روکنے کے لیے فوری طور پر کٹاؤ مخالف کام شروع کرایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی متاثرہ خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور ان کے لیے ضروری سہولیات فراہم کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر بروقت مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے تو آنے والے دنوں میں کٹاؤ مزید بڑے علاقے کو اپنی زد میں لے سکتا ہے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا
مجروح سلطان پوری

پندار PINDAR पिन्दार
منگل، ۱۸؍ اگست ۲۰۲۶ء

طالبان حکومت کے پانچ سال مکمل

افغانستان میں طالبان حکومت نے پانچ سال کی مدت کار پوری کرلی ہے۔اس دوران یہاں کافی تبدیلیاں بھی آئی ہیں۔حالانکہ اس حکومت پر شرعی قوانین کے نفاذ کی آڑ میں عوام بالخصوص خواتین پر ظلم وستم کے الزام بھی لگتے رہے ہیں لیکن اسے طالبان نے سرے سے خارج کرتے ہوئے افغانستان اور یہاں کے عوام کے مفاد میں کام کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔اس کے مطابق پانچ برسوں میں یہاں کی تصویر پوری طرح بدل چکی ہے اور اقتصادیات میں کافی بہتری آئی ہے۔قابل ذکر ہے کہ طالبان نے 15 اگست 2021ء کو کابل پر قبضہ کرکے عملی طور پر حکومت سنبھالی تھی۔غیر امریکی و دیگر غیر ملکی افواج کو یہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔افغانستان اور طالبان کی ایک طویل داستان ہے۔طالبان 2001 میں اس وقت سرخیوں میں آیا جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا۔اس وقت بھی افغانستان میں طالبان کی حکومت تھی اور ملا عمر اس کے سربراہ تھے۔طالبان کو افغانستان میں کھڑا کرنے والا بھی امریکہ ہی تھا۔اس کا مقصد یہاں سے سابقہ سویت روس کی فوج کو کھدیڑنا تھا۔طالبان نے اس کام کو انجام دیا اور سویت یونین کی فوج کو افغانستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔اس دوران یہاں کے کئی صوبے کے حکمرانوں کا قتل بھی ہوا اور پھانسی پر بھی لٹکا دیا گیا۔ان میں نجیب اللہ کا نام بھی شامل ہے۔جنہیں بیچ سڑک پر پھانسی دے دی گئی تھی۔اس کے ساتھ ہی پورے افغانستان پر طالبان کا قبضہ ہوگیا تھا اور اس نے اپنی حکومت بنالی تھی۔لیکن 2001 میں اس وقت کے امریکی صدر جارج ڈبلو بش نے افغانستان پر فوجی کارروائی کرکے اپنے ہی لڑاکو طالبان کو کھدیڑ ڈالا اور کابل کے تخت وتاج پر قبضہ کرلیا۔ایسا کرکے امریکہ نے یہ واضح پیغام دے دیا کہ اس نے افغانستان میں طالبان کو صرف سویت یونین کی فوج سے لڑنے کے لیے بھیجا تھا، حکومت چلانے کے لیے نہیں۔امریکی حملے کے بعد طالبان یہاں کی پہاڑیوں میں پناہ گزیں ہو گئے اور عام لوگوں کو امریکہ و اس کے اتحادی ممالک کی افواج کے ظلم وستم کا شکار ہونا پڑا۔یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلا۔بے شمار لوگوں نے ہجرت کرلی، کافی لوگوں کی جانیں گئیں، لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے اور ان کی زندگی بے پٹری ہوگئی۔اس دوران امریکہ نے اپنے پٹھو کو یہاں کا حکمران بنا کر پورے ملک کو رموٹ کنٹرول سے چلانا شروع کر دیا۔ان میں ایک معروف نام حامد کرزئی کا بھی ہے۔جو آخری وقت میں افغانستان سے ڈرامائی انداز میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔طالبان نے افغانستان میں 2001 میں جو حکومت گنوائی تھی اسے دوبارہ حاصل کرنے میں اسے تقریباً 20 سال کا وقت لگ گیا۔افغانستان پر امریکی حملے کے بعد بھلے ہی طالبان انڈر گراؤنڈ ہوگیا لیکن اندر ہی اندر اس کی تحریک زندہ رہی۔حالانکہ پورے افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی افواج تعینات تھیں لیکن طالبان کے دھماکہ خیز مشن سے انہیں قدم قدم پر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔یہاں تک کہ ان کے اندر خوف اور دہشت کا ماحول پیدا ہونے لگا تھا۔جس سے ان کے قدم اکھڑنے لگے تھے۔ایسی صورتحال میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے اپنی افواج کو افغانستان سے واپس بلانے کا مشترکہ فیصلہ کرلیا۔انہیں اس بات کا خدشہ لاحق ہوگیا کہ کہیں ان کی فوج بغاوت پر نہ اتر جائے۔لہٰذا اس وقت کے امریکی صدر جو بائیڈن نے امریکہ و اتحادی فوجوں کو افغانستان چھوڑنے کا حکم جاری کر دیا۔جس کے نتیجے میں افغانستان سے ان فوجیوں کا انخلاء ہوگیا اور طالبان کو ایک بار پھر کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع مل گیا۔جس کے بعد 2021 میں طالبان نے افغانستان میں ایک بار پھر حکومت کی تشکیل کی۔جس نے اب اپنے پانچ سال مکمل کر لیے ہیں۔جس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔طالبان امریکہ کے لیے بڑا چیلنج ثابت ہوا ہے۔اس نے افغانستان سے امریکہ کو رسوا کرکے نکالا ہے اور سوپر پاور کا دعویٰ کرنے والے کو ایک چھوٹی طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرکے دنیا کے سامنے ایک نظیر قائم کی ہے۔امریکہ کے سامنے طالبان آج بھی ایک چیلنج اور تازیانہ ہے۔افغانستان جنگ اس کے لیے باعث عبرت ہے۔

چین کا ''آئس سلک روڈ'' پہلے قدم آگے بڑھانے کی اہمیت

اسد مرزا

پگھلتی برف اور مشرقِ وسطیٰ میں بھڑکتی آگ نے چین کو ایک نیا تجارتی راستہ اور برتری دے دی ہے۔جیسے جیسے بیجنگ ناردرن سی روٹ کو ایک فعال شپنگ کاروبار میں تبدیل کر رہا ہے، وہ خاموشی سے عالمی تجارت پر کنٹرول کے نقشے کو نئے سرے سے ترتیب دے رہا ہے، جس سے ہندوستان اور دیگر ممالک پیچھے رہ کر دوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

ہندوستانی تاریخ کے ہر بڑے تجارتی راستے نے اسی کو انعام دیا ہے جس نے سب سے پہلے اس کا نقشہ بنایا، اسے محفوظ کیا اور اسے معمول بنایا مصالحہ جات کے راستوں پر وینس، سویز پر برطانیہ، اور جنگ کے بعد بحرالکاہل پر امریکہ۔اب چین آرکٹک میں وہی کردار چاہتا ہے، اور اس نے اسے حاصل کرنے کے لیے غیر معمولی تیزی دکھائی ہے۔اس کا محرک مشرقِ وسطیٰ رہا ہے۔حوثی حملوں سے باب المندب آبنائے میں خلل اور ایران جنگ سے آبنائے ہرمز پر دباؤ کے باعث، 23 جولائی 2026 کو ٹینکروں پر حملوں کے بعد تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئیں، اور شپنگ کمپنیاں بحیرہ احمر کے راستے سے مزید محتاط ہو گئیں۔چین کا جواب اس راستے کو تیز کرنا تھا جسے وہ برسوں سے خاموشی سے تیار کر رہا تھا: روس کے ناردرن سی روٹ (این ایس آر) کے ذریعے ''آئس سلک روڈ''، جو ایشیا اور یورپ کے درمیان موسمِ گرما کے سفری وقت کو تقریباً نصف کر سکتا ہے۔نتائج اب محض تجرباتی نہیں رہے۔ستمبر 2025 میں، کنٹینر بحری جہاز ''استنبول برج'' نے چین-یورپ آرکٹک کا پہلا براہِ راست سفر مکمل کیا، جو ننگبو-ژوشان سے فیلکس ٹو، ہیمبرگ اور گدانسک ہوتے ہوئے نیدرلینڈز پہنچا یہ ایک ایسا سفر تھا جسے چین کی وزارتِ ٹرانسپورٹ نے دنیا کا پہلا آرکٹک کنٹینر روٹ قرار دیا جو خاص طور پر ''سرحد پار ای کامرس اور اعلیٰ قدر والی اشیاء کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔اگست 2026 تک، چینی شپنگ کمپنی سی لیجنڈ نے اس پہلے سفر کو ایک باقاعدہ ہفتہ وار سروس میں بدل دیا، جبکہ چائنا شپ اونرز ایسوسی ایشن نے جولائی سے ستمبر تک باقاعدہ آرکٹک شپنگ ونڈو اور 20,000 ٹی ای یو کی مشترکہ کنٹینر اور ملٹی پرپز بیڑے کی صلاحیت کی تصدیق کی۔جو سفر ایک اکیلے جہاز کے نامعلوم پانیوں کو آزمانے سے شروع ہوا تھا، وہ ایک ہی سال میں تجارتی ڈھانچے کا ایک مستقل حصہ بن چکا ہے۔

پہلے قدم رکھنے کی منطق: چین کی جلد بازی جان بوجھ کر ہے، اور یہ تین ایسے حسابات پر مبنی ہے جنہیں چینی سرکاری میڈیا نے کھل کر بیان کیا ہے۔پہلا، تحفظ کی اضافی تہہ: بیجنگ نہیں چاہتا کہ یورپ کے ساتھ اس کی تجارت کسی ایک راستے کی محتاج رہے۔گلوبل ٹائمز کے تبصروں نے آرکٹک روٹ کو چین-یورپی یونین سپلائی چینز کو'' جغرافیائی طور پر غیر مستحکم سمندری راستوں'' کے مقابلے میں ''متنوع اور مستحکم'' بنانے کے ایک ذریعے کے طور پر پیش کیا ہے بالٹک بندرگاہوں تک سفری فاصلے کو تقریباً ایک تہائی کم کرتے ہوئے، اور اہم بات یہ کہ ان اہم راستوں سے بچتے ہوئے جنہیں امریکہ یا علاقائی تنازعات مرضی سے بند کر سکتے ہیں۔

دوسرا، روس کے ساتھ تعلقات۔چونکہ این ایس آر تقریباً مکمل طور پر روس کے زیرِ کنٹرول پانیوں سے گزرتا ہے، مغربی شپنگ کمپنیاں ماسکو کے کنٹرول، ماحولیاتی خطرات اور ریسکیو انفراسٹرکچر کی تقریباً عدم موجودگی کا حوالہ دیتے ہوئے اس راستے سے دور رہی ہیں۔چین کو ایسی کوئی ہچکچاہٹ نہیں اس کی شپنگ کمپنیاں روس کے خاموش تعاون کے ساتھ اس راستے پر کام کرتی ہیں، جس سے چینی شپنگ کو ایسی ساختی برتری حاصل ہے جسے ایم ایس سی، میئرسک اور دیگر مغربی بڑی کمپنیاں فی الحال حاصل نہیں کر سکتیں۔تجزیہ کاروں نے نوٹ کیا ہے کہ چین-روس تعلقات کی موجودہ قربت کے پیشِ نظر، ماسکو کی جانب سے کبھی چینی آرکٹک ٹرانزٹ روکنے کے امکانات مشرقِ وسطیٰ میں کسی اور تنازعے سے سویز میں خلل پڑنے کے امکانات سے کہیں کم ہیں۔

تیسرا، اور سب سے زیادہ اہم، معیارات کا تعین۔شپنگ لینز محض جغرافیائی نہیں ہوتیں یہ انشورنس فریم ورکس، بندرگاہ پروٹوکولز، آئس بریکر اسکورٹ انتظامات اور شیڈولنگ کے اصولوں سے تشکیل پاتی ہیں جو، ایک بار قائم ہو جانے کے بعد، نئے آنے والوں کے لیے دہرانا مہنگا ثابت ہوتی ہیں۔پہلی باقاعدہ، انشورنس شدہ، بک کی جا سکنے والی آرکٹک کنٹینر سروس چلا کر، چین نہ صرف سامان کو تیزی سے منتقل کر رہا ہے؛ بلکہ وہ آپریٹنگ مینوئل بھی لکھ رہا ہے جسے بعد میں آنے والے تمام لوگوں، بشمول ممکنہ حریف کو بالآخر حوالہ کرنا ہوگا۔چینی تبصرہ نگار اس عزم کے بارے میں کھل کر بات کرتے رہے ہیں، اس راستے کو پرانے پولر سلک روڈ تصور کا ''ایک اہم اسٹریٹیجک ستون'' قرار دیتے ہوئے، جسے اب پگھلتی برف اور مشرقِ وسطیٰ کی عدم استحکام کی وجہ سے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے جس نے اس کی معاشیات کو قابلِ عمل بنا دیا ہے۔

چینی سوچ: سلطنت کو خطرات سے محفوظ بنانا بیجنگ کی آرکٹک مہم کو اس وسیع تر پیٹرن سے الگ نہیں کیا جا سکتا جو ایران جنگ کے بڑھنے کے بعد سے واضح نظر آ رہا ہے: چینی تجارت اور توانائی کی ہر شریان کو منظم طریقے سے محفوظ بنانا ہے۔چین نے بیک وقت وسطی ایشیا کے ''مڈل کوریڈور'' کے ذریعے زمینی راستوں کو مضبوط کیا ہے، قازقستان کے ساتھ زمینی راستوں کو وسعت دی ہے جو اب اس کی وسطی ایشیائی تجارت کے نصف سے زیادہ سڑک کے ذریعے لے جاتے ہیں، اور آرکٹک آپشن کو آگے بڑھایا ہے ایک ہی بنیادی خوف کے خلاف تین مختلف انشورنس پالیسیاں، تاکہ مغرب کے زیرِ تسلط سمندری راستوں کو کبھی چینی تجارت کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔چینی سرکاری میڈیا آرکٹک کو خود مختاری اور سلامتی کی بنیادوں پر بھی زوردار انداز میں پیش کرتا ہے، مغرب کے'' چین خطرہ'' کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے اور اصرار کرتے ہوئے کہ بیجنگ کی سرگرمیاں ایک خود ساختہ ''قریب-آرکٹک ریاست'' کے طور پر سمندری قانون سے متعلق اقوامِ متحدہ کے کنونشن کے تحت قانونی اور کسی فوجی نیت سے پاک ہیں۔چاہے یہ موقف جانچ پڑتال میں کھرا اترے یا نہ اترے، یہ اس بات کا اشارہ ضرور دیتا ہے کہ چین آرکٹک تک رسائی پر مغربی مزاحمت کو اسی طرح دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے جیسے وہ بحیرہ جنوبی چین میں مزاحمت کو دیکھتا ہے: ایک ایسی خلاف ورزی جس کا سفارتی طور پر مقابلہ کیا جائے جبکہ حقائق پانی پر قائم کیے جائیں۔

دوسروں کے لیے اس کے کیا معنی ہیں مغربی شپنگ کمپنیوں اور یورپ کے لیے، آئس سلک روڈ محض ایک جغرافیائی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مسابقتی مسئلہ بھی ہے۔اگر چینی پرچم بردار جہاز ننگبو سے فیلکس ٹو تک تقریباً 18 سے 20 دن میں سفر مکمل کر سکتے ہیں، سویز کے راستے 40 دن کے مقابلے میں، تو یورپی درآمد کنندگان کو ایک تیز، سستا آپشن ملتا ہے مگر ایسا آپشن جو چینی-روسی شپنگ انفراسٹرکچر، انشورنس اور بندرگاہ کالوں پر تیزی سے انحصار کرتا ہے، جو اس انحصار کو مزید گہرا کرتا ہے جسے برسلز برسوں سے کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔خلیجی ریاستوں اور مصر کے لیے، ایک مستحکم آرکٹک متبادل سویز اور ہرمز سے حاصل ہونے والی طویل مدتی اسٹریٹیجک آمدنی کو کم کرتا ہے۔

ہندوستان کا سوال: ہندوستان کے لیے، داؤ زیادہ پیچیدہ ہیں۔نئی دہلی آرکٹک کے کھلنے میں محض تماشائی نہیں اس کا اپنا راستہ زیرِ تعمیر ہے، چنئی-ولادی ووستوک ایسٹرن میری ٹائم کوریڈور، جو 2024 سے فعال ہے، جو ہندوستانی بندرگاہوں اور روس کے مشرقِ بعید کے درمیان سفری وقت کو 40 دن سے زیادہ سے کم کر کے تقریباً 24 دن کر چکا ہے۔ہندوستان نے اس راستے کو خود این ایس آر سے جوڑنے کے لیے روس کے ساتھ نئے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں، روسی اداروں کے ذریعے بھارتی ملاحوں کو قطبی نیویگیشن کی تربیت دی ہے، مقامی طور پر چار آئس بریکر صلاحیت کے حامل بحری جہازوں کی تعمیر کا آرڈر دیا ہے، اور آرکٹک کونسل میں مبصر کے کردار کی خواہش ظاہر کی ہے۔یہی بات ہندوستان کے لیے موقع ہے۔علاقائی اسٹریٹیجک تجزیہ کاروں کے مطابق، نئی دہلی کی این ایس آر میں دلچسپی کا ایک واضح محرک اس راستے پر چینی تسلط کو روکنا ہے جو ہندوستان کی اپنی توانائی اور تجارتی سلامتی کے لیے ایک اہم شریان بن سکتا ہے خاص طور پر جب ہندوستان، چین کی طرح، روسی خام تیل اور کوئلے کی بڑھتی ہوئی مقدار درآمد کرتا ہے جو آرکٹک سے منسلک راستوں کے ذریعے تیزی سے منتقل ہو سکتی ہے۔مگر ہندوستان کو ایک حقیقی سامنا ہے: اس کے پاس چین جیسی جہاز سازی کی صلاحیت نہیں، اس کا آئس بریکر بیڑا ابھی زیرِ تعمیر ہے نہ کہ فعال، اور چنئی-ولادی ووستوک کوریڈور، اگرچہ حقیقی ہے، ابھی وہ ہفتہ وار، شیڈول شدہ، انشورنس شدہ کنٹینر سروس نہیں بنا جو سی لیجنڈ پہلے ہی قائم کر چکا ہے۔چین کی برتری کا مؤثر طور پر مقابلہ کرنے کے لیے، ہندوستان کو غالباً ایک ساتھ تین محاذوں پر آگے بڑھنا ہوگا: چنئی-ولادی ووستوک کوریڈور کو محض ایک دو طرفہ توانائی-تجارتی راستے کے بجائے این ایس آر کے ساتھ ایک حقیقی ملٹی موڈل رابطے میں تبدیل کرنا؛ چینی-روسی طرزِ عمل کے حتمی قواعد میں ڈھلنے سے پہلے آرکٹک گورننس کے معیارات کی تشکیل میں مدد کے لیے اپنی آرکٹک کونسل مبصر کی خواہشات اور کواڈ سے منسلک شراکت داریوں کا استعمال کرنا؛ اور ساگر مالا بندرگاہ جدید کاری اور مقامی آئس بریکر تعمیر کو معمول کے انفراسٹرکچر اخراجات کے بجائے اسٹریٹیجک ترجیحات کے طور پر برتنا۔ہندوستان، چین کی برتری کے مقابلے میں دوڑ نہیں جیت سکتا، مگر وہ اس بات کو یقینی بنا سکتا ہے کہ آرکٹک ایسا راستہ نہ بنے جہاں صرف بیجنگ شرائط طے کرے نہ ہندوستان کے لیے، نہ یورپ کے لیے، اور نہ ہی کسی اور کے لیے جسے بالآخر اس سے گزرنا ہو۔

☆☆☆

تعلیمی بحران اور جین زی کی بیداری کا خوف

عادل فراز
رابطہ: 7355488037

ہندوستان میں تعلیمی صورت حال ناگفتہ بہ ہے۔نیٹ جیسے امتحانات کے پرچے لیک ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ تعلیم کو سرمایہ داروں تک محدود کیا جا رہا ہے۔اگر غریب اور متوسط طبقہ بچوں کو اسکول ہی نہیں بھیج پائے گا تو وہ نیٹ جیسے امتحانات کی سطح تک کیسے پہنچیں گے؟ اس سے بھی زیادہ تشویش ناک معاملہ سرکاری اسکولوں کا تیزی سے بند یا کم ہونا ہے۔سرکاری ترجیحات میں تعلیم اور روزگار ہے ہی نہیں۔دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں عوام کا بنیادی حق تعلیم ہے۔بنیادی حق یعنی تعلیم پسماندہ اور غریب طبقات کی دسترس میں ہو۔بلکہ سرکار ان طبقات کے لئے بذات خود تعلیم کا بندوبست کرے۔مگر ہمارے یہاں اس کے بالکل برعکس ہے۔تعلیم نہ تو عام آدمی کی دسترس میں ہے اور نہ سرکاری ترجیحات میں شامل۔نجی اسکولوں کا تیزی سے کھلنا اور سرکاری اسکولوں کا بند ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ تعلیم تجارت میں بدل چکی ہے۔اسکولوں کی آمدنی سے لے کر، یونیفارم اور کتابوں کی خرید وفروخت پر کمیشن خوری کا بازار گرم ہے۔سرکاری اسکولوں میں بچوں کو مراعات دی جاتی ہیں مگر جب سرکاری اسکول ہی تیزی سے بند ہو رہے ہیں تو مراعات چہ معنی دارد؟ اکثر ابتدائی اسکولوں کی صورت حال بدتر ہے۔اگر کہیں اساتذہ ہیں تو بچے نہیں اور بچے ہیں تو اساتذہ کا اتا پتہ نہیں۔تعلیم بھی انتہائی غیر معیاری ہے جس بنا پر والدین اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں پڑھانے کو ترجیح نہیں دیتے۔دیہاتوں اور چھوٹے قصبات میں اسکول موجود ہیں مگر تعلیم کا فیصد بہت کم ہے۔چونکہ تعلیم کو تجارت بنانے میں سرکاریں بھی شامل ہیں لہٰذا سرکاری اسکولوں کی طرف توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب اسکول کم یا بند ہوتے جا رہے ہیں۔ہندوستان میں کئی دہائیوں تک اسکولی تعلیم کی پالیسی کا بنیادی مقصد محلہ جاتی اسکولوں کا قیام تھا کہ بچے گھر کے قریب تعلیم حاصل کر سکیں، تاہم اب صورت حال بدل رہی ہے۔چونکہ تعلیم مشترکہ فہرست (Concurrent List) میں شامل ہے، اس لیے کئی ریاستوں نے ایسے اسکولوں کو بند کرنے، ضم کرنے یا یکجا کرنے کی پالیسیاں اختیار کی ہیں۔اس صورت حال نے تعلیم تک بچوں کی رسائی کے حوالے سے تشویش پیدا کر دی ہے۔اتر پردیش میں یوگی سرکار مدرسوں کو بند کر کے وہاں عصری تعلیم کے مراکز قائم کرنے کی خواہش مند ہے۔جب کہ پہلے سے موجود سرکاری اسکولوں کی حالت اچھی نہیں اور تعلیمی فیصد بھی قابل ذکر نہیں ہے۔سوال یہ ہے کہ جب پہلے سے موجود سرکاری اسکولوں کو بہتر نہیں کیا جا سکا اور ان اسکولوں میں والدین اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہیں، تو پھر مدرسوں کو سرکاری اسکولوں میں بدل کر سرکار کیا حاصل کرنا چاہتی ہے؟

نیتی آیوگ کی تعلیمی رپورٹ کے تناظر میں سب سے پہلے کانگریس نے تعلیمی صورت حال پر سوال اٹھائے۔کانگریس نے ۱۴ اگست کو اس رپورٹ کے اہم نکات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر پیش کرکے تشویش ظاہر کی تھی۔رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک دہائی میں 94 ہزار سرکاری اسکول بند ہوئے جب کہ اس دوران غیر سرکاری اسکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔سرکاری اسکولوں میں بچوں کے داخلے کا فیصد گھٹا ہے اور نجی اسکولوں میں داخلے کا فیصد بڑھا ہے۔دیہی اسکولوں میں کبھی بیک وقت سو سے زائد بچے زیرِ تعلیم ہوتے تھے مگر اب وہاں بچوں کی تعداد روز بروز گھٹ رہی ہے، جس سے تعلیمی وسائل بھی متاثر ہو رہے ہیں۔اس تناظر میں ریاستوں نے چھوٹے اور کم سہولیات والے اسکولوں کو بڑے اور زیادہ سہولیات والے اسکولوں میں ضم کیا ہے، جس سے سرکاروں کو یہ کہنے کا جواز مل گیا کہ اسکول بند نہیں بلکہ ضم ہوئے ہیں۔راجیہ سبھا میں مارچ 2026 میں دیے گئے ایک جواب کے مطابق 2022-23 سے 2024-25 کے درمیان سرکاری اسکولوں میں طلبہ کی تعداد 62.13 کروڑ سے کم ہو کر 16.12 کروڑ رہ گئی، جبکہ نجی اسکولوں میں یہ تعداد 42.8 کروڑ سے بڑھ کر 59.9 کروڑ ہو گئی۔اس کے برعکس اساتذہ کی تعداد میں قابل ذکر اضافہ ہوا۔اسکولوں میں اساتذہ کی تعداد 2014-15 میں تقریباً 90 لاکھ تھی، جو 2024-25 میں بڑھ کر ایک کروڑ سے زیادہ ہو گئی۔اس کے باوجود یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بعض دیہی علاقوں میں اسکول ایک استاذ اور بہت کم بچوں کے دم پر چل رہے ہیں، جب کہ شہری علاقوں میں صورت حال قدرے بہتر ہے مگر وہاں بھی خوش آئند حالات نہیں۔

لوک سبھا میں 3 اگست 2026 کو وزارت تعلیم کے جواب میں واضح کیا گیا کہ اسکول کھولنے، بند کرنے اور Rationalisation (اسکولوں کی تعداد کو ضرورت کے مطابق منظم/ضم کرنے) کا اختیار متعلقہ ریاستی اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کے پاس ہے، کیونکہ تعلیم Concurrent List میں ہے۔حکومت کی جانب سے یہ اعداد وشمار ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ ٹی آر بالو کے ایک سوال کے جواب میں پیش کیے گئے۔انہوں نے دریافت کیا تھا کہ آیا طلبہ کی ناکافی تعداد کے باعث بڑی تعداد میں ابتدائی اسکول بند کیے گئے ہیں اور طلبہ کے اسکول چھوڑنے کے رجحان کو روکنے کے لیے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔تاہم، وزارت تعلیم نے یہ واضح نہیں کیا کہ ان میں سے کتنے اسکول دراصل طلبہ کی کمی کے باعث بند ہوئے۔وزارت نے صرف دونوں تعلیمی سالوں میں سرکاری ابتدائی اسکولوں کی مجموعی تعداد فراہم کی۔حکومت نے ایوان میں بتایا کہ گزشتہ پانچ سال میں اٹھارہ ہزار سات سو ستائیس اسکول بند ہوئے۔نیتی آیوگ کی رپورٹ تو اس سے بھی زیادہ تحیر کرتی ہے۔رپورٹ کہتی ہے کہ 2014-15 سے 2024-25 تک تقریباً 94000 اسکول کم ہوئے۔میگھالیہ میں سرکاری ابتدائی اسکولوں کی تعداد میں سب سے بڑی عددی کمی ریکارڈ کی گئی۔یہاں 1742 اسکول کم ہوئے۔اس کے بعد تلنگانہ میں سب سے زیادہ سرکاری اسکولوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔یہاں ابتدائی اسکولوں میں 9611 اسکول کم ہوئے۔آندھرا پردیش میں 4461، مدھیہ پردیش میں 1043، کرناٹک میں 615، مغربی بنگال میں 587، راجستھان میں 473 اور مہاراشٹر میں 357 سرکاری ابتدائی اسکول کم ہوئے۔ہماچل پردیش میں بھی 259 اسکولوں کی کمی ریکارڈ کی گئی، جبکہ آسام میں سرکاری ابتدائی اسکولوں کی تعداد 209 کم ہو گئی۔اتر پردیش، جہاں اب بھی سرکاری ابتدائی اسکولوں کا سب سے بڑا نیٹ ورک موجود ہے، یہاں گزشتہ دو سال میں 69 اسکول کم ہوئے۔البتہ گزشتہ پندرہ سالوں کے اعداد وشمار اس سے کہیں زیادہ ہیں۔بہار میں اسکولوں کی تعداد 803,66 سے بڑھ کر 915,66 ہو گئی، جبکہ چھتیس گڑھ میں 836,43 سے بڑھ کر 853,43 ہو گئی۔جموں و کشمیر، پڈوچیری اور انڈمان ونکوبار جزائر میں سرکاری ابتدائی اسکولوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔مذکورہ اعداد وشمار سے ہندوستان میں تعلیمی نظام کی بدتر صورت حال کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔اس کے باوجود طلبہ اس نظام میں شفافیت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔البتہ ان کا مطالبہ محدود لیکن وہ حق بجانب ہیں۔ہندوستان کا اصل مسئلہ نیٹ پیپر کا لیک ہونا نہیں بلکہ تعلیمی نظام پر مافیاؤں کا تسلط ہے۔جین زی جب تک اس حقیقت کو باور نہیں کریں گے تب تک مسائل حل نہیں ہو سکتے۔احتجاج کا مقصد وزیرِ تعلیم کے استعفے تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ تعلیمی نظام میں شفافیت کے مطالبے کو پوری توانائی کے ساتھ اٹھانا چاہیے۔جب تک بنیادی تعلیمی مشکلات کا حل نہیں ہوگا تب تک نیٹ پیپر لیک جیسے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔دوسرے یہ کہ اس وقت تعلیم اور تعلیمی نصاب آر ایس ایس کے ایجنڈے کے مطابق ہے، لہٰذا اس میں زیادہ تغیر وتبدل اور خوش آئند امکانات کی گنجائش نہیں ہے۔سنگھ تعلیم یافتہ سماج کے بجائے اپنے تربیت یافتہ افراد کا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے، جس کے لئے اس کا اپنا تعلیمی ڈھانچہ بھی موجود ہے۔نصاب میں تبدیلی کا مقصد بڑے ہدف کی طرف پیش قدمی ہے، جس کے ثمرات بہت جلد نظر آئیں گے۔اگر جین زی آر ایس ایس کے مقصد کو سمجھنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو بہتر مستقبل اور بدلاؤ کی امید کی جا سکتی ہے۔کیونکہ جنتر منتر پر ہوئے طلبہ کے احتجاج میں ہم نے ایسے طلبہ کو آر ایس ایس کے خلاف باتیں کرتے ہوئے سنا جن کے گھروں میں آر ایس ایس کے رکن موجود ہیں۔جین زی کی اسی بیداری نے سنگھ کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔اسی بنا پر موہن بھاگوت نے جی زی تحریک کی حمایت کرکے انہیں خود سے قریب کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس بار حالات مختلف ہیں۔جین زی کی بیداری اور ہر سمت سے اٹھتی ہوئی شفافیت کے مطالبوں نے سرکار اور سنگھ کو پریشان کر دیا ہے۔جین زی کا خوف سرکار میں بھی نظر آ رہا ہے اور سنگھ میں بھی۔دیکھتے ہیں کیا موہن بھاگوت اور وزیر اعظم مودی جین زی کی اس بیداری پر مسلط ہونے میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔کیونکہ ان کی راہ میں راہل گاندھی بھی کھڑے ہیں جو جین زی تحریک کو کامیابی کے ساتھ اپنے حق میں موڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔بہر حال! آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا!

☆☆☆

چانکیہ، خوف اور نئی نسل، امیت شاہ کی سیاست کا بدلتا ہوا سوال

ڈاکٹر اسد اللہ خان

(دوسری و آخری قسط)

پارلیمنٹ سے غائب یا ایوان سے؟ یہاں اب سوال محض سیاسی الزام کا نہیں، ایک عجیب پارلیمانی حقیقت کا ہے۔امیت شاہ نے خود ۱۲ اگست کو بتایا کہ وہ سیشن کے آغاز سے باقاعدگی سے پارلیمنٹ آتے رہے اور اپنے چیمبر میں بیٹھتے رہے۔اگر ایسا تھا تو اپوزیشن کا سوال اور زیادہ معنی خیز ہو جاتا ہے: وزیرِ داخلہ پارلیمنٹ میں موجود تھے تو ایوان میں کیوں نہیں تھے؟ جس وقت حزبِ اختلاف طلبہ پر پولیس کارروائی کے بارے میں ان سے جواب مانگ رہی تھی، اس وقت مسئلہ ان کی دہلی میں موجودگی یا پارلیمنٹ کی عمارت تک آمد کا نہیں تھا؛ مسئلہ اس ایوان کے سامنے حاضر ہونے کا تھا جس کے سامنے ایک وزیر آئینی اور سیاسی طور پر جواب دہ ہوتا ہے۔

شاہ کا جواب یہ تھا کہ جب حزبِ اختلاف کارروائی چلنے ہی نہیں دے رہی تو ایوان کے اندر جانے کا فائدہ کیا ہے۔بعد میں انہوں نے بحث کی پیش کش بھی کی، یہاں تک کہا کہ وہ چوبیس گھنٹے تک بیٹھنے، سوال سننے اور جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔حکومت کے نقطۂ نظر سے یہ ایک معقول دفاع تھا: اگر ایوان چلنے نہیں دیا جائے گا تو جواب کیسے دیا جائے؟ مگر اپوزیشن کا سوال اس سے مختلف تھا: اگر وزیرِ داخلہ کئی دن سے اسی عمارت میں اپنے چیمبر میں موجود تھے تو وہ پہلے ہی ایوان میں آ کر اپنا بیان کیوں نہ دے سکے؟ یوں تنازع ''وہ کہاں تھے؟'' سے آگے بڑھ کر ''وہ کہاں جواب دے رہے تھے؟'' کا تنازع بن گیا۔اور پھر آخری دن ایک ایسا منظر سامنے آیا جس نے اس سوال کو ختم کرنے کے بجائے اور نمایاں کر دیا۔۱۳ اگست کو وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیرِ داخلہ امیت شاہ دونوں لوک سبھا میں موجود تھے۔مگر ایوان کی آخری نشست صرف چند منٹ چلی۔وندے ماترم کے چھ بند پیش ہوئے، اپوزیشن کی جانب سے نعرے بلند ہوئے، اور اسپیکر نے ایوان کو غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا۔معمول کے مطابق سیشن کی کارکردگی، مباحث اور حاصل کا جائزہ لینے والا اسپیکر کا روایتی اختتامی خطاب بھی نہیں ہوا۔یہاں ایک محتاط قلم کو یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کہ اجلاس اسی لیے جلد ختم کیا گیا تاکہ کسی کو جواب دینے سے بچایا جا سکے؛ اس نیت کا کوئی قطعی ثبوت ہمارے سامنے نہیں۔لیکن جمہوری سیاست صرف نیت سے نہیں، منظر اور اس کے پیدا کردہ سوال سے بھی بنتی ہے۔اور منظر غیر معمولی تھا: جس وزیرِ داخلہ کی ایوان میں موجودگی کا مطالبہ کئی دن سے کیا جا رہا تھا، وہ آخری دن ایوان میں موجود تھے؛ اپوزیشن کے سوال بھی موجود تھے؛ مگر ایوان چند منٹ میں ختم ہو گیا۔تب سوال ناگزیر ہو جاتا ہے: جس شخص نے ایک دن پہلے چوبیس گھنٹے تک سوال سننے کی آمادگی ظاہر کی تھی، اگلے دن جب وہ ایوان میں موجود تھا تو جمہوریت کو اس کے جواب سننے کے لیے چند گھنٹے تو درکنار، چند منٹ سے زیادہ کیوں نہ مل سکے؟ ممکن ہے اس کی ذمہ داری حکومت پر ہو، ممکن ہے مسلسل ہنگامہ آرائی کرنے والی حزبِ اختلاف پر، اور ممکن ہے پارلیمانی تعطل کی پوری سیاست پر۔مگر ایک حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے: پارلیمنٹ کی عمارت میں موجود ہونا اور پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہونا ایک ہی چیز نہیں۔جمہوریت میں وزیر کا چیمبر اس کی موجودگی ثابت کر سکتا ہے؛ اس کی جواب دہی نہیں۔جواب دہی کی اصل جگہ ایوان ہے۔اور تاریخ آخر کار یہی نہیں پوچھتی کہ اقتدار کہاں بیٹھا تھا۔وہ یہ پوچھتی ہے کہ جب سوال سامنے کھڑے تھے، اقتدار جواب دینے کے لیے کہاں کھڑا تھا؟ یہ فرق معمولی نہیں۔جمہوری تنقید اسی وقت اخلاقی قوت رکھتی ہے جب وہ مخالف کے خلاف بھی حقیقت کو مسخ نہ کرے۔اگر ہم اقتدار سے سچ کا مطالبہ کرتے ہیں تو حزبِ اختلاف اور قلم دونوں کو بھی سچ کا پابند ہونا ہوگا۔البتہ حکومت سے ایک بڑا سوال پھر بھی باقی رہتا ہے، جب ملک کے لاکھوں نوجوان امتحان، روزگار اور اپنے مستقبل کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہوں تو پارلیمانی ضابطے کی تکنیکی فتح کافی ہے، یا سیاسی قیادت کو ان کے اضطراب کا براہِ راست اخلاقی جواب بھی دینا چاہیے؟ یہی اصل سوال ہے۔نوجوان وزیرِ داخلہ سے کیا پوچھ رہا ہے؟ شاید جین زی امیت شاہ سے صرف یہ نہیں پوچھ رہی کہ پولیس نے کیا کیا۔وہ ریاست سے ایک بنیادی سوال پوچھ رہی ہے۔میری محنت کی ضمانت کون دے گا؟

ایک نوجوان برسوں پڑھتا ہے۔والدین اپنی آمدنی کا بڑا حصہ تعلیم پر خرچ کرتے ہیں۔بچہ کوچنگ، امتحان، فارم، سفر، مقابلہ اور مسلسل ذہنی دباؤ سے گزرتا ہے۔اور پھر ایک پیپر لیک اس کے پورے تصورِ انصاف کو توڑ دیتا ہے۔یہ محض امتحان کی بے ضابطگی نہیں۔یہ ریاست اور نوجوان کے درمیان اعتماد کے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ایک غیر مساوی معاشرے میں مقابلہ جاتی امتحانات غریب اور متوسط طبقے کے بچے کے لیے شاید آخری جگہ ہے جہاں وہ یہ امید لے کر جاتا ہے کہ اس کے والد کا نام، گھر کا رقبہ، ذات، سیاسی رسائی اور بینک بیلنس دروازے کے باہر رہ جائیں گے۔اگر وہ دروازہ بھی مشکوک ہو جائے تو نوجوان صرف امتحان سے ناراض نہیں ہوتا۔وہ نظام کے اخلاقی جواز پر سوال اٹھاتا ہے۔اور یہی وہ سوال ہے جس کا جواب پولیس نہیں دے سکتی۔یہ جواب وزیرِ تعلیم سے بڑا ہے۔وزیرِ داخلہ سے بڑا ہے۔حتیٰ کہ وزیر اعظم سے بھی بڑا۔اس کا جواب صرف ایک معتبر نظام دے سکتا ہے۔چانکیہ کی مشکل: امیت شاہ کی سیاست کی سب سے بڑی خوبی شاید یہی تھی کہ وہ انسانی گروہوں کو انتخابی زمرے پڑھنے میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ذات، علاقہ، بوتھ، برادری، مقامی قیادت، ناراضی، امیدوار، ٹرن آؤٹ زمرے۔مگر پر جین زی ایک نئی پیچیدگی پیش کرتی ہے۔اس کی شناختیں سیال ہیں۔ایک نوجوان مذہبی بھی ہو سکتا ہے اور حکومت کا ناقد بھی۔قوم پرست بھی اور بے روزگاری پر ناراض بھی۔کسی جماعت کا ووٹر بھی اور اسی جماعت کا میمز بنانے والا بھی۔اپوزیشن سے متاثر بھی اور اپوزیشن پر بداعتماد بھی۔یہ نسل سیاسی وفاداری کو وراثت کے طور پر قبول کرنے کی پابند نہیں۔یہی وجہ ہے کہ آنے والی سیاست میں بوتھ مینیجمنٹ ضروری تو رہے گا، کافی نہیں رہے گا۔نئی نسل کو سنبھالنے سے پہلے اسے سمجھنا پڑے گا۔یہ تبدیلی صرف امیت شاہ کے لیے نہیں؛ ہندوستان کی ہر سیاسی جماعت کے لیے انتباہ ہے۔

کیا امیت شاہ کا زوال شروع ہو گیا ہے؟ فی الحال امیت شاہ کے سیاسی زوال کا فیصلہ صادر کر دینا یقیناً قبل از وقت ہوگا۔۲۰۲۶ء میں بھی وہ مرکزی وزیرِ داخلہ ہیں اور حکومت و بی جے پی کے طاقت ور ترین رہنماؤں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ایک احتجاج، ایک پارلیمانی تعطل یا چند ہفتوں کی شدید تنقید کسی طویل سیاسی سفر کے اختتام کا ثبوت نہیں بن سکتی۔مگر سوال شاید یہ بھی نہیں کہ امیت شاہ ختم ہو رہے ہیں یا نہیں؛ اصل سوال خود امیت شاہ سے ہے: کیا وہ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ ہندوستان بدل رہا ہے جس پر ان کی سیاسی حکمتِ عملی نے ایک دہائی تک غیر معمولی اثر قائم رکھا؟ کیا عہدہ آج بھی وہی ہے مگر اس عہدے سے پیدا ہونے والی ہیبت بدل رہی ہے؟ کیا طاقت ان کے ہاتھ میں بدستور موجود ہے مگر طاقت کے ناقابلِ مزاحمت ہونے کا تصور کمزور پڑ رہا ہے؟ اور اگر نئی نسل اب نام، منصب اور سیاسی شہرت سے مرعوب ہونے کے بجائے سوال کرنے لگی ہے تو چانکیہ کے لیے اگلا امتحان کسی مخالف کو شکست دینا نہیں، بلکہ شاید اس سوال کا جواب دینا ہے: کیا وہ بدلتے ہوئے ہندوستان کو بھی اتنی ہی خوبی سے پڑھ سکتے ہیں، جتنی مہارت سے انہوں نے اب تک انتخابی ہندوستان کو پڑھا تھا؟ لیکن ایک تبدیلی ضرور دکھائی دیتی ہے۔ناقابلِ شکست ہونے کا تصور کمزور ہو سکتا ہے، خواہ طاقت ابھی کمزور نہ ہوئی ہو۔اور سیاست میں تصور کا بدلنا معمولی واقعہ نہیں۔اقتدار کے دو ستون ہوتے ہیں۔ایک حقیقی طاقت۔دوسرا اس طاقت کے ناقابلِ مزاحمت ہونے کا یقین۔دوسرا ستون ہلنے لگے تو پہلا ستون اپنی جگہ ہونے کے باوجود پہلے جیسا دکھائی نہیں دیتا۔اب کس کو ڈرنا چاہیے؟ شاید اس سوال کا جواب کسی ایک شخص یا جماعت کا نام نہیں۔جمہوریت میں سب کو ایک چیز سے ڈرنا چاہیے۔جواب دہی کے خاتمے سے۔حکومت کو اس دن سے ڈرنا چاہیے جب نوجوان اس پر اعتماد کرنا چھوڑ دے۔اپوزیشن کو اس دن سے ڈرنا چاہیے جب وہ نوجوان کے غصے کو اپنے ووٹ میں تبدیل کرنے کی کوشش کرے مگر اس کے سوالوں کا متبادل جواب نہ دے سکے۔میڈیا کو اس دن سے ڈرنا چاہیے جب نوجوان خبر کے لیے صحافت کے بجائے صرف الگورتھم پر اعتماد کرے۔نوجوان کو بھی اس دن سے ڈرنا چاہیے جب غصہ تحقیق کی جگہ لے لے، میمز، دلیل کی جگہ، اور وائرل ہونا سچ ہونے کی سند بن جائے۔اور ریاست کو سب سے زیادہ اس دن سے ڈرنا چاہیے جب شہری خوف کی وجہ سے خاموش نہ ہو بلکہ مایوسی کی وجہ سے خاموش ہو جائے۔خوف زدہ شہری کبھی نہ کبھی بول سکتا ہے۔مایوس شہری نظام سے اپنا تعلق ہی توڑ دیتا ہے۔کیا امیت شاہ اگلی نسل میں متعلق رہیں گے؟ یہ سوال عمر کا نہیں، سیاست کے ارتقا کا ہے۔امت شاہ اگلی نسل کے لیے کتنے متعلق رہیں گے۔اس کا فیصلہ ان کی موجودہ طاقت نہیں کرے گی۔فیصلہ اس بات سے ہوگا کہ وہ اپنی سیاست کو کنٹرول سے مکالمے، انتخابی حساب کتاب سے امیدوں اور امنگوں کی سیاست، اور مخالف کو شکست دینے سے شہری کو قائل کرنے کی طرف کس حد تک منتقل کر سکتے ہیں۔

چانکیہ کی ذہانت صرف دشمن کو شکست دینے میں نہیں تھی؛ ریاست کو سمجھنے میں تھی۔اگر ''چانکیہ'' کا لقب واقعی معنی رکھتا ہے تو اس کا اگلا امتحان انتخاب جیتنا نہیں۔بدلتے ہوئے ہندوستان کو پڑھنا ہے۔۲۰۱۴ کا ہندوستان اور ۲۰۲۶ کا ہندوستان ایک نہیں۔اس دوران ایک پوری نسل سیاسی بلوغت کی عمر میں داخل ہو چکی ہے۔اس کے ہاتھ میں ووٹر کارڈ بھی ہے اور اسمارٹ فون بھی۔وہ تقریر سنتی بھی ہے اور ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے حقائق کا پتہ بھی لگاتی ہے۔وہ متاثر بھی ہوتی ہے اور مذاق بھی اڑاتی ہے۔اور سب سے اہم بات، وہ طاقت کو فطری حق تسلیم نہیں کرتی۔

خوف کا الٹا سفر: ہندوستانی سیاست میں شاید سب سے دلچسپ تبدیلی یہ نہیں کہ کون اقتدار میں ہے۔دلچسپ تبدیلی یہ ہے کہ کون کس سے سوال کرنے کی جرأت رکھتا ہے۔طاقت کا پرانا تصور کہتا تھا، شہری حکومت سے ڈرے۔جمہوریت کا تصور کہتا ہے۔حکومت شہری کے اعتماد کھونے سے ڈرے۔ان دونوں جملوں کے درمیان پورا آئین کھڑا ہے۔امیت شاہ ہندوستانی سیاست کے ایک غیر معمولی باب کا نام ہیں۔انہیں محض ولن بنا دینا اتنا ہی سطحی ہوگا جتنا انہیں ناقابلِ خطا سیاسی نابغہ سمجھ لینا۔ان کی تنظیمی صلاحیت، انتخابی کامیابیاں اور اقتدار کے ڈھانچے کو سمجھنے کی قابلیت سے انکار تاریخ سے انکار ہوگا۔اسی طرح ان کے گرد پیدا ہونے والے طاقت، مرکزیت، ادارہ جاتی خود مختاری اور خوف کے سوالات کو محض مخالفین کا پروپیگنڈا کہہ کر رد کر دینا بھی سنجیدہ جمہوری مطالعہ نہیں ہوگا۔اصل سوال امیت شاہ نہیں ہیں۔اصل سوال طاقت اور شہری کے تعلق کا ہے۔اور شاید جین زی اسی تعلق کی گرامر بدل رہی ہے۔اس نسل کو کامل سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے۔اس کے پاس معلومات بہت ہیں، علم ہمیشہ نہیں؛ رفتار بہت ہے، تحمل ہمیشہ نہیں؛ غصہ بہت ہے، متبادل ہمیشہ نہیں۔مگر تاریخ میں نسلوں کی اہمیت ان کے کامل ہونے سے نہیں بنتی۔کبھی کبھی ایک نسل صرف ایک کام کرتی ہے۔وہ ایسا سوال بلند آواز میں پوچھ دیتی ہے جسے پچھلی نسل سرگوشی میں پوچھتی تھی۔یہیں خوف کی نفسیات ٹوٹنا شروع ہوتی ہے۔جب پہلا آدمی سوال کرتا ہے تو وہ بہادر کہلاتا ہے۔جب ہزار لوگ وہی سوال پوچھتے ہیں تو وہ احتجاج بن جاتا ہے۔اور جب ایک پوری نسل پوچھنے لگے تو مسئلہ سوال کرنے والوں کا نہیں رہتا پھر جواب دینے والوں کا وقت شروع ہوتا ہے۔

☆☆☆

محبت رسول ﷺ پر شبہات پھیلانے کی سازش

مفتی غلام رسول اسماعیلی
استاذ مرکزی ادارہ شرعیہ، پٹنہ
رابطہ:9572161137

محبت رسول اکرم ﷺ ایمان کی روح، دین کی اساس اور مسلمان کی زندگی کا سب سے مقدس سرمایہ ہے اور محبت رسول ﷺ میں ہر طرح کا جائز جشن منانا امر مستحسن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ ربیع النور شریف میں اہل ایمان ولادت رسول ﷺ کا جشن مناتے ہیں۔ تمام اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل کا انعقاد وغیرہ کرتے چلے آرہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت کرتے رہیں گے۔ ایک مضمون ”محبت رسول کا جھوٹا دعوی کرنے والوں کی تصویر دیکھئے“ شائع ہوا جس میں قرآن پاک کی مقدس آیتوں کو بنیاد بنا کر اسکی غلط تشریح کرکے حضور ﷺ کی شان بے مثالی میں گستاخانہ جملے استعمال کرنا، مسلمانوں کے معمولات کو کفار کے طریقوں سے تشبیہ دینا، حیات النبی ﷺ اور حیات الانبیاء، علم غیب مصطفی ﷺ کا قرآن کی آڑ میں انکار کر عوام کو شبہات میں ڈالنا، علمائے کرام اور دینی پیشواؤں کی گستاخی کرنا اور عام مسلمانوں کے دل میں موجود محبت رسول ﷺ کا فیصلہ کرنا یہ سب کوئی معمولی بات نہیں یہ سب ایسے دعوے ہیں جو کسی بھی مسلمان کی عزت، ایمان، عقیدہ اور دینی حیثیت کو متاثر کرسکتا ہے۔ تعجب تو اس بات پر ہے کہ قرآن و حدیث کے مقدس حوالوں کو بنیاد بنا کر عوام الناس کو شبہات میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی، لیکن جب ان کے استدلال کو علمی میزان پر تولا تو معلوم ہوا کہ آیات و احادیث اپنی جگہ درست، مگر ان کا اطلاق اور نتیجہ اخذ کرنے کا طریقہ انتہائی کمزور، تفاسیر و سیر سے ناواقفی اور خود اس کے ابطالیت اور ایمان فروشی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کا مرکزی مضمون یہ تھا کہ ربیع الاول کا مقدس مہینہ قریب آتے ہی مسلمان جشن ولادت رسول ﷺ مناتے ہیں، محافل میلاد منعقد کرتے ہیں، درود و سلام پڑھتے ہیں، فاتحہ و ایصال ثواب کرتے ہیں، مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں، مگر قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ اس اعتراض میں بظاہر اصلاح کا رنگ ہے، لیکن غور کیا جائے تو اس میں ایک خطرناک مغالطہ پوشیدہ ہے کسی عمل کرنے والے کے ممکنہ قصور کو بنیاد بنا کر خود اس نیک عمل کو ہی باطل قرار دینا۔ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے مگر معاملات میں کمزور ہے، تو کیا نماز غلط ہوگئی؟ اگر کوئی روزہ رکھتا ہے مگر کسی دوسرے گناہ میں مبتلا ہے، تو کیا روزہ بے معنی ہوگیا؟ اگر کوئی صدقہ کرتا ہے مگر اس کے کردار میں کمزوری ہے، تو کیا صدقہ بھی ناجائز قرار پائے گا؟ ہرگز نہیں! انسان کی کوتاہی کا حساب الگ ہے اور کسی جائز نیک عمل کا شرعی حکم الگ۔ شائع کردہ مضمون میں متعدد قرآنی آیات اور منافقین و منکرین کے احوال کا ذکر کرکے شان انبیاء میں گستاخیاں موجودہ مسلمانوں کے بعض طبقات پر سخت الزامات عائد کرنے کی کوشش کی گئی ہیں یہاں بنیادی اصول سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کی کسی آیت کو اس کے سیاق و سباق سے کاٹ کر ہر مخالف فرد یا جماعت پر چسپاں کرنا علمی طریقہ نہیں۔ منافقین کے بارے میں نازل ہونے والی آیات، کفار کے بارے میں وارد وعیدیں اور کسی مخصوص واقعے کے متعلق نازل شدہ آیات کو بلا دلیل موجودہ مسلمانوں کے افراد پر منطبق کرنا انتہائی غیر ذمہ دارانہ عمل ہے۔ اختلاف مسلک، اختلاف رائے یا کسی عمل پر اعتراض اپنی جگہ لیکن کسی مسلمان کو منافق، بے ایمان یا محبت رسول ﷺ سے خالی قرار دینا الگ اور نہایت سنگین دعویٰ ہے۔ قرآن مجید نے محبت رسول ﷺ کو محض ایک جذباتی دعویٰ نہیں رہنے دیا بلکہ اسے ایمان کے بنیادی تقاضوں سے جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ کنزالایمان) اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ (البقرۃ:۱۶۵) اور قرآن پاک نے اتباع رسول ﷺ کو محبت الٰہی کی علامت قرار دیا اور ارشاد فرمایا: (ترجمہ کنزالایمان) اے محبوب تم فرمادو کہ لوگوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاو اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آل عمران:۳۱) یہ آیت کریمہ ایک بنیادی اصول واضح کرتی ہے کہ محبت کا تقاضا اتباع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (متفق علیہ)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت رسول ﷺ ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ پھر اس محبت کا عملی تقاضا آپ ﷺ کی اطاعت و اتباع ہے۔

ہم اس اصول سے پوری طرح متفق ہیں کہ محبت رسول ﷺ کا تقاضا اتباع رسول ﷺ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اتباع کا مطلب محبت، تعظیم، درود و سلام، ذکر ولادت، سیرت بیان کرنے اور رسول اکرم ﷺ کی عظمت و رفعت کا تذکرہ کرنے سے بے نیاز ہونا ہے؟ ہرگز نہیں! لہٰذا صحیح مؤقف یہ ہے کہ میلاد بھی ہو، درود بھی ہو، ذکر بھی ہو اور ساتھ ہی شریعت پر عمل بھی ہو۔ یہیں پر اصل مغالطہ پیدا کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر محبت رسول ﷺ ہے تو صرف قرآن و سنت پر عمل کرو، محفل، نعت، درود، سلام، سیرت کا بیان اور ولادت باسعادت کا ذکر کیوں؟ یہ سوال خود قرآن و سنت کے عمومی اصولوں سے ٹکراتا ہے۔ قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کے ذکر، تعظیم اور مقام و مرتبہ کو بار بار بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ کنزالایمان) اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کردیا (الم شرح:۴) جب اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب ﷺ کا ذکر بلند فرماتا ہے تو مسلمان اپنے محبوب نبی ﷺ کی ولادت، سیرت، اخلاق، شمائل، معجزات اور تعلیمات کا ذکر کرکے محبت کا اظہار کرے تو اسے محض "تماشا" کہہ دینا انصاف نہیں نرا جہالت و گمراہی ہے۔ خوشی منانا قرآن کے مزاج کے خلاف نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ کنزالایمان) تم فرماو اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دن دولت سے بہتر ہے (یونس:۵۸) اور رسول اللہ ﷺ پوری انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے لہٰذا رسول رحمت ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی، شکر، درود و سلام اور سیرت کا بیان اسلامی جذبات کے عین مطابق ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی خلاف شرع امر شامل نہ ہو۔

محبت اور اتباع ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل ہیں۔ محبت اتباع کو جنم دیتی ہے اور اتباع محبت کو مضبوط کرتی ہے۔ جو واقعی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے وہ سنت کو اپنانے کی کوشش کرے گا، اور جو سنت کو اپناتا ہے اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت بڑھتی جائے گی۔ لہٰذا دوسروں کے جذبات کو جھوٹا قرار دینے کے بجائے انہیں محبت کے ساتھ سنت کی طرف بلانا چاہیے۔

مسلمانوں میں فقہی، فکری اور مسلکی اختلافات صدیوں سے موجود رہے ہیں۔ ہر اختلاف کو ایمان و محبت کا مسئلہ بنا دینا درست نہیں۔ اگر کسی مسئلے میں کسی جماعت یا فرد سے اختلاف ہے تو دلیل سے اختلاف کیا جائے۔ اگر کسی عمل کو غیر درست سمجھتے ہیں تو اس کی علمی تردید کی جائے۔ اگر کسی عقیدے پر اعتراض ہے تو قرآن و سنت اور معتبر کتب عقائد سے گفتگو کی جائے۔ لیکن یہ کہ قرآن پاک اور احادیث رسول ﷺ کی غلط تشریح کرکے عوام کو شبہات میں ڈالنا گمراہ ہونے کے ساتھ گمراہی گری بھی ہے۔ اگر محبت رسول ﷺ کا معیار اتباعِ سنت ہے تو پھر سوال صرف دوسروں سے کیوں؟ کیا ہم نے اپنی نمازوں کا جائزہ لیا؟ کیا ہمارے معاملات سنت کے مطابق ہیں؟ کیا ہماری زبان غیبت، تہمت، بدگمانی اور دل آزاری سے محفوظ ہے؟ کیا ہم اپنے مخالفین کے ساتھ عدل کرتے ہیں؟ کیا ہم کسی مسلمان کی عزت پامال کرتے وقت رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو یاد رکھتے ہیں؟ کیا ہم نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنے اخلاق کو سنوار رہے ہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو دوسروں کے دعوائے محبت پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا زیادہ ضروری ہے۔ صرف آیات و احادیث نقل کردینے سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ جن افراد پر وہ آیات چسپاں کی جارہی ہیں وہ لازماً انہی آیات کے مصداق بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت نہ کسی ایک مدرسے کی ملکیت ہے، نہ کسی ایک جماعت کی، نہ کسی ایک تنظیم کی۔ دنیا بھر کا ہر مسلمان اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے کسی کے اظہار کا انداز مختلف ہوسکتا ہے، کسی کی زبان مختلف ہوسکتی ہے، کسی کا فقہی طریقہ مختلف ہوسکتا ہے، لیکن صرف اس بنیاد پر اس کے دل سے محبت رسول ﷺ نکال دینا انتہائی خطرناک رویہ ہے۔ محبت مصطفیٰ ﷺ دلوں کو جوڑنے کا نام ہے، شبہات اور انتشار پھیلانے کا نہیں۔ کسی مسلمان کی انفرادی کوتاہی کو بنیاد بنا کر ذکر رسول ﷺ، درود و سلام یا سیرت کی محفل کو ہی نشانہ بنانا علمی انصاف نہیں۔ اصل سوال اعتراض کرنے والوں سے اگر کسی کو مسلمانوں کی اصلاح مطلوب ہے تو ہم بھی کہیں گے: آیئے نماز کی پابندی کی دعوت دیجیے۔ آیئے سود سے بچنے کی دعوت دیجیے۔ آیئے جھوٹ، غیبت، دھوکا اور ظلم کے خلاف آواز اٹھایئے۔ لیکن محبت رسول ﷺ کے اظہار کو ہی تماشا قرار دینا اصلاح نہیں، بلکہ اصلاح کے نام پر ایک مقدس جذبے کو مشکوک بنانا ہے۔

معمولات اہلسنت کو شعار کفار کہنا آسان ہے لیکن دلیل سے ثابت کرنا بڑا مشکل ہے کسی عمل کو کفار کا طریقہ کہنا ہے تو معتبر حوالہ پیش کیجیے، یہ ثابت کیجیے کہ وہ کفار کا مخصوص مذہبی شعار ہے، اور پھر یہ بھی ثابت کیجیے کہ اہلِ سنت کا مذکورہ عمل اسی مخصوص شعار کی نقالی یا تعظیم کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ ورنہ محض مماثلت کی بنیاد پر ایسے سنگین احکام لگانا نہ علمی انصاف ہے، نہ فقہی بصیرت اور نہ ہی اختلافِ امت کا مہذب طریقہ۔ اختلاف کیجیے، مگر دلیل کے ساتھ، تنقید کیجیے، مگر انصاف کے ساتھ؛ اور کسی مسلمان کے معمول کو کفار سے جوڑنے سے پہلے اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس ضرور رکھیے۔

کیونکہ کسی مسلمان کے عمل کو کفار کے طریقے سے تشبیہ دینا صرف ایک جملہ نہیں؛ اس کے پیچھے ایک شرعی حکم اور دینی نسبت کا مفہوم پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے دعوے میں زبان سے پہلے علم، جذبات سے پہلے تحقیق اور الزام سے پہلے دلیل ضروری ہے۔ انہوں نے اپنے مضمون میں قرآنی آیات پیش کرکے حیات النبی ﷺ اور علم غیب مصطفی ﷺ کا صاف انکار کردیا انہیں جاننا چاہیئے کہ تمام انبیائے کرام اور خصوصا حبیب کردگار محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حیات پر امت کا اجماع رہا ہے اور علمائے امت نے اس موضوع پر مستقل رسائل تحریر فرمائے ہیں، بلکہ بذات خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے بعد حیات کا اور مٹی کا اجساد انبیاء کو نہ کھانے کا ذکر فرمایا۔ وفات کے بعد حیات انبیاء کرام پر بکثرت آیات، احادیث اور اقوال علماء موجود ہیں، جن میں سے فقط چند ایک درج ذیل ہیں۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت پر آیات و تفاسیر: اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ کنزالعرفان: ”اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔“ (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 154) مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ترجمہ: موت محض نابُود ہونے کا نام نہیں، بلکہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ شہداء اپنے قتل اور موت کے بعد زندہ ہوتے ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں، شاد و مسرور ہوتے ہیں اور یہی دنیا میں زندوں کی صفت ہے اور جب شہداء کا یہ حال ہے، تو انبیاء علیہم السلام زندہ ہونے میں ان سے بڑھ کر ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ سے صحیح حدیث میں مروی ہے: ”بے شک زمین انبیاء علیہم السلام کے اَجسام کو نہیں کھاتی اور بے شک نبی کریم ﷺ بیت المقدس اور آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جمع ہوئے، بالخصوص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ج 1 ص 459، 460، مطبوعہ ریاض)

مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ترجمہ: بلکہ انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے اور اس کے آثار خارج میں زیادہ ظاہر ہیں، یہاں تک کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی ان کی ازواج سے نکاح کرنا، جائز نہیں، برخلاف شہید کے (کیونکہ شہید کی وفات کے بعد اس کی بیوہ سے نکاح جائز ہے) ۔ (تفسیر مظہری، سورۃ البقرۃ، ج 1، ص 152، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ترجمہ: ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دیگر (سارے) انبیائے کرام کی حیات سے زیادہ اکمل واتم ہے۔ (تفسیر روح المعانی، سورۃ الاحزاب، ج 11، ص 216، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

تفسیر روح البیان میں ہے: ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی زندگی حقیقت میں ہمیشگی والی زندگی ہوتی ہے (اور) موتِ صوری ان کی زندگی کو ختم نہیں کرتی، کیونکہ موتِ صوری روحوں کے جسموں سے جدا ہونے کی وجہ سے جسموں پر طاری ہوتی ہے، جبکہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو زمین نہیں کھاتی، تو انبیائے کرام علیہم السلام اجسام کے لحاظ سے زندہ لوگوں کے درجہ میں ہوئے۔ (تفسیر روح البیان، ج 8، ص 418، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ”اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مُردہ نہ خیال کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔“ (پارہ 4، سورہ آل عمران، آیت 169) اس آیت کے تحت علامہ ابن رجب دمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ترجمہ: بلاشبہ انبیاء علیہم السلام کی زندگی شہداء کی زندگی سے زیادہ کامل ہے، لہٰذا (انبیاء علیہ السلام کی ظاہری وفات کے بعد) انبیاء علیہم السلام کو زندہ لوگوں والا حکم ہی شامل ہوگا۔ (تفسیر ابن رجب، ج 1، ص 269) حیات النبی ﷺ کے ثبوت پر احادیث: سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن کبریٰ للبیہقی، سنن کبریٰ للنسائی، مسند احمد بن حنبل، مصنف ابن ابی شیبہ، اور صحیح ابن حبان اور تمام کتب احادیث میں ہے، ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھ پر کثرت کے ساتھ جمعہ کے دن درود پڑھو، کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارا دُرود کیسے آپ پر پیش ہوگا

......(جاری)

فاشزم کا بڑھتا جال اور ہمارا معاشرہ!

☆ پروفیسر مشتاق احمد
پرنسپل، سی۔ ایم کالج، دربھنگہ (بہار)
رابطہ:9431414586
ای میل:rm.meezan@gmail.com

اب اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ اپنے وطن عزیز ہندوستان کی فضا دن بہ دن مکدر ہوتی جارہی ہے اور عوام کا ایک بڑا طبقہ فکرمند ہے کہ فاشزم کا بڑھتا دائرہ ہمارے معاشرے کے لئے کہیں ناسور نہ بن جائے اور ہمارے ملک کی سالمیت کے لئے مضر ثابت نہ ہو جائے۔ فاشزم کی تاریخی حقیقت سے آگاہی کے لئے ایک اہم کتاب Fascism: Essays on Europeon and India by Jairus Banaji ہے جس میں فاشزم کی تاریخ اور اس نظریے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 2013 میں ہی شائع ہوا تھا اور دوسرا ایڈیشن 2016 میں۔ لیکن حال ہی میں اس کتاب کا ایک نیا ایڈیشن ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ راقم الحروف نے اسی ایڈیشن کی روشنی میں اپنا یہ مضمون مکمل کیا ہے۔ فاشزم محض ایک سیاسی نظریہ نہیں، بلکہ ایک ایسی سیاسی ذہنیت، اجتماعی نفسیات اور اقتدار کی حکمتِ عملی کا نام ہے جو جمہوریت کے اداروں کو اندر سے کمزور کرتے ہوئے معاشرے میں خوف، نفرت، عصبیت اور ایک مخصوص قسم کی جارحانہ قوم پرستی کو فروغ دیتی ہے۔ بیسویں صدی میں یورپ نے فاشزم کی جو تباہ کاریاں دیکھی ہیں، وہ انسانی تاریخ کے سیاہ ترین ابواب میں شمار ہوتی ہیں۔ اٹلی میں مسولینی اور جرمنی میں ہٹلر کے عروج نے یہ ثابت کیا کہ فاشزم صرف کسی آمر کی شخصی خواہش کا نتیجہ نہیں ہوتا، اس کے پیچھے سماجی بے چینی، معاشی بحران، سیاسی عدم استحکام، شناخت کا بحران اور ایک منظم عوامی حمایت بھی کارفرما ہو سکتی ہے۔

اسی بنیادی سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جائرس بنجی کی مرتب کردہ کتاب Fascism: Essays on Europeon and India خاص اہمیت اختیار کرتی ہے۔ 246 صفحات پر مشتمل اس مجموعے میں آرتھر روزن برگ کے فاشزم پر معروف مضمون کا پہلا انگریزی ترجمہ بھی شامل ہے، جب کہ ہندوستان کے تناظر میں کنن سری نواسن، سُمت سرکار، دلیپ سیمیون اور خود جائرس بنجی کے مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ فاشزم کو صرف ریاستی آمریت یا ایک مطلق العنان حکمراں کے اقتدار تک محدود نہیں کرتی، بلکہ اس کے عوامی اور اجتماعی کردار کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آرتھر روزن برگ کی فکر کتاب کے پورے فکری ڈھانچے کی بنیاد بن جاتی ہے۔

فاشزم کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ جب کوئی آمر اقتدار پر قابض ہوکر جمہوری آزادیوں کو ختم کردے، مخالفین کو کچل دے اور ریاست کو ایک شخص یا جماعت کے تابع بنا دے تو اسے فاشزم کہا جائے گا۔ یہ تصور مکمل طور پر غلط نہیں، لیکن ناکافی ضرور ہے۔ روزن برگ کی اہمیت یہاں اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ وہ فاشزم کو Mass Movement یعنی ایک عوامی تحریک کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بنجی کے مرتب کردہ مجموعے میں اسی زاویے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ کتاب کی سرکاری توضیح بھی اس بات پر زور دیتی ہے کہ روزن برگ کے لیے فاشزم کی سیاسی کامیابی کو سمجھنے کے لیے اس کے عوامی اڈے یا base mass کو سمجھنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ نکتہ ہمارے عہد کے لیے بھی انتہائی اہم ہے۔ فاشزم اس وقت زیادہ خطرناک ہو جاتا ہے جب وہ صرف حکمران کی طاقت نہیں رہتا بلکہ عوام کے ایک حصے کی سیاسی خواہش، جذبات اور شناخت کا نمائندہ بننے لگتا ہے۔ جب لوگ اپنے معاشی یا سماجی مسائل کا حل کسی دوسرے مذہبی، نسلی یا قومی گروہ کو دشمن قرار دینے میں تلاش کرنے لگیں تو فاشسٹ سیاست کے لیے زمین تیار ہونے لگتی ہے۔ فاشزم کا عوامی اڈا کیسے بنتا ہے؟ بنجی کی کتاب کا بنیادی سوال یہی ہے کہ فاشزم اپنا عوامی اڈا کس طرح تشکیل دیتا ہے۔ بے روزگاری، معاشی عدم تحفظ، سماجی اضطراب اور سیاسی بے یقینی ایسے حالات پیدا کرتے ہیں جن میں ایک مخصوص سیاسی قوت عوام کو سادہ اور جذباتی جواب فراہم کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ مسائل پیچیدہ ہیں، مگر ان کا سبب بہت سادہ ہے ”دشمن“۔ یہ دشمن کبھی کوئی مذہبی اقلیت ہوسکتی ہے، کبھی تارکین وطن، کبھی کوئی سیاسی جماعت، کبھی دانشور، کبھی صحافی اور کبھی وہ تمام لوگ جو اکثریتی قوم پرستی کے مقرر کردہ سانچے میں فٹ نہیں ہوتے۔ یہاں فاشزم کی نفسیات سامنے آتی ہے۔ عوام کو ایک مشترکہ خوف دیا جاتا ہے، پھر اس خوف کے مقابلے میں ایک مشترکہ شناخت پیش کی جاتی ہے۔ یوں سیاست معاشی اور سماجی مسائل سے ہٹ کر شناخت اور دشمنی کی سیاست بن جاتی ہے۔

کتاب کا دوسرا بڑا حصہ ہندوستان میں فاشزم کے امکانات اور اس کی مخصوص شکلوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اس میں کنن سری نواسن کا مضمون A subaltern fascsm?، سمت سرکار کا The Fascism of the Sangh Parivar، دلیپ سیمیون کا The law of killing: A brief history of Indian fascism اور جائرس بنجی کا Trajectories of fascism:Extreme-right movements in India and elsewhere شامل ہیں۔ یہاں ایک بنیادی احتیاط ضروری ہے۔ ہندوستان کو بیسویں صدی کے اٹلی یا جرمنی کے عین مماثل قرار دینا تاریخی اور سیاسی دونوں اعتبار سے درست نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی تہذیبی ساخت، آئینی جمہوریت، مذہبی تنوع، ذات پات کا پیچیدہ نظام، وفاقی سیاست اور انتخابی روایت اپنی الگ خصوصیات رکھتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہندوستانی حالات میں فاشزم کے ممکنہ عناصر کا مطالعہ ہی نہ کیا جائے۔ بنجی اور ان کے رفقا کی کوشش دراصل اسی تقابلی مطالعے کی ہے۔ فاشزم کے تاریخی نمونے کو ہندوستانی معاشرے میں بعینہٖ تلاش کرنے کے بجائے یہ دیکھنا کہ انتہائی دائیں بازو کی سیاست کن طریقوں سے عوامی حمایت حاصل کرتی ہے اور جمہوری سیاست کو کس طرح تبدیل کرسکتی ہے۔

فاشسٹ سیاست کا ایک اہم پہلو قوم کی ایسی تعریف ہے جس میں قوم کو یکساں اور ہم شکل دکھایا جاتا ہے۔ اس تصور میں اختلاف، تنوع اور کثرت کو کمزوری تصور کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے برعکس اس کی کثرت میں ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ذاتیں، ثقافتیں اور علاقائی شناختیں صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ موجود رہی ہیں۔ ہندوستانی قوم کا جدید تصور بھی اسی تنوع کو قبول کرتے ہوئے آئینی شہریت پر قائم ہوا۔ اس لیے جب قوم کو کسی ایک مذہب، زبان، ثقافت یا تاریخی شناخت کے ساتھ مکمل طور پر جوڑنے کی کوشش ہوتی ہے تو سوال صرف اقلیتوں کے حقوق کا نہیں رہتا، سوال خود ہندوستانی قوم کے بنیادی تصور کا بن جاتا ہے۔ کتاب میں ہندوستانی فاشزم کے مباحث اسی بڑے سوال سے جڑتے ہیں۔ کیا قوم اکثریت کی ثقافتی شناخت کا دوسرا نام ہے یا وہ تمام شہریوں کی مساوی سیاسی شہریت کا تصور ہے۔ دلیپ سیمیون کے مضمون کا عنوان ہی The killing of Law اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سیاسی تشدد کو سمجھنا فاشزم کے مطالعے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کتاب کی تفصیل کے مطابق یہ مضمون ہندوستانی فاشزم اور فرقہ واریت کی ایک تاریخی تعبیر پیش کرتا ہے۔

فرقہ واریت بذاتِ خود ہر صورت میں فاشزم نہیں، لیکن جب فرقہ وارانہ شناخت کو منظم سیاسی متحرک کاری، مسلسل دشمن سازی، تشدد کی قبولیت اور اکثریتی غلبے کے تصور کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس میں فاشسٹ سیاست کے کئی عناصر پیدا ہوسکتے ہیں۔ یہاں سب سے خطرناک مرحلہ وہ ہوتا ہے جب تشدد معمول بننے لگتا ہے۔ معاشرہ اگر بار بار ہونے والے تشدد کو معمول سمجھنے لگے، اگر مقتول کی مذہبی یا سیاسی شناخت اس کی انسانی حیثیت سے زیادہ اہم ہو جائے اور اگر قانون کی نظر میں شہریوں کی مساوات کمزور پڑنے لگے تو جمہوریت کی روح زخمی ہوتی ہے۔

بنجی کی کتاب کا ایک نہایت اہم تصور "PassiveComplicity" ہے، یعنی ایسی خاموش یا غیر فعال شرکت جس کے ذریعے معاشرے کے عام افراد براہِ راست تشدد میں شریک نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے سیاسی ماحول کو قبول یا برداشت کرتے ہیں۔ کتاب کی توضیح میں اسے ژاں پال سارتر کی Dialectical of Reason Critique میں موجود تصورات کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ فاشزم صرف ان لوگوں سے نہیں بنتا جو نعرے لگاتے ہیں، لاٹھیاں اٹھاتے ہیں یا تشدد کرتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ ان لوگوں کی خاموشی سے بھی طاقت حاصل کرتا ہے جو سب کچھ دیکھتے ہیں لیکن یہ سوچ کر خاموش رہتے ہیں کہ "ہمیں اس سے کیا؟" تاریخ بتاتی ہے کہ جمہوریت کا زوال ہمیشہ ایک ہی دن میں نہیں ہوتا۔ ادارے آہستہ آہستہ کمزور ہوتے ہیں، زبان آہستہ آہستہ سخت ہوتی ہے، مخالف کو دشمن کہا جانے لگتا ہے، اقلیتوں کے خلاف نفرت کو معمول بنایا جاتا ہے، اور بالآخر معاشرہ اس صورت حال کا عادی ہو جاتا ہے۔ جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں۔ انتخابات جمہوریت کا ایک بنیادی جز ہیں، لیکن جمہوریت کا مکمل مفہوم اس سے کہیں وسیع ہے۔ آزاد عدلیہ، آزاد صحافت، پارلیمانی مباحث، اظہارِ رائے کی آزادی، اقلیتوں کے حقوق، شہری آزادی، آئین کی بالادستی اور سیاسی اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیت۔ یہ سب جمہوری نظام کے ستون ہیں۔ فاشسٹ سیاست ان ستونوں کو بیک وقت منہدم کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ پہلے سیاسی مخالف کو اخلاقی طور پر مشکوک بناتی ہے، پھر صحافت کو دشمن قرار دیتی ہے، پھر دانشورانہ اختلاف کو غداری کے قریب لے جاتی ہے، پھر اقلیتوں کو ”قومی وحدت“ کے لیے خطرہ قرار دیتی ہے۔ اس عمل میں عوامی جذبات کو مسلسل متحرک رکھا جاتا ہے۔ بنجی کا مطالعہ اسی لیے محض ماضی کا مطالعہ نہیں ہے، یہ جمہوریت کی ساخت اور اس کے خطرات کو سمجھنے کی ایک فکری کوشش ہے۔ آج جب پوری دنیا میں انتہائی دائیں بازو کی سیاست، جارحانہ قوم پرستی اور شناخت کی سیاست دوبارہ مضبوط ہو رہی ہے۔ Fascism: Essays on Europeon and India کی معنویت بڑھ جاتی ہے۔

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ قاری کو فوری سیاسی نعروں کے بجائے تاریخی اور نظریاتی سوالات کی طرف لے جاتی ہے۔ فاشزم کو صرف کسی ایک پارٹی یا ایک لیڈر کے نام سے جوڑنے کے بجائے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ کون سے سماجی حالات ہیں جو اسے طاقت دیتے ہیں۔ یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ فاشزم کی کامیابی صرف اس کی تنظیمی طاقت میں نہیں بلکہ اس کی جذباتی سیاست میں ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو صرف ایک پروگرام نہیں دیتا، بلکہ ایک احساس دیتا ہے۔ ہم خطرے میں ہیں، ہماری شناخت خطرے میں ہے، ہماری تہذیب خطرے میں ہے، اور ہمیں ایک مضبوط ہاتھ کی ضرورت ہے۔ یہ احساس سیاسی طور پر انتہائی طاقتور ہوسکتا ہے۔ اس کتاب کا سب سے اہم سبق شاید یہی ہے کہ فاشزم کا مقابلہ صرف انتخابات میں نہیں بلکہ معاشرے کے اندر کرنا پڑتا ہے۔ تعلیم، تنقیدی فکر، آزاد صحافت، تاریخی شعور، آئینی اقدار اور شہری مساوات کو مضبوط کیے بغیر فاشزم کے خلاف محض سیاسی نعرے دیرپا نتیجہ نہیں دے سکتے۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ وہ نہیں جو صرف ڈگریاں حاصل کرے۔ تعلیم یافتہ معاشرہ وہ ہے جو اختلاف کو برداشت کرسکے، سوال کرسکے، تاریخ سے سبق لے سکے اور کسی بھی سیاسی طاقت کو مطلق سچ کا مالک تسلیم نہ کرے۔ اسی لیے یونیورسٹیوں، کالجوں اور علمی اداروں کی ذمہ داری غیر معمولی ہو جاتی ہے۔ علم کا بنیادی مقصد صرف روزگار کی تیاری نہیں بلکہ آزاد ذہن کی تشکیل بھی ہے۔ جس معاشرے میں سوال پوچھنے کی صلاحیت کمزور ہو جائے وہاں فاشسٹ سیاست کے لیے راستے آسان ہو سکتے ہیں۔

فاشزم کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ کوئی بھی معاشرہ اس خطرے سے مکمل طور پر محفوظ نہیں۔ ترقی یافتہ یورپ نے فاشزم کو دیکھا، اس کی تباہی برداشت کی اور پھر کئی دہائیوں تک اس کے خلاف سیاسی اور فکری جدوجہد کی۔ ہندوستان کی جمہوری روایت بھی آسانی سے حاصل نہیں ہوئی۔ آزادی کی تحریک نے مذہب، زبان، ذات اور علاقے سے بالاتر ہوکر ایک مشترکہ سیاسی شہریت کا خواب دیکھا تھا۔ آئین نے اسی خواب کو قانونی شکل دی۔ آج اس خواب کی حفاظت ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ جائرس بنجی کی مرتب کردہ یہ کتاب ہمیں کسی خاص سیاسی جماعت کے حق یا مخالفت میں کھڑے ہونے کے بجائے ایک زیادہ بنیادی سوال پوچھنے پر مجبور کرتی ہے۔ کیا ہماری سیاست شہریوں کو برابر بنا رہی ہے یا انہیں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کررہی ہے؟ یہ سوال کسی ایک حکومت، جماعت یا انتخاب تک محدود نہیں۔ یہ ہندوستانی جمہوریت کے مستقبل کا سوال ہے۔ فاشزم کو سمجھنے کا مطلب صرف ہٹلر اور مسولینی کو سمجھنا نہیں۔ اس کا مطلب ان حالات کو سمجھنا ہے جن میں ایک معاشرہ نفرت کو سیاست، خوف کو شناخت اور تشدد کو معمول سمجھنے لگتا ہے اور شاید اسی لیے بنجی کی کتاب کا سب سے اہم پیغام یہ ہے کہ فاشزم کو اقتدار تک پہنچنے کے بعد پہچاننا کافی نہیں۔ اصل دانش مندی یہ ہے کہ اس کے عوامی اڈے، سیاسی زبان، دشمن سازی، خاموش تائید اور جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کے عمل کو اس سے پہلے پہچان لیا جائے کہ بہت دیر ہو جائے۔ فاشزم کی تاریخ ہمیں صرف ماضی کا ماتم نہیں سکھاتی؛ وہ ہمیں حال کی نگرانی اور مستقبل کی حفاظت کا شعور بھی عطا کرتی ہے۔ جمہوریت صرف ووٹ دینے کا حق نہیں، بلکہ اختلاف کے ساتھ زندہ رہنے کا حوصلہ بھی ہے۔ اور جس دن معاشرہ اختلاف کو دشمنی سمجھنے لگے، اسی دن جمہوریت کے اصل امتحان کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جائرس بنجی کی مرتب کردہ کتاب Fascism: Essays on Europeon and India اسی امتحان کو تاریخی، نظریاتی اور ہندوستانی تناظر میں سمجھنے کی ایک اہم علمی کوشش ہے۔ میرے خیال میں ہندوستان میں اس طرح فاشزم مختلف النوع صورت میں نمایاں ہو رہا ہے اس کی شناخت کے لئے یہ کتاب بہت سے نسخے تجویز کرتی ہے اور ملک کے ان لوگوں کے لئے ذہنی الجھن کو دور کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے کہ جو ملک کے حالاتِ حاضرہ سے فکرمند ہیں کہ اپنا پیارا وطن کس طرح ذہنی تعصب اور فرقہ وارانہ تحفظات کی فضا سے آلودہ ہو رہا ہے۔ یہ لمحۂ فکریہ ہے۔

کیا واقعی انسانوں کو ایک دن پوری طرح سے ختم ہو جانا ہے؟

ریاض فردوسی، رابطہ:9968012976

انسان نے جب سے شعور کی آنکھ کھولی ہے، اس نے کائنات، زندگی اور اپنی بقا کے بارے میں بے شمار سوالات اٹھائے ہیں۔ انہی سوالات میں ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا انسان ہمیشہ زندہ رہے گا یا ایک دن پوری انسانی نسل مکمل طور پر ختم ہو جائے گی؟ یہ سوال بظاہر خوف پیدا کرتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ سائنس، فلسفے اور انسانی مستقبل سے جڑا ہوا ایک نہایت اہم موضوع ہے۔ زمین پر انسان کی موجودگی لاکھوں سال کی ارتقائی تاریخ کا نتیجہ ہے، مگر کائنات کے وسیع پیمانے اور وقت کے مقابلے میں ہماری زندگی ایک مختصر لمحے سے زیادہ نہیں۔ اس لیے یہ تصور بعید از قیاس نہیں کہ جس طرح زمین پر بہت سی انواع پیدا ہوئیں اور پھر معدوم ہو گئیں، اسی طرح انسان بھی کسی نہ کسی مرحلے پر ختم ہوسکتا ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کسی بھی نوع کے ہمیشہ قائم رہنے کی ضمانت موجود نہیں۔ زمین کی تاریخ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ ڈائنوسار کروڑوں سال تک زمین پر موجود رہے، لیکن تقریباً ساڑھے چھ کروڑ سال پہلے ایک بڑے خلائی پتھر کے زمین سے ٹکرانے سمیت متعدد ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں ان کی غالب اکثریت ختم ہوگئی۔ اس کے علاوہ موسمی تبدیلیوں، آتش فشانی سرگرمیوں، بیماریوں اور خوراک کی کمی نے بھی ماضی میں بے شمار انواع کو معدوم کیا۔ انسان اگرچہ موجودہ دور میں انتہائی ذہین اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے طاقتور نوع ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ قدرت کے تمام خطرات سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ انسانی نسل کے مستقبل کے لیے سب سے نمایاں خطرات میں ماحولیاتی تبدیلی شامل ہے۔ زمین کا درجہ حرارت بڑھنے سے سمندر کی سطح بلند ہوسکتی ہے، شدید گرمی، خشک سالی، سیلاب اور طوفانوں میں اضافہ ہوسکتا ہے اور خوراک و پانی کے وسائل پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ تاہم یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ ماحولیاتی تبدیلی کا مطلب لازماً یہ نہیں کہ پوری انسانیت ایک ہی وقت میں ختم ہو جائے گی۔ انسان مختلف علاقوں، موسموں اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لیے موسمیاتی بحران ایک سنگین خطرہ ضرور ہے، مگر اسے انسانیت کے یقینی خاتمے کی پیش گوئی سمجھنا درست نہیں۔ ایک اور بڑا خطرہ ایٹمی جنگ ہے۔ دنیا میں ایسے ہتھیار موجود ہیں جو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ اگر بڑی طاقتوں کے درمیان شدید جنگ شروع ہو جائے تو کروڑوں انسان ہلاک ہوسکتے ہیں، بنیادی ڈھانچہ تباہ ہوسکتا ہے اور عالمی معیشت و خوراک کا نظام شدید متاثر ہوسکتا ہے۔ بعض صورتوں میں بڑے پیمانے پر ایٹمی جنگ ماحول پر بھی گہرے اثرات ڈال سکتی ہے۔ اس کے باوجود یہ کہنا کہ ایسی جنگ لازماً پوری انسانی نسل کو ختم کر دے گی، سائنسی طور پر یقینی بات نہیں۔ انسانوں کے مختلف خطوں میں پھیلاؤ اور بقا کی صلاحیت کے باعث ممکن ہے کہ تباہی کے باوجود کچھ آبادیاں زندہ رہیں۔ مہلک وبائیں بھی انسانی مستقبل کے لیے ایک اہم خطرہ ہیں۔ حالیہ برسوں میں دنیا نے دیکھا کہ ایک وبا کس طرح معمول کی زندگی، معیشت، تعلیم اور صحت کے نظام کو متاثر کر سکتی ہے۔ مستقبل میں قدرتی طور پر پیدا ہونے والی یا کسی حادثے کے نتیجے میں پھیلنے والی انتہائی خطرناک بیماری انسانیت کے لیے بڑا چیلنج بن سکتی ہے۔ تاہم جدید طب، ویکسین، جینیاتی تحقیق اور عالمی صحت کے نظام انسانوں کو بیماریوں کے خلاف پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط بناتے ہیں۔ اس لیے وبائی بیماری ایک خطرہ ہے، لیکن اسے بھی یقینی انسانی خاتمے کے مترادف نہیں سمجھا جا سکتا۔ آنے والے زمانے میں مصنوعی ذہانت بھی انسانی مستقبل کے بارے میں بحث کا ایک اہم موضوع بن چکی ہے۔ مصنوعی ذہانت طب، تعلیم، تحقیق اور صنعت میں انقلاب لا سکتی ہے، لیکن اگر انتہائی طاقتور ٹیکنالوجیز کو غیر ذمہ داری سے استعمال کیا جائے تو نئے خطرات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اصل مسئلہ صرف یہ نہیں کہ مشینیں کتنی طاقتور ہوں گی، بلکہ یہ بھی ہے کہ انسان ان ٹیکنالوجیز کو کس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مناسب قوانین، حفاظتی اقدامات اور ذمہ دارانہ تحقیق کے ذریعے ٹیکنالوجی کے فوائد حاصل کرتے ہوئے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ کائناتی سطح پر بھی ایسے خطرات موجود ہیں جن پر انسان کا اختیار بہت محدود ہے۔ سیارچوں کا زمین سے ٹکرانا، انتہائی طاقتور شمسی سرگرمیاں یا مستقبل میں سورج کی تبدیلیاں زمین پر زندگی کے لیے سنگین نتائج پیدا کرسکتی ہیں۔ خوش قسمتی سے انسان نے خلائی تحقیق کے ذریعے ایسے خطرات کو سمجھنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ سائنس دان زمین کے قریب موجود اجرامِ فلکی کی نگرانی کرتے ہیں اور مستقبل میں خطرناک سیارچوں کا راستہ تبدیل کرنے جیسی تکنیکیں مزید بہتر ہوسکتی ہیں۔ اگر ہم بہت دور کے مستقبل کی بات کریں تو زمین خود بھی ہمیشہ رہنے والی جگہ نہیں۔ سورج ایک ستارہ ہے اور ستاروں کی بھی ایک عمر ہوتی ہے۔ اربوں سال بعد سورج میں ایسی تبدیلیاں رونما ہوں گی جن کے نتیجے میں زمین پر موجودہ شکل کی زندگی کا برقرار رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس مرحلے تک انسان شاید موجودہ شکل میں باقی نہ رہے، یا ممکن ہے کہ وہ زمین سے باہر دوسری جگہوں پر آباد ہو چکا ہو۔ اگر انسان کسی دن دوسرے سیاروں یا خلائی بستیوں میں مستقل طور پر آباد ہونے میں کامیاب ہوگیا تو انسانی بقا کا دائرہ زمین سے کہیں زیادہ وسیع ہوسکتا ہے۔ یہاں ایک دلچسپ فلسفیانہ سوال پیدا ہوتا ہے: کیا انسان کا خاتمہ لازماً بری چیز ہے؟ بظاہر کسی نسل کا ختم ہو جانا ایک افسوس ناک واقعہ معلوم ہوتا ہے، لیکن کائنات کے پیمانے پر زندگی کی ہر شکل تبدیلی کے عمل سے گزرتی ہے۔ انسان بھی فطرت کا حصہ ہے اور ارتقا ہمیشہ تبدیلی کا نام ہے۔ ممکن ہے مستقبل میں انسان موجودہ حیاتیاتی شکل میں نہ رہے، بلکہ اس کی اولاد یا کوئی نئی انسانی نوع ایسی شکل اختیار کرے جسے آج ہم تصور بھی نہ کر سکیں۔ اس لحاظ سے "انسان کا خاتمہ" اور "انسانی زندگی کا خاتمہ" ایک ہی بات نہیں۔ دوسری طرف انسان میں ایک ایسی خصوصیت بھی ہے جو اسے بہت سی دوسری انواع سے ممتاز کرتی ہے: اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنے اور اسے بدلنے کی صلاحیت۔ ہم خطرات کی پیش گوئی کر سکتے ہیں، سائنسی تحقیق کر سکتے ہیں، عالمی تعاون پیدا کر سکتے ہیں اور اپنی غلطیوں سے سیکھ سکتے ہیں۔ ہم بیماریوں کے علاج دریافت کر سکتے ہیں، موسمیاتی تبدیلی کو محدود کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں، خطرناک ہتھیاروں کے استعمال کو روکنے کے لیے معاہدے کر سکتے ہیں اور خلائی تحقیق کے ذریعے زمین سے باہر بقا کے امکانات تلاش کر سکتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ انسانوں کا ہمیشہ قائم رہنا یقینی نہیں، لیکن ان کا مکمل خاتمہ بھی کسی مقررہ تاریخ یا یقینی واقعے کے طور پر معلوم نہیں۔ انسانی نسل کا مستقبل ہمارے فیصلوں، قدرتی حالات اور ایسے عوامل کے امتزاج پر منحصر ہے جن میں سے بعض ہمارے اختیار میں ہیں اور بعض نہیں۔ ہم قدرتی آفات کو مکمل طور پر روک نہیں سکتے، لیکن اپنے پیدا کردہ بہت سے خطرات کو کم ضرور کر سکتے ہیں۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان کا ایک دن ختم ہو جانا ممکن ہے، کیونکہ کائنات میں کوئی بھی موجودہ شکل ہمیشہ قائم رہنے کی ضمانت نہیں رکھتی۔ مگر اس امکان کو خوف کی وجہ بنانے کے بجائے ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں معلوم ہے کہ ہماری زندگی محدود ہے تو ہمیں زمین کو بہتر بنانے، جنگوں سے بچنے، علم کو فروغ دینے، قدرتی وسائل کی حفاظت کرنے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ مستقبل بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ شاید اصل سوال یہ نہیں کہ "انسان ایک دن ختم ہو جائے گا یا نہیں؟" بلکہ یہ ہے کہ "جب تک انسان موجود ہے، وہ اپنی زندگی اور اپنی دنیا کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟" انسانی تاریخ کا اگلا باب ابھی مکمل طور پر لکھا نہیں گیا۔ اس میں تباہی بھی ممکن ہے اور ترقی بھی۔ ہماری عقل، علم، باہمی تعاون اور ذمہ داری اس بات کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے کہ انسانیت آنے والے زمانوں میں کس شکل میں باقی رہتی ہے۔

☆☆☆

قلم کاروں کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

شیوساگر آسام کے ہدایت پور، آملہ پٹی اور سیلاساکو میں سیلاب متاثرین کے درمیان امارت شرعیہ کی راحتی امداد

(17 اگست، نمائندہ آسام) حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایات کے مطابق امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے آسام کے سیلاب متاثرین کی راحت رسانی کے ساتھ ان کی بازآبادکاری کا سلسلہ بھی مسلسل جاری ہے۔ امارت شرعیہ کے ناظم اعلیٰ جناب مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی کے مشورے سے آسام کے مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں مرحلہ وار راحت رسانی اور بازآبادکاری کا کام معاون ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا احمد حسین قاسمی کی قیادت میں انجام دیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں 16 اگست کو امارت شرعیہ کی ٹیم نے شیوساگر ضلع کے ہدایت پور، آملہ پٹی، سیلاساکو اور دیگر سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف کا سامان فراہم کیا، جہاں حالیہ سیلاب کے باعث متعدد خاندانوں کے مکانات اور گھریلو سامان مکمل طور پر تباہ یا شدید متاثر ہوئے تھے۔ متاثرین کی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں تعمیراتی اور رہائشی سامان فراہم کیا گیا ہے۔ اس موقع پر 30 خاندانوں کے درمیان مکانات کی تعمیر و بحالی کے لیے ٹین شیٹ کے بنڈل اور بڑی تعداد میں بانس تقسیم کیے گئے، جبکہ 22 خاندانوں کو رہائشی ضروریات کا سامان فراہم کیا گیا۔ ان سامان میں عمدہ قسم کے پلنگ، گدے، تکیے، چادریں اور دیگر ضروری گھریلو اشیاء شامل تھیں۔ اس طرح مجموعی طور پر 52 سیلاب متاثرہ خاندانوں کو بازآبادکاری کے لیے مختلف نوعیت کا تعاون فراہم کیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ 15 دنوں سے امارت شرعیہ کی جانب سے آسام میں سیلاب متاثرین کے درمیان راحت رسانی کا کام جاری ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے آسام میں جاری ان امدادی وبازآبادکاری مہم کے تحت اب تک 300 سے زائد خاندانوں کو گھروں کی تعمیر و مرمت کے لیے مختلف تعمیراتی اشیاء اور بنیادی ضروری رہائشی سامان فراہم کیا جا چکا ہے۔ اس امدادی سرگرمی کا مقصد صرف وقتی راحت پہنچانا نہیں، بلکہ سیلاب سے اجڑنے والے خاندانوں کو دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے اور معمول کی زندگی بحال کرنے میں عملی مدد فراہم کرنا ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے ان خاندانوں کو ترجیح دی جا رہی ہے جن کے مکانات سیلاب میں مکمل طور پر منہدم یا گھریلو سامان سمیت تباہ ہو گئے ہیں۔ ایسے متاثرہ خاندانوں کی باقاعدہ فہرست تیار کر کے ترجیحی بنیادوں پر امداد پہنچائی جا رہی ہے، تاکہ سب سے زیادہ ضرورت مند افراد کو بروقت سہارا مل سکے۔ صوبہ آسام وشمال مشرقی ہند کی امارت شرعیہ کے ذمہ داران، نیز شیوساگر اور ناظرہ حلقہ کے مقامی ذمہ داران اور نمائندگان کے مشورے سے متاثرین کو ان کی حقیقی ضروریات کے مطابق بنیادی سامان فراہم کیا جا رہا ہے۔ امارت شرعیہ کی اس منظم اور مسلسل کوشش کے نتیجے میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی زندگی رفتہ رفتہ معمول کی طرف لوٹ رہی ہے اور انہیں اپنے گھروں کو دوبارہ آباد کرنے میں حوصلہ اور سہارا مل رہا ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے جس طرح مضبوطی اور فکرمندی کے ساتھ آسام میں ریلیف کا کام انجام دیا جا رہا ہے اس سے متاثر ہو کر صوبہ آسام کے جماعت اسلامی کے نائب امیر جناب مولانا اشفاق عالم ندوی صاحب اور ان کے رفقاء نے ریلیف ٹیم امارت شرعیہ سے ملاقات کی اور امارت شرعیہ کے اس کام کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری جانب مقامی ذمہ داران اور متاثرین نے امارت شرعیہ کی اس بروقت اور مؤثر امداد پر دلی اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے امارت شرعیہ کے ذمہ داران، کارکنان اور بالخصوص امیر شریعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ان کی اس انسانی و فلاحی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آئندہ دنوں میں مزید متاثرہ علاقوں میں 600 خاندانوں کی باز آبادکاری و راحت رسانی کا عزم کیا گیا ہے تاکہ آفت زدہ خاندان جلد از جلد اپنی معمولات زندگی بحال کر سکیں۔

مردم شماری فارم سے او بی سی زمرے کو غائب کرنا بڑی سازش: انل جے ہند

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) کانگریس کے دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے قومی صدر انل جے ہند نے بہار میں ہونے والی مردم شماری کے فارم میں او بی سی طبقے کے لیے الگ زمرہ نہ ہونے پر مرکزی حکومت پر سنگین سوالات اٹھائے۔ مسٹر انل جے ہند نے کانگریس ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مردم شماری کا عمل شروع ہو چکا ہے لیکن مردم شماری فارم میں او بی سی کے لیے الگ زمرے کا ذکر نہ ہونا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ او بی سی کو آئینی طور پر تسلیم کیا گیا ہے، ایسے میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ مردم شماری کے فارم سے او بی سی زمرے کو کیوں غائب کیا گیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مسٹر مودی نے انتخابات کے دوران خود کو او بی سی طبقے سے جوڑ کر سیاسی فائدہ حاصل کیا اور او بی سی سماج کی بڑی حمایت کی بنیاد پر وزیر اعظم کے عہدے تک پہنچے۔ آج وہی حکومت او بی سی طبقے کے ساتھ دھوکہ کر رہی ہے۔

آزادی عظیم نعمت ہے، اس کی قدر وحفاظت ہم سب کا فریضہ: مولانا محمد اظہر مدنی

نئی دہلی، 15 اگست (پریس ریلیز) ''آزادی ایک عظیم نعمت ہے اور امانت بھی، جس کے حصول کے لیے ہمارے آباء و اجداد نے انگریز سامراج کے خلاف جدوجہد کی اور بے مثال جانی و مالی قربانیاں پیش کیں۔ آج ہم انہی عظیم قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور آزادی کی نعمت کی قدر وحفاظت کے عزم کی تجدید کے لیے یوم آزادی مناتے ہیں۔ اگر کبھی وطنِ عزیز ہندوستان کو ہماری ضرورت پیش آئی تو ہم اپنے اسلافِ کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وطن کے دفاع اور اس کی سربلندی کے لیے ہر ممکن قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔'' ان خیالات کا اظہار مولانا محمد اظہر مدنی نے معہد علی بن ابی طالب لتحفیظ القرآن الکریم کے زیر اہتمام منعقدہ جشنِ آزادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا محمد اظہر مدنی نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ وطنِ عزیز ہندوستان ہماری امیدوں کا محور، ہماری امنگوں کا مرکز اور ہماری جائے پیدائش ہے۔ وطن سے محبت ایک فطری جذبہ ہے، تاہم موجودہ دور میں اس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم وطن کی تعمیر وترقی، امن و شانتی کے تحفظ، صفائی وستھرائی اور معاشرے کی فلاح وبہبود کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے طلبۂ معہد کی جانب سے پیش کیے گئے شاندار اور متنوع پروگراموں کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں مزید محنت، لگن اور اخلاص کے ساتھ اپنی تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں جاری رکھنے کی تلقین کی۔ اس سے قبل معہد کے بانی مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے آزادی کی اہمیت وقدر و قیمت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ غلامی انسان کے لیے بدترین حالت ہے، اسی لیے ہمارے آباء واجداد نے آزادی کے حصول کے لیے عظیم تحریکیں برپا کیں اور بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ انہوں نے معہد علی بن ابی طالب لتحفیظ القرآن الکریم کے طلبہ واساتذہ کو شاندار اور بامقصد پروگرام کے انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے مزید کہا کہ آج کے دور میں آزادی کی قدر و اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اسلاف کی ان عظیم خدمات اور قربانیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے جو انہوں نے وطن کی آزادی کے لیے پیش کیں۔ ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں وطنِ عزیز کو امن، خوش حالی اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے مذہبی رواداری، باہمی احترام اور برداشت کے جذبے کو فروغ دینا ہوگا۔ آزادی کا مطلب اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس عظیم نعمت کی قدر کریں، اسے ایک امانت سمجھیں، ملکی قوانین کی پاسداری کریں، وطن کے ساتھ وفاداری نبھائیں، خدمتِ وطن اور خدمتِ اہلِ وطن کو اپنا مشن بنائیں، اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں علماءِ کرام اور مدارسِ دینیہ کی خدمات وقربانیوں کی قدر کریں۔ یہی ایک ذمہ دار شہری ہونے کا تقاضا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مفتی عطاء الرحمن قاسمی، صدر شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی نے کہا کہ تحریکِ آزادیِ ہند میں مدارس اور اہلِ مدارس کی خدمات ناقابلِ فراموش اور تاریخ ساز ہیں۔ مدارس کے ان بوریہ نشین علماء وطلبہ نے دیگر برادرانِ وطن کے شانہ بشانہ انگریز سامراج کے خلاف جدوجہد کی اور وطن کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آج ہم انہی مجاہدینِ آزادی کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے یومِ آزادی منا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ اور مہاتما گاندھی کے مابین ہونے والے ایک تاریخی مکالمے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اہلِ مدارس کی تعلیم کا مقصد محض ڈگری یا دنیاوی منفعت کا حصول نہیں، بلکہ دین کی حفاظت، انسانیت کی خدمت اور ملک وملت کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ مفتی عطاء الرحمن قاسمی نے کامیاب اور بامقصد پروگرام کے انعقاد پر مولانا محمد اظہر مدنی اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر مولانا عبدالواجد مدنی، استاذ جامعہ ریاض العلوم، دہلی والمعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ نے کہا کہ تحریکِ آزادیِ ہند میں علمائے اہلِ حدیث کی خدمات تاریخ کا روشن باب ہیں۔ ہمارے طلبہ نے اپنے پروگراموں کے ذریعے ان عظیم خدمات کو یاد کیا اور اپنے اسلاف کو خراجِ تحسین پیش کیا، جو اس بات کی علامت ہے کہ ادارے میں طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی فکری واخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے طلبہ کی عمدہ پیشکشوں کو سراہا اور ادارے کی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ تقریب کا آغاز ندیم اختر کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ بعد ازاں آزادی اور مجاہدینِ آزادی کو خراجِ تحسین پیش کرنے پر مشتمل منظوم کلام عبدالوسیم نے پیش کیا۔ محمد عارف اور ان کے رفقاء نے مترنم اور دل نشیں انداز میں ہندی ترانہ پیش کیا، جسے حاضرین نے بے حد پسند کیا اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ طلبہ نے اردو، انگریزی، ہندی اور عربی زبانوں میں نہایت مفید اور معنی خیز تقاریر پیش کیں۔ جماعت اول کے طالب محمد شاہنواز نے اردو، جماعت ثانیہ کے طالب محمد جنید نے انگریزی، محمد افضل شبیر عالم نے ہندی اور محمد ایان نے عربی زبان میں خطاب کیا۔ اپنی تقاریر میں طلبہ نے وطنِ عزیز کی آزادی کے لیے آباء و اجداد کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ آزادی ایک انمول نعمت ہے، جس کی قدر کرنا اور وطن کی تعمیر وترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، کیونکہ آج کے طلبہ ہی کل کے معمارانِ وطن ہیں۔

امریکہ، ایران 60 روزہ مفاہمتی یادداشت کی مدت ختم

نئی دہلی، 17 اگست (یو این آئی) امریکہ اور ایران کے درمیان مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) کے تحت مقررہ 60 روزہ مدت پیر کو اس وقت ختم ہوگئی جب دونوں فریق جنگ کے خاتمے، تہران کے جوہری پروگرام پر تنازع حل کرنے یا تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے کے لیے کسی وسیع تر معاہدے تک پہنچنے میں ناکام رہے، جس کے باعث تنازع کے مستقبل پر غیر یقینی کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ایران کے درمیان 17 جون کو فرانس کے شہر ورسائی میں طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کا مقصد عارضی جنگ بندی کو ایک مستقل تصفیے میں تبدیل کرنا تھا۔ اس کے تحت دونوں فریقوں کو ایران کے جوہری پروگرام، جنگ بندی اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے سمیت ایک مستقل معاہدے کے لیے مذاکرات کی خاطر 60 دن دیے گئے تھے۔ تاہم ان میں سے کوئی بھی اہم ہدف مکمل طور پر حاصل نہیں ہو سکا۔ اس کے بجائے عبوری انتظام چند ہفتوں میں بکھر گیا اور واشنگٹن اور تہران نے ایک دوسرے پر معاہدے کی شرائط کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کیے۔ براہ راست مذاکرات تعطل کا شکار ہیں، ایران کی بندرگاہوں پر امریکی ناکہ بندی برقرار ہے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری ٹریفک معمول کی سطح کے ایک معمولی حصے تک محدود ہو گئی ہے۔ اس وقت صرف پانچ مال بردار بحری جہاز روزانہ گزرنے کے قابل ہیں، جبکہ امن کے زمانے میں روزانہ اندازاً 130 سے 140 بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گزرتے تھے۔ جون کے معاہدے میں ایران کی جانب سے آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے میں سہولت فراہم کرنے اور امریکہ کی جانب سے تہران کے خلاف اقدامات میں نرمی کا تصور پیش کیا گیا تھا۔ تاہم دونوں فریق اس معاملے پر شدید اختلافات کا شکار رہے کہ بحری ٹریفک کو کون کنٹرول کرے گا اور آبنائے کو کن شرائط کے تحت دوبارہ کھولا جائے گا۔ ایران کا اصرار ہے کہ آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کو امریکی ناکہ بندی ختم کرنے سے منسلک کیا جائے، جبکہ واشنگٹن نے یہ مطالبہ مسترد کرتے ہوئے تہران پر اقتصادی اور فوجی دباؤ برقرار رکھا ہے۔ ایران نے آبی گزرگاہ سے گزرنے والی ٹریفک کو کنٹرول کرنے میں بھی اپنا کردار چاہا ہے اور معاہدے کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اسے کنٹرول برقرار رکھنے اور ممکنہ طور پر فیس وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ معاہدے کا خاتمہ 8 جولائی کو اس وقت واضح ہو گیا جب نیٹو سربراہی اجلاس میں شرکت کے دوران ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کے آس پاس اور اس میں موجود بحری جہازوں پر ایرانی حملوں کے بعد مفاہمتی یادداشت کو ختم قرار دے دیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایران کو بہت سخت نشانہ بنایا جائے گا، جس کے بعد امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے ایرانی فوجی اور ساحلی اہداف کے خلاف حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ امریکی حملوں میں میزائل اور ڈرون ذخیرہ کرنے کے مقامات، لاجسٹک مراکز، فضائی دفاع اور نگرانی کے نظام، بحری و ساحلی تنصیبات اور فوجی کمانڈ مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ خاص طور پر جنوبی ایران اور صوبہ ہرمزگان میں حملے کیے گئے۔ بندر عباس، سیریک اور جزیرہ قشم کے اطراف کے مقامات بھی نشانے پر تھے۔ ایران نے بحرین، کویت، قطر اور اردن میں امریکی فوجی تنصیبات اور اثاثوں پر حملوں کے ذریعے جواب دیا، جن میں فضائی اڈے اور دیگر فوجی ومواصلاتی مراکز شامل تھے۔

NF ریلوے نے نیتاجی ودیا پیٹھ ریلوے ہائیر سیکنڈری اسکول، مالیگاؤں کو اپ گریڈ کیا

مالیگاؤں، 17 اگست (ایجنسی) شمال مشرقی سرحدی ریلوے (NFR) نے نیتاجی ودیا پیٹھ ریلوے ہائیر سیکنڈری اسکول، مالیگاؤں میں بنیادی ڈھانچے کی ایک بڑی اپ گریڈیشن کا آغاز کیا ہے، جس کا مقصد طلباء کو جدید، محفوظ اور بہتر تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس اقدام کے حصے کے طور پر، 20 کلاس رومز اور جدید کلاس روم فرنیچر کے ساتھ ایک نئی RCCG+1 عمارت تعمیر کی گئی ہے، جس سے اسکول کے تعلیمی انفراسٹرکچر میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس اپ گریڈ میں ایک ڈھکے ہوئے نماز خانے کی تعمیر اور سیر راہا میموریل آڈیٹوریم کی تزئین و آرائش اور جدید کاری بھی شامل ہے۔ سکول کی عمارت کے بیرونی حصے کو بھی بہتر کیا گیا ہے جس میں ایک نیا سائبان اور بیرونی پینٹنگ شامل ہے جس سے ادارے کو ایک جدید اور بہتر شکل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اپروچ روڈ، موجودہ دفاتر اور کلاس رومز اور نکاسی آب کے نظام میں بہتری لائی گئی ہے۔ نیتاجی ودیا پیٹھ ریلوے ہائیر سیکنڈری اسکول 23 جنوری 1948 کو عظیم آزادی پسند رہنما نیتا جی سبھاش چندر بوس کے اعزاز میں قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے نے وقت کے ساتھ ساتھ کئی نامور سابق طلباء پیدا کیے ہیں، جن میں ڈاکٹر پریتوش کانسا بنک، NITA سلچر کے سابق ڈائریکٹر، ڈاکٹر جے شری بھٹاچارجی، وردھمان مہاویر میڈیکل کالج اینڈ ہسپتال، نئی دہلی کے سابق پرنسپل، اور مسٹر راجیو دھر، ایک FIDE کی درجہ بندی والے شطرنج کے کھلاڑی شامل ہیں۔ یہ ادارہ، شمال مشرقی سرحدی ریلوے کے ذریعے چلایا جاتا ہے، طلباء کو کامیاب ہونے اور انہیں بہترین کارکردگی کے لیے بااختیار بنانے کی اپنی میراث جاری رکھے ہوئے ہے۔ 15 اگست 2026 کو، چیتن کمار سریواستو، جنرل منیجر، NF ریلوے، نے تزئین و آرائش شدہ سیر راہا میموریل آڈیٹوریم، نئے تعمیر شدہ کلاس رومز، ایک نماز خانہ، اور ایک اپ گریڈ شدہ اگواڑا کا افتتاح کیا۔ یہ جامع اصلاحات N F Railway کے اپنے تعلیمی انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور طلباء کے لیے سیکھنے کا بہتر ماحول بنانے کے لیے مسلسل عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔

مشرقی ریلوے کی خبریں

مشرقی ریلوے نے تاریخی بیرک پور اسٹیشن کی 164 ویں سالگرہ منائی

کولکاتا، 17 اگست (پریس ریلیز) ہندوستان کے یوم آزادی کے موقع پر، تاریخ ملک کے سب سے قدیم نقل وحمل کے مرکز میں سے ایک پر زندہ ہوگئی۔ ایسٹرن ریلوے کے سیالدہ ڈویژن نے بیرک پور ریلوے اسٹیشن کی 164 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک عظیم الشان "اسٹیشن فیسٹیول" کا انعقاد کیا۔ ریلوے کی وزارت کی طرف سے شروع کی گئی اس اقدام کا مقصد ہیریٹیج ریلوے اسٹیشنوں کو ان کے تاسیسی سال کے مطابق ایک خاص انداز میں منانا ہے۔ ان تقریبات کے لیے انڈین ریلوے نیٹ ورک کے 100 سے زیادہ اسٹیشنوں کی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ ان کی تاریخی میراث اور ریلوے نظام اور آس پاس کے علاقوں کی ترقی میں ان کی اہم شراکت کو اجاگر کیا جا سکے۔ 1862 میں قائم کیا گیا، بیرک پور اسٹیشن ملک کے سب سے قدیم مضافاتی ریلوے اسٹیشنوں میں سے ایک ہے۔ اس نے نوآبادیاتی دور سے جدید ہندوستان میں بیرک پور کی قابل ذکر تبدیلی کا مشاہدہ کیا ہے اور آج بھی ایک اہم نقل وحمل کے مرکز کے طور پر خدمات انجام دے رہا ہے۔ تقریب کا آغاز اسٹیشن کے احاطے میں قومی پرچم لہرانے سے ہوا۔ سیالدہ ڈویژن کے ڈویژنل کمرشل منیجر نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر بھارت اسکاؤٹس اینڈ گائیڈز کے ارکان اور ریلوے حکام موجود تھے۔ مہمان خصوصی، معزز ایم ایل اے شری کوستوو باغچی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بیرک پور کی تاریخی اہمیت اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں اس کی اہم شراکت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اسٹیشن کا احاطہ ثقافتی مرکز میں تبدیل ہوگیا۔ مقامی سکولوں کے طلباء نے جوش وخروش سے اپنے اساتذہ کی لکھی ہوئی نظمیں سنائیں۔ ان نظموں میں ہندوستان کی آزادی اور جدوجہد آزادی کے دوران لوگوں کو درپیش مشکلات کو اجاگر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بیرک پور ریلوے اسٹیشن کے تاریخی سفر کی تصویر کشی کرنے والی ایک خصوصی ویڈیو دکھائی گئی۔ ویڈیو میں اسٹیشن کے تاریخی آغاز سے لے کر اس کے موجودہ کردار تک کے سفر کو دکھایا گیا ہے، جس سے سامعین کو ڈیڑھ صدی سے زائد عرصے میں اسٹیشن کے ارتقا کی واضح جھلک ملتی ہے۔ ایک جذباتی تھیٹر پرفارمنس نے تقریب میں خصوصی توجہ کا اضافہ کیا۔ بھارت سکاؤٹس اینڈ گائیڈز کے اراکین نے منگل پانڈے کی تاریخی جدوجہد اور مزاحمت کے جذبے کو پیش کرنے والا ڈرامہ پیش کیا۔ اس کے ذریعے منگل پانڈے اور بہت سے گمنام آزادی پسندوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا جن کی قربانیوں نے ملک کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ تقریب کے دوران ماضی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ریٹائرڈ ریلوے ملازمین کو بھی ان کی خدمات کے اعتراف میں اعزاز سے نوازا گیا۔ اس اقدام نے اسٹیشن کے شاندار ورثے کو اس کے حال سے جوڑنے کا ایک جذباتی موقع فراہم کیا۔ یہ پورا پروگرام صرف سالگرہ کی تقریب تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ اس نے نوجوان نسل کو ہندوستانی ریلوے کے ورثے اور اس کی ہمت اور حب الوطنی کی اقدار سے جوڑنے کا ذریعہ بھی بنایا۔ تقریب کے مقصد کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، شری شبرام ماجھی، چیف پبلک ریلیشن آفیسر، ایسٹرن ریلوے نے کہا، "بیرک پور اسٹیشن صرف لوہے اور کنکریٹ سے بنا مسافروں کا مرکز نہیں ہے؛ یہ ہندوستان کے ورثے اور آزادی کی جدوجہد کی ایک زندہ یادگار ہے۔ اسٹیشن فیسٹیول کے ذریعے، ہم نہ صرف اپنی ریل کی خدمت کے 164 سال گزرنے پر ان کا اعزاز بھی دے رہے ہیں۔ اگلی نسل۔" تقریب کا اختتام انتہائی پروقار اور حب الوطنی کے ماحول میں ہوا۔ وہاں موجود لوگوں نے پورے جوش وخروش اور احترام کے ساتھ قومی ترانہ گایا جس سے تاریخی بیرک پور اسٹیشن کے پلیٹ فارم حب الوطنی اور فخر کے جذبے سے گونج اٹھے۔

ایسٹرن ریلوے نے دیانتداری اور شفافیت کو فروغ دینے کے لیے ویجیلنس بیداری مہم کا آغاز کیا

کولکاتا، 17 اگست (پریس ریلیز) ایسٹرن ریلوے نے اپنی ویجیلنس بیداری مہم 2026 کا باضابطہ طور پر پیر، 17 اگست 2026 کو آغاز کیا۔ تین ماہ کی یہ مہم 16 نومبر 2026 تک جاری رہے گی۔ اس سال، مہم کا تھیم "خوشحالی کے لیے سالمیت" ہے، جس میں دیانتداری اور عوامی خدمات میں شفافیت، شفافیت کی اہم ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رسمی افتتاح ایسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹر میں ہوا، جہاں ایسٹرن ریلوے کی جنرل منیجر محترمہ گیتیکا پانڈے نے اس مہم کا آغاز کیا۔ انہوں نے موجود افسران اور ملازمین کو "دیانتداری کا عہد" کروایا اور اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں ایمانداری، دیانتداری اور فرض شناسی کے اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھنے کے اجتماعی عزم کا اعادہ کیا۔ شری دیپک نگم، سینئر ڈپٹی جنرل منیجر اور چیف ویجیلنس آفیسر، ایسٹرن ریلوے کی رہنمائی میں، ویجیلنس ڈپارٹمنٹ اس مہم کے دوران مختلف احتیاطی احتیاطی تدابیر، نظامی اصلاحات، اور بیداری پروگراموں کی سربراہی کرے گا۔ مہم کی مدت کے دوران، مشرقی ریلوے اخلاقی حکمرانی، بدعنوانی کی روک تھام، اور ادارہ جاتی جوابدہی سے متعلق اہم پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اس اقدام کا مقصد عوامی اعتماد کو مزید مضبوط کرنا اور تمام اسٹیک ہولڈرز کو اخلاقی طرز عمل اپنانے کی ترغیب دینا ہے، اس طرح پائیدار ادارہ جاتی ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی جائے گی۔

ایسٹرن ریلوے کی ریلوے پروٹیکشن فورس نے یوم آزادی کا جشن منایا

کولکاتا، 17 اگست (پریس ریلیز) ایسٹرن ریلوے کی ریلوے پروٹیکشن فورس نے اپنے ہاوڑہ، سیالدہ، آسنسول اور مالدہ ڈویژنوں میں حفاظت سے متعلق آگاہی اور کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگراموں کا اہتمام کر کے یوم آزادی منایا۔ ایسٹرن ریلوے کی جنرل منیجر محترمہ گیتیکا پانڈے کی رہنمائی میں منظم، ان اقدامات کا مقصد مقامی کمیونٹیز کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنا اور ریل کے سفر کو سب کے لیے محفوظ بنانا ہے۔ ان پروگراموں کے دوران، RPF اہلکاروں نے مقامی بچوں، نوجوانوں اور رہائشیوں سے براہ راست بات چیت کی۔ انہوں نے چلتی ٹرینوں پر پتھراؤ کے سنگین خطرات اور اس کے نتیجے میں ہونے والے قانونی نتائج کو اجاگر کرتے ہوئے ریلوے کی حفاظت سے متعلق اہم مسائل کے بارے میں عوام کو آگاہ کیا۔ ٹیموں نے ریلوے کے احاطے اور پٹریوں پر غیر مجاز داخلے کے خطرات، انسانی اسمگلنگ، الارم چین پلنگ کے غیر ضروری استعمال اور ریلوے پٹریوں کے اردگرد غیر محفوظ سرگرمیوں کے بارے میں بھی بیداری پیدا کی۔ مسافروں اور مقامی رہائشیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع دینے یا فوری مدد طلب کرنے کے لیے 139 سیکیورٹی ہیلپ لائن پر رابطہ کریں۔ فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے، RPF نے مشہور کھیلوں اور تفریحی سرگرمیوں جیسے فٹ بال، کبڈی، اور ایتھلیٹکس کا اہتمام کیا۔ نوجوان شرکاء کے لیے دن کو خاص بنانے کے لیے افسران نے مختلف مقامات پر بچوں میں فٹ بال، انعامات، چاکلیٹ اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ ایسٹرن ریلوے کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر، مسٹر شبرام ماجھی نے کہا، "ہمارا مقصد عوام کے ساتھ اعتماد اور تعاون کا مضبوط رشتہ استوار کرنا ہے۔ مقامی کمیونٹیز کو شامل کر کے اور انہیں حفاظتی اصولوں اور اقدامات سے آگاہ کر کے، ہم ان لاکھوں مسافروں کے لیے ایک محفوظ اور زیادہ محفوظ ماحول پیدا کر رہے ہیں جو ہر روز ہمارے ریل نیٹ ورک پر انحصار کرتے ہیں۔"

बिहार सरकार

भवन निर्माण विभाग
विद्युत कार्यपालक अभियंता का कार्यालय,
विद्युत भवन प्रमंडल संख्या–1, पटना
शुद्धि-पत्र/आवश्यक सूचना

इस कार्यालय का ई–निविदा आमंत्रण सूचना सं0–02 वर्ष 2026–27, जिसका PR No.009726 (BCD) 26-27 है, में टंकण भूलवश निविदा खोलने की तिथि दिनांक–17.09.2025 टंकित हो गई है। जिसे दिनांक– 17.09.2026 पढ़ा जाय।
शेष अन्य सभी पूर्ववत् रहेगा।

विद्युत कार्यपालक अभियंता,
विद्युत भवन प्रमण्डल संख्या–01, पटना

PR. No. 0010038 (BCD) 2026-27

उक्त सूचना www.state.bihar.gov.in/prdbihar पर भी देखी जा सकती है।

सुरक्षित जीवन अपनाओ, अपनी नियमित एच.आई.वी. जाँच कराओ।

बिहार सरकार
लघु जल संसाधन विभाग, पटना
प्रेस विज्ञप्ति

एतद्द्वारा सर्वसाधारण को सूचित किया जाता है कि बिहार राज्य में, भू–गर्भ जल, जो जन–जीवन, कृषि, पशुपालन तथा औद्यौगिक/वाणिज्यिक गतिविधियों इत्यादि हेतु अत्यंत महत्वपूर्ण प्राकृतिक संसाधन है, के संदर्भ में वर्तमान समय की आवश्यकताओं एवं भविष्य की चुनौतियों से निपटने के लिये उसके विकास, प्रबंधन एवं विनियमन हेतु विधायन की प्रक्रियाधीन कार्रवाई के क्रम में उससे संबंधित बिहार भू–गर्भ जल (प्रबंधन एवं विनियमन) विधेयक 2026 के प्रारूप पर आम जनता/हितधारकों का सुझाव प्राप्त किया जाना है, जिसके लिये उक्त विधेयक के हिन्दी एवं अंग्रेजी प्रारूप को लघु जल संसाधन विभाग, बिहार, पटना की आधिकारिक बेवसाईट http://state.bihar.gov.in/mwrd/ citizenHome.html पर देखा जा सकता है एवं उसके संदर्भ में सुझाव (यदि कोई हो) तो तर्कपूर्ण आधार सहित ईमेल आई0डी0–ce.pmg-bih@gov.in पर या मुख्य अभियंता (योजना+अनुश्रवण+भूगर्भ) कार्यालय, लघु जल संसाधन विभाग, पटना पता–जल भवन तृतीय तल राईडिंग रोड, पटना में को निबंधित डाक/स्पीड पोस्ट के माध्यम से दिनांक–24.08.2026 तक उपलब्ध कराया जा सकता है।

मुख्य अभियंता
(योजना+अनुश्रवण+भूगर्भ),
लघु जल संसाधन विभाग, पटना

PR- 0010074 (M W R D) 2026-27

नशे की मार, बर्बाद करे सुखी परिवार।

Govt. of Bihar

BIHAR STATE POWER TRANSMISSION COMPANY LIMITED
(Registered Office :- 4th Floor Vidyut Bhawan, Patna-21)
(CIN No. U74110BR2012SGC018889 Website- www.bsptcl.in)
TRANSMISSION ZONE, PATNA
Akshay Urja Bhawan, BSEB Board Colony, Patel Nagar, Patna-23
(Contact No- 7763817733, Email ID – tz.patna@bsptcl.bihar.gov.in)
NIT No.- 12/PR/TRZ-Patna/2026

Tender is invited by GM-cum-CE, TRZ, Patna for the following works under Transmission Zone, Patna:-

SL. No.	Description of work	Estimated Cost (including GST) (in Rs)	EMD (in Rs)	Cost of B.O.Q. (including GST) (in Rs)	Completion Period
1.	Supply of portable discharge rods for different GSS i.e 132/33KV GSS Bihta(Old), 220/132/33KV GSS Bihta(New), 132/33KV GSS Paliganj & 220/132/33KV GSS Khagaul under Transmission Zone, Patna.	₹9,81,156.00	₹ 19,623.00	₹1476	01 Calendar Month

Bid submission start date and time	From 10:00 hrs of 27.08.2026
Bid submission end date and time	Up to 17:00 hrs of 18.09.2026
Date of pre-bid meeting	11:30 hrs of 03.09.2026
Date of opening of Techno -commercial Part	After 15:30 hrs of 21.09.2026
Date of opening of price part	To be notified after Technical Bid evaluation

- The bill of quantity and detailed terms & conditions of the tender may be obtained up to 17.09.2026 **till 5:00** PM from Accounts Officer, Transmission Zone, Patna against payment of BOQ cost (non-refundable) in the form of Demand Draft of any nationalized bank in favor of Accounts Officer, Transmission Zone, Patna payable at Patna
- The Earnest Money (@2% of estimated cost) will be deposited in the form of Demand Draft of any nationalized bank in favor of Accounts Officer, Transmission Zone, Patna payable at Patna.
- **Tender without Earnest money shall be out rightly rejected.**

G.M-cum-C.E
(TRZ, PATNA)

For complains regarding corruption vigilance help line No. 9431821485, 0612-2504969
This information is available on www.state.bihar.gov.in/prdbihar also

PR. No. 010069 (B&C) 2026-27

नशामुक्त हो जाए बिहार, सुरक्षित रहे घर परिवार।

बिहार सरकार
लघु जल संसाधन विभाग, पटना
प्रेस विज्ञप्ति

एतद द्वारा सर्वसाधारण को सूचित किया जाता है कि बिहार राज्य में, भू–गर्भ जल, जो जन–जीवन, कृषि, पशुपालन तथा औद्यौगिक/वाणिज्यिक गतिविधियों इत्यादि हेतु अत्यंत महत्वपूर्ण प्राकृतिक संसाधन है, के संदर्भ में वर्तमान समय की आवश्यकताओं एवं भविष्य की चुनौतियों से निपटने के लिये उसके विकास, प्रबंधन एवं विनियमन हेतु विधायन की प्रक्रियाधीन कार्रवाई के क्रम में उससे संबंधित बिहार भू–गर्भ जल (प्रबंधन एवं विनियमन) विधेयक 2026 के प्रारूप पर आम जनता/हितधारकों का सुझाव प्राप्त किया जाना है, जिसके लिये उक्त विधेयक के हिन्दी एवं अंग्रेजी प्रारूप को लघु जल संसाधन विभाग, बिहार, पटना की आधिकारिक बेवसाईट http://state.bihar.gov.in/mwrd/ citizenHome.html पर देखा जा सकता है एवं उसके संदर्भ में सुझाव (यदि कोई हो) तो तर्कपूर्ण आधार सहित ईमेल आई0डी0–ce.pmg-bih@gov.in पर या मुख्य अभियंता (योजना+अनुश्रवण+भूगर्भ) कार्यालय, लघु जल संसाधन विभाग, पटना पता–जल भवन तृतीय तल राईडिंग रोड, पटना में को निबंधित डाक/स्पीड पोस्ट के माध्यम से दिनांक–24.08.2026 तक उपलब्ध कराया जा सकता है।
उक्त सूचना www.state.bihar.gov.in/prdbihar पर भी देखी जा सकती है।

मुख्य अभियंता
(योजना+अनुश्रवण+भूगर्भ),
लघु जल संसाधन विभाग, पटना

PR. No. 010073 (MWRD) 2026-27

नशे की मार, बर्बाद करे सुखी परिवार।

बिहार सरकार

Mines and Geology Department
District- West Champaran, Bettiah
Short Notice Inviting E-Auction for Settlement of Sand ghats
(Through E-Procurement mode over https://eproc2.bihar.gov.in)

बिहार बालू खनन नीति, 2019 (यथा संशाधित) तथा बिहार खनिज (समानुदान, अवैध खनन, परिवहन एवं भंडारण निवारण) नियमावली, 2019 (यथा संशाधित) में उल्लिखित प्राावधानों के तहत पश्चिम चम्पारण, बेतिया जिला के बालूघाटों/बालूखंडों/इकाईयों यथा बालूखंड सं0– 01, 02, 03, 04, 05, 06, 07, 08, 09, 10 एवं 11 के आगामी पाँच वर्षों के लिए बंदोबस्ती ई–नीलामी के माध्यम से पुर्नबंदोबस्ती हेतु अल्पकालीन निविदा निम्न कार्यक्रमानुसार पुनः आमंत्रित की जाती है :–
1. ई–नीलामी कार्यक्रमः–

क्र0 स0	नदी (बालूखण्ड/बालूघाट)	निविदा दस्तावेज बिक्री शुल्क (5,000/- रू0) जमाकर निविदा दस्तावेज डाउनलोड प्रारंभ करने की तिथि	अग्रधन राशि एवं ऑक्शन प्रोसेसिंग फीस ऑनलाईन जमा तथा निविदा दस्तावेज अपलोड करने की अंतिम तिथि एवं समय	तकनीकी निविदा की जाँच/मूल्यांकन कर सफल निविदादाताओं की सूची सिस्टम में अपलोड करने की अंतिम तिथि	ई–नीलामी प्रारंभ होने की तिथि एवं समय	ई–नीलामी समाप्ति की तिथि एवं समय
1	गंडक नदी (बालूघाट/इकाई संख्या–01, 02, 03, 04, 05, 06, 07, 08, 09, 10 एवं 11)	21.08.2026	04.09.2026 को अपराह्न 05:00 बजे तक	10.09.2026	15.09.2026 को पूर्वाह्न 11:00 बजे से	15.09.2026 को अपराह्न 01:00 बजे तक

2. बालूखण्ड/बालूघाट इकाईयों की विस्तृत विवरणी जिला के वेबसाईट westchamparana.nic.in पर उपलब्ध है।
3. बालूघाटों की बंदोबस्ती, ई–नीलामी प्रक्रिया ई–प्रोक्योरमेंट पोर्टल https://eproc2.bihar.gov.in से करायी जाएगी।
4. ई–नीलामी द्वारा कराई जा रही बंदोबस्ती में भाग लेने वाले व्यक्तियों/कम्पनी/फर्म को ई–प्रोक्योरमेंट पोर्टल https://eproc2.bihar.gov.in पर निबंधन कराना अनिवार्य होगा।
5. एतद् संबंधी समस्त सूचना (यथा–नीलामी कार्यक्रम, सुरक्षित जमा राशि, अग्रधन राशि, नीलामी प्रोसेसिंग शुल्क इत्यादि) विस्तृत रूप से पश्चिम चम्पारण, बेतिया जिला की वेबसाईट westchamparana.nic.in विभागीय वेबसाईट https://state.bihar.gov.in/mines एवं ई–प्रोक्योरमेंट पोर्टल https://eproc2.bihar.gov.in पर उपलब्ध है।
6. एतद् संबंधी समस्त सूचना हेतु ई–टेंडरिंग/ई–प्रोक्योरमेंट हेल्पडेस्क, mjunction serices limited RJ Complex, 2nd floor, Canara Bank Campus, Khajpura, Ashiana Road, PS- Shastri Nagar, Patna 800014, Bihar, Toll Free no. 18005726571 e-mail Id: eproc2support@bihar.gov.in, समाहर्त्ता द्वारा प्राधिकृत पदाधिकारी, खनिज विकास पदाधिकारी, पश्चिम चम्पारण, बेतिया मो0 नं0 8544510746 एवं खान निरीक्षक, पश्चिम चम्पारण, बेतिया, मो0 नं0–7979901099 से सम्पर्क किया जा सकता है।
❖ विस्तृत जानकारी https://state.bihar.gov.in/prdbihar पर देखा जा सकता है।

समाहर्त्ता,
पश्चिम चम्पारण, बेतिया

PR. No.010036 (Mines) 2026-27

नशे की मार, बर्बाद करे सुखी परिवार।

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے نالندہ یونیورسٹی کا دورہ کیا

بہارشریف 17 اگست (الیاس خاں) ہندوستان کے چیف الیکشن کمشنر جناب گیانیش کمار نے آج نالندہ یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ یونیورسٹی کیمپس پہنچنے پر ان کا استقبال وائس چانسلر پروفیسر سچن چترویدی نے کیا۔ دورے کے دوران چیف الیکشن کمشنر نے وائس چانسلر پروفیسر سچن چترویدی اور یونیورسٹی کی فیکلٹی ممبران سے بات چیت کی۔ انہوں نے یونیورسٹی کیمپس کا بھی دورہ کیا۔ اس موقع پر جناب گیانیش کمار نے نالندہ یونیورسٹی کے ذریعے کیے گئے اہم کاموں اور ان کے نتائج کی ستائش کی۔ انہوں نے خاص طور پر خاص صفر اور پائیدار ترقی سے متعلق کاوشوں، شراکتی اقدامات، تعلیمی فضیلت اور یونیورسٹی کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی مصروفیت کی تعریف کی۔ خطے کی شاندار تاریخی ورثے اور جمہوریت اور علم کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے، شری گیانیش کمار نے کہا، "ویشالی، قدیم ترین جمہوریت کے طور پر، اور قدیم نالندہ، قدیم ترین یونیورسٹی کے طور پر، ہندوستان کے شاندار ورثے کی علامتیں ہیں۔" انہوں نے کہا کہ نئی نالندہ یونیورسٹی کی جمہوری روایات کو عصری تعلیم سے جوڑنے کے لیے ایک منفرد بنیاد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے تجویز دی کہ نئی نالندہ یونیورسٹی میں جمہوریت اور انتخابی علوم سے متعلق کورسز شروع کیے جا سکتے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر نے نالندہ یونیورسٹی اور انڈیا انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیموکریسی اینڈ الیکشن مینجمنٹ (آئی آئی آئی ڈی ای ایم) کے درمیان تعلیمی تعاون کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے انتخابی جمہوریت پر توجہ مرکوز کرنے والے خصوصی طور پر ڈیزائن کیے گئے کورسز اور پروگراموں کے امکان کو تلاش کرنے کی تجویز پیش کی، جس میں IIIDEM ضروری تعلیمی اور لاجسٹک مدد فراہم کر سکتا ہے۔ اس تعاون کا مقصد جمہوری اداروں اور انتخابی عمل کے میدان میں نالندہ یونیورسٹی کی تعلیمی مصروفیت کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ یہ دورہ نالندہ یونیورسٹی اور جمہوری اور انتخابی انتظام کے میدان میں کام کرنے والے ہندوستان کے سرکردہ اداروں کے درمیان علمی تعاون، علم کے تبادلے اور تعلیمی مواقع کو آگے بڑھانے کی سمت میں اہم قدم ہے۔ اس موقع پر بہار کے چیف الیکٹورل آفیسر ونود سنگھ گنجیال اور دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔

یوم آزادی تقریب میں بہترین کارکردگی پر ٹوٹو ڈرائیور محمد کمال کو اعزاز

ٹھاکرگنج 17 اگست (محمد شاداب غیور)۔ یوم آزادی تقریب 2026 کے موقع پر کشن گنج پولیس کی جانب سے پیپلیری پنچایت کے ادراگوری گاؤں کے رہنے والے ٹوٹو ڈرائیور محمد کمال کو ان کی بہترین اور قابل ستائش خدمات کے لیے توصیفی سند دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ ضلع انتظامیہ اور محکمہ پولیس کی جانب سے دیے گئے اس اعزاز کے بعد پورے علاقے میں ان کی بہادری، حاضر جوابی اور انسانی ہمدردی کی خوب تعریف کی جا رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ محمد کمال نے اپنی بیداری اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک خاتون کو انسانی اسمگلنگ کا شکار ہونے سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے بروقت مشتبہ حالات کو بھانپتے ہوئے پولیس انتظامیہ کو اطلاع دی جس کے بعد خاتون کی حفاظت کو یقینی بنانے میں مدد ملی۔ ان کے اس قابل تعریف اقدام کو پولیس انتظامیہ نے بھی سراہا۔ اسی بہترین خدمت اور قابل ستائش کام کے اعتراف میں یوم آزادی تقریب کے دوران ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ہاتھوں محمد کمال کو توصیفی سند پیش کر کے اعزاز بخشا گیا۔ اس موقع پر انتظامیہ کی جانب سے کہا گیا کہ مصیبت میں پھنسے لوگوں کی مدد کرنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ تقریب میں ان کے کام کی تعریف کرتے ہوئے لوگوں نے کہا کہ محمد کمال جیسے بیدار اور ذمہ دار شہری معاشرے کے لیے ایک مثال اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہیں۔ ان کی ہمت اور بروقت کارروائی سے نہ صرف ایک خاتون کی حفاظت ممکن ہو سکی بلکہ معاشرے میں انسانی اسمگلنگ کے خلاف بیداری کا پیغام بھی گیا۔ اعزاز ملنے کے بعد محمد کمال اور ان کے اہل خانہ میں خوشی کا ماحول ہے۔

فورایس ٹری اسکول میں 80واں یوم آزادی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

دربھنگہ 17 اگست (عرفان احمد پیدل) مدھوبنی ضلع کے شکری میں واقع فورایس ٹری اسکول میں 80واں یوم آزادی نہایت جوش و خروش، حب الوطنی اور قومی جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر اسکول میں ایک خوبصورت تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اسکول انتظامیہ، اساتذہ، طلبہ و طالبات اور والدین و علاقے کے دانشوران شرکت کر کے تقریب کو رونق بخشنے کا کام کیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی ادارہ ہذا کے سربراہ اعلیٰ ماسٹر ابوشعیب تھے۔ انہوں نے پرچم کشائی کی جس کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا اور تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس موقع پر اسکول کے ڈائریکٹر انجینئر محمد مرغوب جون بھی موجود تھے۔ پرنسپل اور معزز مہمانوں نے تقریب کی [illegible] خیر مقدم کیا۔ انہوں نے یوم آزادی کی اہمیت، وطن عزیز کی آزادی کے لیے مجاہدین آزادی کی قربانیوں اور نئی نسل کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے دوران اسکول کے طلبہ و طالبات نے مختلف قومی، ثقافتی اور تعلیمی پروگرام پیش کیے۔ [illegible] تقاریر، نظموں اور دیگر خوبصورت پیشکشوں کے ذریعے سامعین کو متاثر کیا۔ [illegible] وطن سے محبت اور ملک کی ترقی و خوشحالی کے لیے کام کرنے کا عہد کیا۔ مقررین نے کہا کہ آزادی ایک عظیم نعمت ہے اور اس کی قدر و حفاظت ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں ادارہ ہذا کے بھی اساتذہ پیش پیش تھے۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی، اسکول کے ڈائریکٹر، پرنسپل، نائب پرنسپل، تمام اساتذہ، والدین، طلبہ و طالبات اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بچوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ یوم آزادی کی یہ پروقار تقریب بچوں میں حب الوطنی، قومی یکجہتی اور ملک کی تعمیر و ترقی کے جذبے کو فروغ دینے کا ایک خوبصورت ذریعہ ثابت ہوئی۔ آخر میں ملک کی سلامتی، ترقی، خوشحالی اور امن و استحکام کے لیے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔

امارت پبلک اسکول میں 80واں یوم آزادی جوش وخروش سے منایا گیا

کٹیہار، 17 اگست (محمد مرشد عالم)۔ شہر کے گاندھی نگر رام پاڑہ میں واقع دارالقضاء امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ اور امارت پبلک اسکول کٹیہار میں 80واں یوم آزادی جوش وخروش اور تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ ضلع قاضی شریعت مولانا و مفتی شمشیر احمد مظاہری نے قومی پرچم لہرایا اور پرچم کو سلامی دی۔ اس موقع پر اسکول کے طلبہ نے قومی گیت پیش کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قاضی شریعت مفتی شمشیر احمد مظاہری نے کہا کہ ملک کی آزادی بے شمار قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہمارے بزرگوں، مجاہدین آزادی اور علماء کرام نے آزادی کی جدوجہد میں عظیم قربانیاں پیش کیں۔ سینکڑوں علماء کو پھانسی دی گئی، جیلوں میں قید کیا گیا اور کالے پانی کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کی تاریخ میں مسلمانوں اور علماء کرام کی قربانیوں کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ مفتی شمشیر احمد مظاہری نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا حسرت موہانی، شیر میسور ٹیپو سلطان، مولانا ابوالکلام آزاد، مہاتما گاندھی، سبھاش چندر بوس اور پنڈت جواہر لعل نہرو سمیت دیگر رہنماؤں کی جدوجہد اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان رہنماؤں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں ملک تقریباً دو سو سالہ برطانوی غلامی سے آزاد ہوا۔ انہوں نے کہا کہ 15 اگست 1947 کو لال قلعہ پر پنڈت جواہر لعل نہرو نے آزاد ہندوستان کا قومی پرچم لہرایا، جس کی یاد میں ہر سال یوم آزادی منایا جاتا ہے۔ تقریب سے نائب قاضی مفتی عبدالحق اور معروف سماجی کارکن ماسٹر محمد عثمان غنی نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے بچوں، سرپرستوں اور مہمانوں کو یوم آزادی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملک کی آزادی کی حفاظت، قومی اتحاد کو مضبوط کرنے اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر امارت پبلک اسکول کے طلبہ و طالبات نے رنگا رنگ ثقافتی پروگرام، حب الوطنی پر مبنی نغمے اور قومی ترانے پیش کیے جبکہ اردو، ہندی اور انگریزی زبانوں میں تقاریر اور نظمیں بھی پیش کی گئیں، جس پر حاضرین نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض اسکول کے پرنسپل روح الامین اور جاوید عالم نے انجام دیے۔ آفس انچارج محمد رضوان اختر، عبدالواحد، عبدالحق اور نکہت آرا نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔ تقریب میں سماجی کارکن محمد سجاد عالم، مکتب کے صدر الحاج مسعود عالم، مجاہد پرویز ٹپو، نیر عالم، محمد منصور منصوری، مفتی مرغوب عالم، اساتذہ کرام، طلبہ و طالبات اور بڑی تعداد میں مرد و خواتین سرپرست موجود تھے۔ آخر میں قاضی شریعت مفتی شمشیر احمد مظاہری کی دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

انجمن باغ و بہار میں یاد کی گئیں افسانوی مجموعہ "ڈائن" کی تخلیق کار شکیلہ اختر

بھاگلپور 17 اگست (پریس ریلیز) انجمن باغ و بہار، پورے بھاگلپور کے زیر اہتمام نوشین بھارتی، ہاسٹل کے شاہ مارکیٹ جوہر اپاغ کی صدارت میں شکیلہ اختر کی یوم پیدائش پر ایک ادبی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر انجمن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر محمد پرویز نے شکیلہ اختر کے حیات اور فن کی روشنی میں کہا کہ شکیلہ اختر اردو کے افسانوی ادب کا ایک منفرد اور معتبر نام ہے اور بہار کی پہلی خاتون افسانہ نگار میں شمار کی جاتی ہیں۔ وہ ایک ترقی پسند افسانہ نگار تھیں۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، ناولٹ نگار، خاکہ نگار، مضمون نگار، تبصرہ نگار تھیں۔ انکے افسانوں میں متوسط طبقے کی ناہمواریوں کی سچی تصویر ملتی ہے۔ انکے تمام افسانوں میں کردار نگاری، ماجرا سازی اور فضا آفرینی میں ماہر نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز شاعری سے کی پھر افسانے کی طرف مائل ہوئیں اور انکا پہلا افسانہ رحمت ہے جو 1936ء ادب لطیف میں شائع ہوا تھا۔ انکے پہلے افسانہ کو میں نے اپنی کتاب اردو کے 23 افسانہ نگار اور انکا پہلا افسانہ میں شامل کیا ہے۔ شکیلہ اختر کا اصل نام شکیلہ توحید اور قلمی نام شکیلہ اختر۔ 16 اگست 1916ء کو ضلع ارول بہار میں پیدا ہوئیں اور وفات 10 فروری 1994ء میں۔ والد کا نام شاہ محمد توحید، والدہ کا نام صالحہ خاتون اور شوہر اردو کے نامور افسانہ نگار اختر اورینوی تھا۔ رضیہ رعنا شکیلہ اختر کی بہن تھیں جو ایک بہترین افسانہ نگار تھیں۔ انہوں نے اسکول اور کالج میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ انکے افسانے ادب لطیف، نقوش، افکار، ساقی کلیم، نیا دور، ادبی دنیا، عصمت وغیرہ نامور رسائل میں شائع ہوتے تھے۔ انکی تصانیف میں درپن، آنکھ مچولی، ڈائن، آگ اور پتھر، لہو کے مول، آخری سلام یہ سبھی انکے افسانوی مجموعے ہیں۔ ایک ناولٹ تنکے کا سہارا نام سے لکھا۔ مطالعہ مومن گلذارش (اختر اورینوی کے صحافتی مضامین کا مجموعہ) اور سہیل عظیم آبادی محمد طفیل انکے خاکے ہیں انکا ادھورا ناول موج اور ساحل ہے۔ انکے کئی افسانوں کا ترجمہ ہندی، بنگلہ، گجراتی وغیرہ زبانوں میں ہو چکا ہے انکے اہم افسانوں میں ڈائن، آنکھ مچولی، اعتراف، بزدل، تم کس نگری میں بستے ہو، سوکھا ہوا پودا، باسی بھات، ٹوٹی ہوئی گڑیا، پیاسی نگاہیں، شاید، جھنڈا اونچا رہے ہمارا، مظلوم، ٹھنڈی آگ، سویا ہوا خدا، وغیرہ خاص ہیں۔ اس موقع پر جوہر اپاغ نے کہا کہ شکیلہ اختر کی کہانیاں اپنے عہد کی پیداوار اور اپنے معاشرے کی عکاس ہیں۔ نشست میں شامل محمد شاداب عالم، ڈاکٹر حبیب مرشد خاں، شہزور اختر، محمد محبوب عالم، نوشین جہاں، محمد سہیم الدین نے شکیلہ اختر کے حیات و فن سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جماعت اسلامی ہند بہار کی یک روزہ کارکنان کانفرنس اختتام پذیر

دربھنگہ 17 اگست (عرفان احمد پیدل) جماعت اسلامی ہند اس ملک کے وسیع تر مفاد کے لیے ایک رحمت ہے۔ ملک میں امن و امان، عدل و انصاف اور اصلاحِ معاشرہ کا قیام جماعت کے دیرینہ مقاصد میں شامل ہے۔ یہ باتیں جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر انجینئر محمد سلیم نے کارکنانِ تحریک سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ برسوں سے ملک میں امتِ مسلمہ کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ماب لنچنگ، مساجد و مدارس اور مسلمانوں کے مکانات کو بلڈوز کیا جا رہا ہے۔ ان حالات کو بدلنے کے لیے ہمیں تعمیری و اصلاحی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے کہ پوری آبادی ہمارے خلاف ہے، بلکہ ایک چھوٹا سا طبقہ ہے جو نفرت کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم برادرانِ وطن کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔ ان سے دوری اختیار کرنے کے بجائے ان کے ساتھ ہمدردی، محبت اور اپنائیت کا رشتہ استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ کارکنان کو مطالعہ، علمی وسعت اور فیلڈ ورک پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مزید مضبوط کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس موقع پر امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند بہار مولانا رضوان احمد اصلاحی نے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے دس اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی: اسلام کے داعی ہونے کی حیثیت سے سب سے پہلے خود اسلام کا صحیح فہم پیدا کریں۔ اسلامی تعلیمات پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ سیرت و کردار کی طاقت پیدا کریں، کیونکہ کردار سے عاری شخص دین کا داعی و مبلغ نہیں بن سکتا۔ اسلام کو اپنی سیرت و کردار کا دین بنائیں۔ دنیا میں ہر کام جینے کے لیے کریں، لیکن آپ کا جینا اور مرنا اسلام کے لیے ہونا چاہیے۔ کارکنانِ تحریک کے باہمی تعلقات اخوت و محبت پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اسلامی اجتماعیت کا ایک اہم تقاضا نظم و ضبط کی پابندی ہے، جس پر سختی سے عمل پیرا ہونا چاہیے۔ کچھ بنیادی عیوب سے بچنا ناگزیر ہے، مثلاً کبر و غرور، نمود و نمائش، نفس پرستی، خود پسندی، مزاج کی بے اعتدالی، تنگ دلی اور ارادے کی کمزوری۔ ارادے کے کمزور کارکنان ہمیشہ ذمہ داریوں سے بھاگتے ہیں اور دنیا کے ہر دوسرے کام کو اس کام پر ترجیح دینے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ چاروں بنیادی و لازمی کاموں کو لازماً انجام دینا چاہیے۔ ہفتہ وار اجتماع میں لازماً شرکت کرنی چاہیے اور جیبِ خاص سے ضرور کچھ نہ کچھ انفاق کرنا چاہیے۔ کارکن کا فارم پُر کر کے باقاعدہ کارکن بننا چاہیے۔ اسی طرح اسلامی اجتماعیت کی بنیادی رکنیت حاصل کر کے اقامتِ دین کی ذمہ داری کماحقہٗ ادا کرنی چاہیے۔ پروگرام کا آغاز عمار یاسر کی تذکیر بالقرآن سے ہوا۔ رکن شوریٰ حلقہ بہار نظیر احمد نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ امیر مقامی موتیہاری عبدالرشید برق نے "تاریخِ دعوت و عزیمت اور جماعت اسلامی ہند" کے عنوان سے خطاب کیا۔ پروگرام کے دوسرے سیشن میں مولانا محمد دستگیر ندوی، التمش وہاب، حیدر علی، محمد جاوید، نثار احمد اور فصیح اختر وغیرہ نے خطاب کیا۔ عامر اقبال نے پروگرام پر تبصرہ پیش کیا، جبکہ محترمہ رضیہ خاتون صاحبہ نے "تحریکِ اسلامی میں خواتین کا کردار" کے موضوع پر گفتگو کی۔ احمد رضا، امیرِ مقامی، کے کلماتِ تشکر کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ بچوں نے ایس آئی او کا ترانہ بھی پیش کیا۔ اس موقع پر مشرقی و مغربی چمپارن، گوپال گنج، سیوان، سارن، سیتامڑھی، شیوہر، مظفرپور، ویشالی، سمستی پور، مدھوبنی، بیگوسرائے اور دربھنگہ اضلاع سے چار سو سے زائد مرد و خواتین کارکنان نے شرکت کی۔

انجمن ترقی اردو کے وفد کی ضلع کلیکٹر سے ملاقات

بیگوسرائے 17 اگست (پریس ریلیز) انجمن ترقی اردو ضلع بیگوسرائے کی جانب سے آج ضلع کلیکٹریٹ میں انجمن ترقی اردو کے جوائنٹ سکریٹری حافظ وقاری محمد نہال الدین اشاعتی کی نمائندگی میں ایک وفد نے ضلع کلیکٹر جناب شری کانت شاستری سے ملاقات کی۔ اس موقع پر وفد کی جانب سے ضلع کلیکٹر کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا، جس میں اردو زبان کے فروغ اور سرکاری امور میں اردو کے مؤثر استعمال سے متعلق متعدد اہم مطالبات پیش کیے گئے۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ اردو میں دی جانے والی عرضیوں اور درخواستوں کو سرکاری سطح پر وصول کیا جائے اور حتی الامکان ان کا جواب بھی اردو میں دیا جائے۔ اس کے علاوہ اردو میں تحریر کردہ دستاویزات کو رجسٹری دفاتر کی جانب سے قبول کرنے، اہم سرکاری قواعد و ضوابط اور نوٹیفکیشنوں کو اردو میں بھی شائع کرنے، عوامی اہمیت کے حامل سرکاری احکامات و سرکلروں کو اردو میں بھی جاری کرنے اور اہم سرکاری اشتہارات کی اردو میں بھی اشاعت کا مطالبہ کیا گیا۔ وفد نے ضلع گزیٹ کا اردو ترجمہ بھی شائع کرنے، اہم سرکاری و عوامی مقامات پر سائن بورڈز اور نام کی تختیوں کو ہندی کے ساتھ اردو میں بھی آویزاں کرنے سمیت اردو کے عملی فروغ سے متعلق دیگر مطالبات بھی ضلع کلیکٹر کے سامنے رکھے۔ مطالبات پر ضلع کلیکٹر شری کانت شاستری نے مثبت خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وفد کو یقین دلایا کہ اہم اور مناسب مقامات پر ہندی کے ساتھ اردو میں بھی نام درج کیے جائیں گے۔ ان کے اس مثبت رویے پر وفد نے اظہارِ تشکر کیا اور امید ظاہر کی کہ ضلع انتظامیہ کی جانب سے اردو کے فروغ اور اس کے سرکاری استعمال کو مزید مؤثر بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ ملاقات کے موقع پر محمد ذوالفقار علی، محمد کونین علی، حافظ تکمیل، مولانا فضل اکبر اور قاری ارمان نظر الحق جامعی سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

آئیڈیل گرلس اسکول میں یومِ آزادی پر رنگارنگ ثقافتی پروگرام

کٹیہار، 17 اگست (محمد مرشد عالم)۔ 80ویں یومِ آزادی کے موقع پر سلیمان نگر، ڈھریا بھٹا، کٹیہار میں واقع آئیڈیل گرلز اسکول کے احاطے میں پرچم کشائی کے بعد طالبات کی جانب سے ایک شاندار اور رنگارنگ ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں طالبات نے اردو، ہندی، انگریزی اور عربی زبانوں میں مختلف تعلیمی، ثقافتی اور حب الوطنی پر مبنی پروگرام پیش کر کے حاضرین کے دل جیت لیے۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل بلقیس خاتون نے اپنے خطاب میں کہا کہ یومِ آزادی کو محض ایک روایتی تقریب کے طور پر منانے کے بجائے اس کی حقیقی روح اور جذبۂ حب الوطنی کے ساتھ منانا چاہیے، تبھی ہم یومِ آزادی کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد نے خواتین اور بچیوں کی تعلیم کو قوم کی ترقی کے لیے انتہائی اہم قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم ہی وہ بنیاد ہے جس پر کسی قوم اور ملک کی تعمیر و ترقی ممکن ہے۔ اس موقع پر اسکول کی استاد و ہاسٹل انچارج سبا مرشد نے کہا کہ ہندوستان کے آئین اور اس کی بنیادی اقدار کو سمجھے بغیر آزاد ہندوستان کے حقیقی تصور کو سمجھنا ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مہمانِ خصوصی ممتاز نرسنگ ہوم کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر نیاز عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم زندگی کی اصل بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک مرد تعلیم حاصل کرتا ہے تو اس کا فائدہ عموماً اس کے خاندان تک پہنچتا ہے، لیکن ایک بچی تعلیم و تربیت حاصل کرتی ہے تو وہ پورے خاندان اور آنے والی نسلوں کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے ڈائریکٹر محمد مرشد عالم آزاد اور پرنسپل بلقیس خاتون کی محدود وسائل کے باوجود تعلیمی شمع روشن رکھنے کی کوششوں کو قابلِ ستائش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے تعلیمی اداروں کو بھرپور تعاون اور حوصلہ افزائی ملنی چاہیے۔ اس موقع پر اسکول کے ڈائریکٹر محمد مرشد عالم آزاد نے کہا کہ آئیڈیل گرلز اسکول ایک ایسا ادارہ ہے جہاں اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا بھی بہترین انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک تعلیم تجارت نہیں بلکہ عبادت ہے اور اسی جذبے کے ساتھ بچیوں کو معیاری تعلیم و تربیت فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ثقافتی پروگرام کے دوران اسکول کی طالبات گل افشاں پروین، نزہت بانو، بشریٰ اور تبسم تسلیم نے اردو، ہندی، انگریزی اور عربی زبانوں میں مختلف پروگرام پیش کیے، جنہیں حاضرین نے بے حد پسند کیا اور بھرپور داد دی۔ مہمانِ اعزازی حرا ریسرچ سینٹر کے ڈائریکٹر محمد منہاج الدین عالم نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآنِ مجید کو پڑھنا، سمجھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن سے وابستگی کے بغیر ایک مسلمان کی زندگی ادھوری ہے۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء نے طالبات کی بہترین پیش کش، اساتذہ کی محنت اور اسکول انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ اس موقع پر محمد شفیق عالم، محمد تسلیم، عارف، محمد آزاد عالم، محمد اظہار عالم، محمد راجہ عالم، محمد ساحل عالم سمیت دیگر معززین، اساتذہ، طلبہ و طالبات اور سرپرست حضرات موجود تھے۔ پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی اور مہمان اعزازی کے دست مبارک سے طالبات انعامات سے نوازے گئے۔

رہنما فاؤنڈیشن کے بینر تلے علمائے کرام کی ایک اہم نشست

گریڈیہہ، 17 اگست (پی این ایس)۔ مدرسہ تجوید القرآن اسری بستی گریڈیہہ جھارکھنڈ میں ڈمری بلاک و قرب و جوار کے علمائے کرام کی ایک اہم نشست ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا فرید الدین فیضی صاحب قبلہ نے فرمائی حضرت مولانا پیر بخش فیضی نے نظامت فرماتے ہوئے علمائے کرام سے یک باد دیگر رائے طلب کی اور علمائے کرام نے اپنی اپنی رائے پیش کی اور ذمہ داریوں کو بتاتے ہوئے کئی مشکلوں کو سامنے رکھا مثلاً ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی دینے کے عوض میں صرف ۱۰ یا ۱۲ ہزار وظیفہ ملنا جو مہنگائی کے اس دور میں گھر کے اخراجات کو مکمل کرنا کافی ہے۔ ذی شعور علمائے کرام کی رائے آنے کے بعد اس بات پر اتفاق کرتے ہوئے علمائے کرام نے رضامندی کا ثبوت پیش کیا۔ اور علماء نے فرمایا کے کوئی بھی کام کرنے کے لیے پلیٹ فارم مضبوط ہونا چاہیے اس میں سیاسی افراد، سماجی افراد کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے جو آگے کے مراحل کو حل کرنے کا کام کریں گے ان کو اس فاؤنڈیشن میں جڑنے کی دعوت دینی ہوگی اور سب سے پہلے مالی اعتبار سے فاؤنڈیشن کو مضبوط کرنا ہوگا۔ دوسری بات یہ طے ہوئی کے فاؤنڈیشن کو مضبوط کرنے کے بعد سب سے پہلے فاؤنڈیشن کو رجسٹریشن کرایا جائے تاکہ سرکاری نظر میں فاؤنڈیشن مضبوط سمجھا جائے پھر اس کے بعد ڈمری کے تمام آئمہ مساجد و صدر و سکریٹری کو طلب کیا جائے کیونکہ کے عوام کے بغیر اماموں کی تنخواہ نہیں بڑھ سکتی ہمیں ان کی بھی باتیں سننے کی ضرورت ہے جب وہ آئیں گے تو ان کے سامنے اماموں کی کم تنخواہوں کا ذکر کیا جائے ساتھ ہی ساتھ ان کے سامنے سرکاری ڈاٹا بھی سنایا جائے گا جس میں سرکار کی طرف سے ایک مزدور کی تنخواہ ۱۳ ہزار اور ایک ہنرمند کی تنخواہ ۱۵ ہزار اور ماہرین کی تنخواہ ۱۸ ہزار کم و بیش سرکار کے ڈاٹا میں درج ہے ذرا سوچیں آپ اپنے اماموں کو سرکاری ڈاٹا کے حساب سے تنخواہ کتنا کم دیتے ہیں جو نامناسب ہے اس کمی کو دور کرنے کے لیے معقول تنخواہ کا انتظام کرنا ہوگا اور جو فاؤنڈیشن طئے کرے گا اس پر عمل کرنا ہوگا اور اماموں سے بھی عرض کیا جائے گا کے حسب لیاقت آپ کی تنخواہ متعین کی جائے گی کیونکہ جہاں ہر امام کو اچھی تنخواہ چاہیے وہیں پر عوام کو بھی اچھے امام چاہیے تو فاؤنڈیشن کی طرف سے امام بھیجا جائے گا اور امام کو جگہ دی جائے گی جو جس معیار کا ہوگا ان کو ویسے ہی جگہ دی جائے گی اور جو فاؤنڈیشن سے جڑے ہوں گے صرف ان کے حق کی لڑائی فاؤنڈیشن لڑے گی باضابطہ ان کا ممبر کارڈ بنایا جائے گا، اور ڈمری کے تمام مکاتب کے تعلیم و تعلم کی نگرانی فاؤنڈیشن کے ذمہ دار کریں گے اور امام اور عوام کے بیچ ہونے والی پریشانیوں کو بعد اطلاع فاؤنڈیشن کے ذمہ داران حل کرنے کی کوشش کریں گے مندرجہ بالا باتوں کو آتے ہوئے تمام علمائے کرام کی موجودگی میں اتفاق رائے سے منظور کیا گیا آخیر میں الحاج مولانا ریاض احمد مصباحی بانی دارالعلوم حافظ ملت ترلا کی دعاؤں پر یہ پروگرام اختتام ہوا اس نشست میں خصوصی طور پر حضرت مولانا اظہر رضا مصباحی ازہری، حضرت مولانا ڈاکٹر شمشاد احمد مصباحی ازہری، مولانا نثار احمد مصباحی، حافظ مبارک، مولانا سلیمان، مولانا توصیف، مولانا ابرار، مولانا اقبال، حافظ معراج، قاری منصور، قاری نظام، وغیرہ موجود تھے یہ اطلاع مولانا ظاہر حسین نے دی۔

مولانا فاروق ندویؒ بلا کے سادگی پسند، بہت ہی خلیق و شفیق استاد اور علم نحو کے بہترین مدرس تھے: مولانا شہباز اختر ندوی

ارریہ 17 اگست (مشتاق احمد صدیقی) تنظیم ابناء ندوہ ضلع ارریہ کی طرف سے مولانا فاروق صاحب ندوی رحمہ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر گزشتہ کل تعلیمی و تربیتی ادارہ الشمس اکیڈمی ملت نگر، ارریہ میں تعزیتی نشست منعقد کی گئی، جس کی صدارت مولانا مصور عالم صاحب ندوی چترویدی نے کی اور سرپرستی جناب مولانا سرور عالم صاحب ندوی کی رہی جبکہ نظامت کے فرائض کو مولانا مفتی ہمایون اقبال نے بڑے حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا مرحوم کے ماموزاد بھائی جناب مولانا مشتاق صاحب صدیقی وائس پرنسپل اسپیل اکیڈمی کسیار گاؤں بطور مہمان خصوصی شریک پروگرام ہوئے۔ مولانا کے محاسن کو پیش کرتے ہوئے مولانا شہباز اختر ندوی نے اپنے تاثرات میں کہا کہ: فن نحو میں مولانا مرحوم کو بڑا عبور حاصل تھا، وہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ نیا کرتے رہتے تھے، طلباء میں مسابقاتی بزم منعقد کرواتے، اس سے اس فن میں بڑی گرفت پیدا ہوئی، مولانا کے اندر بلا کی سادگی تھی، بہت ہی خلیق اور شفیق استاد تھے، طلباء کی خدمت کیا کرتے تھے اور جیب خاص سے ان کی مالی امداد فرماتے تھے، ایک بار تعطیل کے موقع پر تقریباً ۲۰/ طلباء گھر جا رہے تھے اور بس پر سوار تھے، مولانا نے اپنی جیب خاص سے تمام بچوں کا کرایہ ادا کر دیا اور کسی کو محسوس تک نہیں ہونے دیا۔ مولانا یحییٰ نسیم صاحب ندوی نے مولانا کو بہترین مدرس اور فیاض اور سخی استاد کہتے ہوئے یہ واقعہ سنایا کہ مولانا کی تنخواہ اس زمانے میں 1400 /سو روپے تھی، اور گھر سے 1500 /سو روپے مزید مولانا کے والد صاحب بھیج دیا کرتے تھے، یہ پوری رقم مولانا صرف اپنی ذات پر نہیں بلکہ اپنے شاگردوں کی ضروریات پر بھی خرچ کیا کرتے۔ مولانا مشتاق صاحب ندوی نے بھی اپنے تاثرات میں مولانا کی شفقت و جرأت کو یاد کرتے ہوئے یہ واقعہ سنایا جو 1992ء کا ہے۔ ارریہ شہر میں کرفیو لگا ہوا تھا، اور پورا ضلع اس سے متاثر تھا، ایسے میں ہمارے لئے یہاں سے گھر جانا بہت مشکل ترین مرحلہ تھا، مولانا ہم سب کو لے کر ۵۰/ کلو میٹر پیدل سفر کر کے گھر تک چھوڑ آئے۔ راستے میں غیر مسلموں کا بھی سامنا ہوا لیکن مولانا کہیں نہیں جھجکے اور کسی نے کچھ کہنے کی ہمت بھی نہیں کی۔ حضرت مولانا مشتاق صاحب صدیقی جو اس نشست کے مہمان خصوصی تھے اور مولانا فاروق صاحب ندوی رحمہ اللہ علیہ کے ماموں زاد بھائی، انہوں نے ایک ایسا واقعہ سنایا جسے سن کر مولانا کی نیک دلی اور دریا دلی کا علم ہوتا ہے، نیز دکھ درد میں دوسروں کے شریک ہی نہیں بلکہ پیش پیش ہونے کی دلیل ملتی ہے۔ مولانا نے ایک قیمتی زمین خریدی تھی اور اس کی رجسٹری کے لئے گھر سے روانہ ہو رہے تھے، گاڑی پر بیٹھ چکے تھے کہ اسی درمیان ایک آدمی آیا جو اپنا آپریشن کرانے کے لئے پورنیہ جانے والا تھا، انہوں نے مولانا سے مجھے رقم کا مطالبہ کیا، مولانا نے موجود اپنے پاس ساری رقم ان کے حوالے کر دی، ڈرائیور کو کرایہ مکمل ادا کیا، اور یہ کہتے ہوئے گاڑی سے اتر گئے کہ رجسٹری اب کسی دوسرے دن ہوگی ان شاء اللہ۔ مولانا کے حوالے سے جو اس نشست میں ایک خاص بات ان کی وصیت ہے جو موت سے پہلے اپنے ماموں زاد بھائی مولانا مشتاق احمد صدیقی سے کی ہے، ایک ہفتہ پہلے بھی مولانا ایک جنازے میں قبرستان پر ملاقات کرتے ہوئے انہیں کہہ چکے تھے اور پھر ارریہ صدر اسپتال میں موت سے قبل ہاتھ پکڑ فرمایا کہ مدرسہ دارالعلوم الاسلامی سکٹی، سنبرسی نگر پاپا کالج مورنگ نیپال کی فکر کیجئے گا۔ یہ وہ مدرسہ ہے جو مولانا اپنی قیمتی زمین پر قائم کیا ہے، ماشاء اللہ اس کی عالیشان عمارت بھی بنوادی ہے، اب اس مدرسہ کو آباد و شاداب رکھنے کے لئے مولانا کوشاں و فکرمند تھے، شاید مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے اسے بطور صدقہ جاریہ جاری و ساری رکھنے کی فکر انہیں دامن گیر تھی، اسی لئے آخری وقت اسی طرح، جس طرح حضرت علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ اپنے انتقال سے پہلے اپنے شاگرد رشید علامہ سید سلیمان ندوی کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ: "سیرت النبی کا کام جاری رکھنا اور اسے پایہ تکمیل تک پہونچانا" بحمد اللہ یہ کام جاری رہا اور مکمل بھی ہوا، استاد گرامی قدر نے پہلی تین جلدیں تصنیف فرمائی اور شاگرد رشید نے بقیہ چار جلدیں اردو زبان میں مستند و مفصل آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھ کر بڑا کارنامہ انجام دیا۔ اور علامہ شبلی رحمہ اللہ علیہ باوجود کثیر التصانیف شخصیت ہیں وہ سیرت النبی کو اپنی عمر کی پونجی سمجھتے تھے کچھ ایسا ہی مولانا فاروق صاحب رحمہ اللہ علیہ کی اس وصیت سے ہمیں سمجھ میں آتا ہے کہ وہ اپنی عمر کا خلاصہ اس مدرسہ کو سمجھ کر بار بار اپنے معتمد علیہ شخص سے اس کی تاکید فرما رہے ہیں۔ باری تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے اور اس ادارہ کے فیض کو عام و تام فرمائے، آمین۔ صدارتی کلمات میں مولانا مصور عالم صاحب ندوی وچترویدی نے فرمایا کہ یہ ہمارے لئے سعادت کی بات ہے کہ مجھے اس بابرکت مجلس میں شریک ہونے کا موقع نصیب ہوا، آپ نے بھی فرمایا کہ مولانا فاروق ندویؒ نہ صرف فن نحو میں مہارت رکھتے تھے بلکہ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں ہے، جس کی افادیت کے لئے آپ نے اپنا وقت اور اپنا مال صرف نہ کیا ہو، آپ نے کہا کہ ان کے شاگردوں کے تأثرات اور اظہار خیال سے یہ باتیں کھل کر سامنے آئیں کہ مولانا فاروق ندویؒ کی شخصیت ریاکاری اور دکھاوے سے پاک تھی، اللہ والے واقعی مخفی طور پر یعنی چھپ کر انسانیت کی خدمات انجام دیتے ہیں ایسی روحانی شخصیات چھپنے کے لئے نیک اعمال سرانجام نہیں دیتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تعزیت مسنونہ تو یہ ہے کہ ہم مرحوم کے دولت خانہ پر پہنچ کر ان بچوں اور دیگر قریبی رشتے داروں کے سامنے اپنے تعزیتی پیغامات کا اظہار کریں تو آج کی یہ تعزیتی نشست تعزیتی نشست کم تذکیری نشست بھی ہے، کیوں کی ہم سب مولانا فاروق ندوی کی خوبیوں اور ان کے حسنات کو یاد کر کے ان خوبیوں اور حسنات کو اپنی زندگی شامل کریں اور مرحوم کے مانند اسے عملی جامہ پہنائیں! پھر نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد صدر مجلس نے پر مغز دعاء فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور ان کی علمی خدمات کو صدقہ جاریہ کے تحت بے حد قبول و منظور فرمائے! اور انکی اہلیہ سمیت ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو صبر جمیل نصیب کرے! اس سے قبل اس بابرکت تعزیتی نشست کا آغاز ابوسفیان ندوی کی کی تلاوت سے ہوا جبکہ مولانا مشتاق ندوی نے اپنی مترنم آواز میں نعت کریم کا گلدستہ پیش کیا۔ آخر میں تعزیتی نشست کی نظامت فرما رہے مفتی ہمایون اقبال ندوی نائب صدر، جمعیت علماء ارریہ و جنرل سکریٹری، تنظیم ابناء ندوہ پورنیہ کمشنری نے بہترین انداز میں ایک فرد کی تشریف آوری پر ان کا دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور ان کے اظہار تشکر کے ساتھ یہ تعزیتی نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔

ویشالی میں پورے آن بان شان سے لہرایا ترنگا، وزیر نشانت کمار نے کی پرچم کشائی

اسکول، کالج، مدارس اسلامیہ کے علاوہ دیگر مقامات پر دھوم دھام سے منایا گیا یوم آزادی

حاجی پور/ ویشالی (شبنم پروین) ملک کے 80 ویں یوم آزادی کے موقع پر حاجی پور واقع اکشے وٹ رائے اسٹیڈیم میں ایک شاندار اور باوقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں انچارج وزیر جناب نشانت کمار نے قومی پرچم لہرایا، پریڈ کی سلامی لی اور ضلع کے عوام کو یوم آزادی کی مبارکباد پیش کی۔ تقریب کے دوران سڑکوں کی حفاظت اور شہریوں کی شراکت داری کو فروغ دینے کے مقصد سے 'ویشالی پتھ پر یہری ایپ' کا آغاز کیا گیا۔ اس کے علاوہ زمین خاندانوں کو سرٹیفکیٹ اور خاتون سپروائزر کو تقرری خطوط بھی دیے گئے۔ اس موقع پر شہید خاندانوں، سابق فوجیوں، باصلاحیت افراد اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اداروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ ان کے نمایاں تعاون اور خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ یوم آزادی کے موقع پر ضلع کے مہادلت ٹولوں، مختلف بلاکوں، شہری اداروں، اسکولوں اور سرکاری اداروں میں بھی قومی پرچم شان سے لہرایا گیا۔ 'ہر گھر ترنگا مہم-2026' کے تحت پورا ویشالی حب الوطنی کے رنگ میں رنگا نظر آیا۔ تقریب میں موجود لوگوں نے آزادی کے متوالوں اور ملک کے بہادر جوانوں کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی اتحاد، سماجی ہم آہنگی اور عوامی شراکت داری کے جذبے کے ساتھ ترقی یافتہ، صاف ستھرے، محفوظ اور خوشحال ویشالی کی تعمیر کا عزم کیا گیا۔ یوم آزادی کی یہ تقریب حب الوطنی، قومی اتحاد اور عوامی شراکت داری کے جذبے سے سرشار رہی اور پورے ضلع میں آزادی کے جشن کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ ادھر حاجی پور کے بی جے پی کے ضلعی دفتر میں 80واں یوم آزادی جوش و خروش اور شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر بی جے پی کے جنوبی ضلع صدر اجے کشواہا نے قومی پرچم لہرایا۔ تقریب میں حاجی پور کے رکن اسمبلی اودھیش سنگھ، حاجی پور کے نائب سربراہ سمیت بی جے پی کے متعدد کارکنان خصوصی طور پر موجود رہے۔ تمام لوگوں نے قومی پرچم کو سلامی پیش کی اور ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے عظیم مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر بی جے پی کے جنوبی ضلع صدر اجے کشواہا نے تمام ہم وطنوں کو 80 ویں یوم آزادی کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ آزادی کا مقدس دن ہمیں ان عظیم شخصیات، انقلابیوں اور مجاہدین آزادی کی یاد دلاتا ہے، جنہوں نے مادرِ وطن کی حفاظت اور خدمت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ان عظیم مجاہدین کی قربانیوں سے تحریک حاصل کرتے ہوئے جمہوری اقدار کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ ترقی یافتہ ہندوستان اور خود کفیل ہندوستان کی تعمیر کے عزم کو دہرانا چاہیے۔ تقریب کے اختتام پر موجود بی جے پی کارکنان نے ملک کی ترقی، اتحاد اور خوشحالی کے لیے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ جنداہا چک مجاہد کے مہنار واقع مدرسہ محمدیہ کے احاطے میں پرنسپل مولانا نعیت الاسلام قاسمی نے پرچم کشائی کی۔ وہیں، ریاستی پرائمری اردو اسکول چک دیوان بلاک جنداہا کے احاطے میں ہیڈ ٹیچر محمد مرغوب عالم بھارتی نے پرچم کشائی کی۔ اس کے علاوہ جنداہا بلاک علاقہ واقع اردو اسکول چک مجاہد میں بھی پورے آن بان شان سے ترنگا جھنڈا لہرایا گیا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق پورے ویشالی ضلع کے تمام بلاک علاقہ میں ملک کی یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کی گئی اور تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔

حب الوطنی کے رنگوں سے سجی ثقافتی شام، طلبہ نے پیش کیا قومی یکجہتی کا پیغام

حاجی پور/ ویشالی (شبنم پروین) یوم آزادی کے موقع پر، حاجی پور میں ضلع سطح پر حب الوطنی پر مبنی ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں حب الوطنی، ہندوستانی ثقافت اور قومی اتحاد کا شاندار پیغام پیش کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح ضلع مجسٹریٹ، ویشالی محترمہ ورشا سنگھ (آئی اے ایس) نے کیا۔ اس موقع پر ضلع کے 15 اسکولوں کے طلبہ و طالبات اور اساتذہ نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ طلبہ نے حب الوطنی کے گیت، رقص، ڈرامے اور مختلف ثقافتی پروگرام پیش کرکے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ ان پیشکشوں کے ذریعے ملک سے محبت اور ہندوستان کی عظیم ثقافتی روایات کا خوبصورت مظاہرہ پیش کیا گیا۔ پروگرام کے دوران 'وندے ماترم'، قومی یکجہتی، جھانسی کی رانی اور شہیدوں کی قربانیوں سمیت مختلف حب الوطنی پر مبنی پیشکشیں پیش کی گئیں۔ طلبہ کی شاندار کارکردگی نے حاضرین کو بے حد متاثر کیا اور پورا ماحول حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو گیا۔ اس موقع پر مختلف مقابلوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 19 نمایاں شرکاء کو اعزاز سے نوازا گیا۔ انہیں حوصلہ افزائی کے لیے اعزاز اور تعریفی اسناد پیش کی گئیں۔ ثقافتی پروگرام کے دوران طلبہ، اساتذہ اور حاضرین میں زبردست جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ حب الوطنی سے سرشار اس خوبصورت شام نے یوم آزادی کی تقریبات کو مزید یادگار بنادیا۔

گول نے جی ٹی ایس ای لانچ کیا

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس)۔ طلباء کے چھپے ہوئے تعلیمی ٹیلنٹ کی نشاندہی کرنے، انہیں مسابقتی امتحانات کی حقیقی دنیا سے متعارف کرواتے اور مالی مجبوریوں کے باوجود مستحق طلباء کو بہترین تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے، GOAL انسٹی ٹیوٹ نے پیر کو اپنے انتہائی متوقع GOAL Talent Search Examination (GTSE)2720 کا باقاعدہ آغاز کیا۔ GTSE صرف ایک اسکالرشپ امتحان نہیں ہے، بلکہ ایک جامع ٹیلنٹ آئیڈنٹیفکیشن اینڈ ڈیولپمنٹ پروگرام ہے جو طلباء کو ٹیلنٹ کی شناخت، سائنسی تشخیص، قومی سطح کے مقابلے کا تجربہ، کیریئر کی رہنمائی، اور مستقبل کی تعلیمی سمت فراہم کرتا ہے۔ اس سال، GTSE کو ایک زیادہ جامع، ٹیکنالوجی سے چلنے والا، اور طالب علم پر مرکوز فارمیٹ دیا گیا ہے۔ 8ویں، 9ویں اور 10ویں جماعت میں پڑھنے والے طلباء شرکت کرنے کے اہل ہوں گے۔ GTSE 2026-27 دو مرحلوں میں منعقد کیا جائے گا۔ GTSE 2026-27 دو مرحلوں میں منعقد کیا جائے گا: ایک پری اسکریننگ امتحان اور ایک میگا مین امتحان۔ آف لائن پری اسکریننگ امتحان 18 اگست 2026 سے اسکولوں میں منعقد کیا جائے گا۔ مزید برآں، ملک بھر کے طلباء کو مواقع فراہم کرنے کے لیے، 27 ستمبر 2026 کو آن لائن پری اسکریننگ امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ پری امتحان 30 سوالات پر مشتمل ہوگا اور یہ 40 منٹ کا ہے۔ ان کے اسکولوں سے امتحان دینے والے طلباء کے لیے پری امتحان کی فیس مکمل طور پر معاف کر دی جائے گی۔ پری امتحان میں ان کی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر منتخب طلباء کو 31 اکتوبر 2026 کو منعقد ہونے والے میگا مین امتحان میں شرکت کا موقع ملے گا۔ GTSE کا وژن- "ہر ہنر کی پہچان، ہر خواب کے لیے موقع۔" اس موقع پر GOAL کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر بپن کمار سنگھ نے کہا، "ہندوستان میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے؛ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اس ٹیلنٹ کو صحیح عمر میں پہچانا جائے، اسے صحیح سمت فراہم کی جائے، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مالی حالات کسی بچے کے خوابوں کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔ GTSE کا تصور اسی وژن کو ذہن میں رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ ہمارا مشن صرف طلباء کو ترقی دینا نہیں ہے، بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ مسابقتی اعتماد، اور بڑے اہداف کو حاصل کرنے کی ذہنیت۔" انہوں نے مزید کہا کہ GOAL بہار اور جھارکھنڈ سمیت ملک بھر کے چھوٹے شہروں، قصبوں اور دیہی علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے والے ہونہار طلباء کو معیاری تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ "GTSE کے ذریعے، ہم ایسے طلباء کو تلاش کرنا چاہتے ہیں جو مستقبل کے ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان، اختراع کار اور قوم ساز بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

کاشتکاری کو لیکر حکومت ہند نے بیداری پروگرام چلایا

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس)۔ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت، حکومت ہند کے زیر اہتمام ماحولیاتی معلومات، بیداری، صلاحیت سازی اور روزی روٹی پروگرام (EIACP) CSEC-ADRIPC-RP، پٹنہ نے آج ایک 10 روزہ پروگرام کا آغاز کیا۔ اس پروگرام کا مقصد پائیدار زراعت، وسائل سے بھرپور کاشتکاری، اور سبز معاش کے مواقع کو فروغ دینا ہے۔ CSEC-ADRI ایشیائی ترقیاتی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ADRI) کی ماحولیاتی اکائی ہے۔ ڈاکٹر آشوتوش اپادھیائے، ہیڈ، لینڈ اینڈ واٹر مینجمنٹ ڈویژن، آئی سی اے آر ریسرچ کمپلیکس فار ایسٹرن ریجن، پٹنہ نے افتتاحی سیشن میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے زرعی شعبے میں آگاہی بڑھانے اور نئی زرعی ٹیکنالوجی کو اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہائیڈروپونکس کے لیے نسبتاً زیادہ ابتدائی سرمایہ کاری اور توانائی کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن یہ زیادہ پیداوار اور وسائل کے بہتر استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ یہ ٹریننگ ہائیڈروپونکس کے شعبے میں 30 سال سے زیادہ صنعت کا تجربہ رکھنے والے ماہر جناب محمد جاوید عالم کریں گے۔ انہوں نے ڈاکٹر سندیپ کمار کے ساتھ مل کر ہائیڈروپونکس کے عملی استعمال پر روشنی ڈالی، یہ بتاتے ہوئے کہ اسے گھر میں پودے اگانے سے لے کر نرسریوں کی ترقی اور روزی کے پائیدار مواقع پیدا کرنے تک ہر چیز کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ماں شاردا کالج آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں یوم آزادی تقریب

پٹنہ، 17 اگست (پی این ایس)۔ ٹرانسپورٹ نگر میں واقع ماں شاردا کالج آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے احاطے میں 80 ویں یوم آزادی کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز کالج مینجمنٹ کمیٹی کی چیئرپرسن مسز گنجن ورما کے ہاتھوں پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا اور وہاں موجود سینکڑوں طلباء کی جانب سے قومی ترانہ گایا گیا۔ اس تقریب کے بعد، کالج کے طلباء نے ایک اسٹیج شو میں حصہ لیا جس میں حب الوطنی کے گیت، تقاریر، ڈرامے، رقص (سولو اور گروپ) اور دیگر رنگارنگ پروگرام پیش کیے گئے۔ پروگرام کے آخر میں کالج مینجمنٹ کمیٹی کی چیئرپرسن مسز گنجن ورما اور سکریٹری نے منتخب کامیاب شرکاء کو یادداشتیں پیش کیں اور انہیں تہہ دل سے مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ پرنسپل ڈاکٹر وویک کمار سنہا، ایڈمنسٹریٹو آفیسر مسٹر مرنال شیکھر، اور تمام فیکلٹی اور دیگر عملہ بھی موجود تھا۔

مہی سور تھانہ عمارت کا ایس پی کے ہاتھوں افتتاح

حاجی پور/ جنداہا (شبنم پروین) یوم آزادی کے موقع پر ویشالی کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جناب شوبھانک مشرا نے جنداہا بلاک علاقہ واقع نو تعمیر شدہ مہی سور تھانہ عمارت کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر مہوا کے سب ڈویژنل پولیس افسر، مہیسور تھانہ کے تھانیدار سمیت دیگر پولیس افسران اور اہلکار موجود تھے۔ نو تعمیر شدہ تھانہ عمارت سے پولیس افسران اور اہلکاروں کو بہتر اور سہولیات سے آراستہ کام کرنے کی جگہ دستیاب ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی عام شہریوں کو بھی پولیس سے متعلق خدمات زیادہ آسانی، مؤثر اور بہتر انداز میں حاصل ہو سکیں گی۔ اس موقع پر ویشالی پولیس کی جانب سے کہا گیا کہ عام لوگوں کی حفاظت، سہولت اور اعتماد کو اولین ترجیح دیتے ہوئے بہتر پولیسنگ اور مضبوط بنیادی ڈھانچے کی تعمیر و ترقی کے لیے مسلسل اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ نئی تھانہ عمارت کی تعمیر سے نہ صرف پولیس اہلکاروں کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں سہولت ملے گی بلکہ علاقے کے عام شہریوں کو بھی پولیس خدمات سے متعلق بہتر سہولیات فراہم ہونے کی امید ہے۔

"آزادی کی جدوجہد میں صحافیوں کے کردار" پر سیمینار

حاجی پور/ ویشالی (شبنم پروین) 'ہر گھر ترنگا مہم-2026' کے تحت آج ویشالی کلکٹریٹ احاطے میں واقع پشکرنی سبھا گار میں 'آزادی کی جدوجہد میں صحافیوں کا کردار' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ویشالی کی ضلع مجسٹریٹ محترمہ ورشا سنگھ نے کی۔ پروگرام کا افتتاح ضلع مجسٹریٹ اور موجود صحافیوں نے مشترکہ طور پر چراغ روشن کر کے کیا۔ سیمینار میں ضلع کے مختلف علاقوں سے آئے صحافیوں نے شرکت کی۔ اس دوران آزادی کی تحریک میں صحافت کے کردار، موجودہ دور میں صحافت کی ذمہ داریوں اور عوامی مفاد سے متعلق مختلف موضوعات پر صحافیوں نے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ محترمہ ورشا سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں صحافت کا کردار انتہائی اہم اور قابل تحریک رہا ہے۔ اس دور میں صحافیوں اور اخبارات نے ملک کے عوام میں قومی شعور، آزادی کے جذبے اور سماجی بیداری کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی حاصل ہونے کے بعد جمہوری نظام کو مضبوط بنانے میں بھی صحافت کا کردار اہم رہا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ صحافت جمہوریت کا ایک اہم ستون ہے اور انتظامیہ و عام لوگوں کے درمیان رابطے کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ صحافت کے ذریعے عوامی مسائل، عوامی مفاد کے معاملات اور ترقیاتی کاموں کو وسیع پیمانے پر سامنے لایا جاتا ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے توقع ظاہر کی کہ وہ خبروں میں حقائق کی تصدیق اور غیر جانب داری کا خاص خیال رکھتے ہوئے مثبت اور تعمیری صحافت کو فروغ دیں۔ ساتھ ہی معاشرے میں بیداری، سماجی ہم آہنگی اور قومی مفاد کے جذبے کو مضبوط بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اور میڈیا کے درمیان بہتر تال میل کے ذریعے عوامی مفاد کی اسکیموں اور فلاحی پروگراموں کی معلومات عام لوگوں تک مؤثر انداز میں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ عوامی سروکار سے وابستہ موضوعات کو ترجیح دیں اور انتظامیہ و عوام کے درمیان مثبت مکالمہ قائم کرنے میں تعاون کریں۔ سیمینار کے دوران موجود صحافیوں نے بھی آزادی کی جدوجہد کے دوران صحافت کی خدمات، موجودہ دور میں صحافت کی بدلتی ہوئی شکل اور انتظامیہ و عام لوگوں کے درمیان پل کے طور پر میڈیا کے کردار سے متعلق اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ صحافیوں نے عوامی مفاد اور سماجی مسائل سے وابستہ مختلف موضوعات پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کے دوران ضلع مجسٹریٹ محترمہ ورشا سنگھ نے موجود صحافیوں کو شال اور مومنٹو پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر آزادی کی جدوجہد کی اقدار، جمہوری روایات اور عوامی مفاد کے تئیں صحافت کے عزم کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ پروگرام میں ایڈیشنل کلکٹر (ڈیزاسٹر)، ویشالی، سب ڈویژنل آفیسر، حاجی پور، خصوصی کارگذار افسر، ضلع فلاحی افسر، ضلع تعلقاتِ عامہ افسر سمیت ضلع انتظامیہ کے دیگر افسران اور ضلع کے مختلف علاقوں سے آئے صحافی موجود رہے۔

صنعتی پارک اور الیکٹرانک سٹی سے نوجوانوں کو ملے گا روزگار: وزیر سنجے سنگھ

حاجی پور/ دیسری (شبنم پروین) ناگ پنچمی کے موقع پر دیسری واقع ماں ویشہری استھان پر منعقد ہونے والے تین روزہ میلے کا وزیر سنجے سنگھ اور رکن اسمبلی مہندر رام نے باقاعدہ شمع روشن کر افتتاح کیا۔ اس موقع پر سب ڈویژنل افسر انکت کمار، سب ڈویژنل پولیس افسر پروین کمار سمیت ضلع انتظامیہ کے افسران، بڑی تعداد میں عقیدت مند، مقامی عوامی نمائندے اور عام لوگ موجود تھے۔ وزیر سنجے سنگھ نے کہا کہ سینکڑوں سال سے جاری اس تاریخی میلے کی روایت کو مستقبل میں مزید شاندار شکل دی جائے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگلی بار اس میلے کا انعقاد سرکاری سطح پر کیا جائے گا۔ سرکاری سطح پر میلہ منعقد ہونے سے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، عوامی نمائندوں اور معاشرے کے مختلف طبقات کو شامل کر کے پروگرام کو مزید وسیع اور شاندار انداز میں منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ راجاپاکر اسمبلی حلقے میں تقریباً 1100 ایکڑ زمین پر صنعتی پارک قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ علاقے میں الیکٹرانک سٹی قائم کرنے کی سمت میں بھی کام کیا جا رہا ہے۔ ان منصوبوں کے مکمل ہونے سے علاقے کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ وزیر نے کہا کہ ماں ویشہری استھان پر عقیدت کے ساتھ پوجا ارچنا کرنے والے عقیدت مندوں کی منوکامنا پوری ہوتی ہے۔ انہوں نے مندر اور میلے کی ترقی کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ سابق رکن اسمبلی پریتما کماری نے کہا کہ ویشہری دیسری کی شناخت ہے۔ ماں ویشہری استھان پر عقیدت کے ساتھ پوجا کرنے والے عقیدت مندوں کی منوکامنا پوری ہوتی ہے۔ انہوں نے ویشہری میلے کو سرکاری سطح پر منعقد کرنے کا مطالبہ کیا۔ پروگرام کے دوران بچوں کی جانب سے استقبالیہ گیت، کتھک رقص، حب الوطنی کے گیت سمیت مختلف ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے۔ شنگار پوجا کے دوران خواتین عقیدت مندوں نے ماں ویشہری کو سندور چڑھایا۔ میلے کے پیش نظر سکیورٹی کے وسیع انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔ عقیدت مندوں کی بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے پولیس فورس اور مجسٹریٹ کی تعیناتی کی گئی ہے۔ مندر احاطے میں خواتین اور مردوں کے لیے الگ الگ بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ مندر اور میلہ احاطے کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ مقامی عقیدے کے مطابق ناگ پنچمی کے دن ماں ویشہری استھان پر پوجا ارچنا کرنے اور دودھ و دھان کا لاوا چڑھانے سے عقیدت مندوں کی منوکامنا پوری ہوتی ہے۔ اسی عقیدت کے سبب بہار کے مختلف علاقوں کے علاوہ پڑوسی ریاستوں سے بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند یہاں پہنچتے ہیں۔

کھگول میں ساون میلے کا انعقاد

کھگول 17 اگست (شعیب قریشی) کھگول میں پہلی بار اتنے بڑے اور عظیم الشان ساون میلے کا انعقاد کیا گیا۔ تمام خواتین نے بڑے جوش و خروش سے شرکت کی۔ کومل پٹیل کا بہت شکریہ اور اس طرح کے عظیم پروگرام کے انعقاد کے لیے شکریہ۔ اس کی کوششوں نے اس تقریب کو واقعی شاندار اور یادگار بنا دیا۔ حصہ لینے والی خواتین کا کہنا تھا کہ "اس شاندار تقریب میں ساون کوئین مقابلہ، ایک ڈانس مقابلہ، تفریحی کھیل اور دیگر بہت سے دلچسپ ایونٹس شامل تھے۔ خواتین اور لڑکیوں کے لیے مختلف کیٹیگریز میں مقابلے منعقد کیے گئے تھے۔ تمام شرکاء تیاری کے ساتھ آئے اور اس تقریب سے بھرپور لطف اندوز ہوئے۔" اس تقریب کو مہمان خصوصی وینا دیوی، مہمان خصوصی نشا ڈیڈوانیہ اور مہمان خصوصی کماری روبی کی موجودگی سے سجایا گیا۔ جج ونیتے پاٹھک اور پریم راج گپتا نے بہت ہی منصفانہ اور بہترین فیصلہ سنایا۔ ان کے بہترین فیصلے کو سب نے سراہا۔ ساون کوئین مقابلے کی فاتح خواتین میں پریتی راج، جیوتی کماری، اور پربھا دیوی تھیں، جنہوں نے خواتین میں پہلا مقام حاصل کیا، اور شروتی، آدیا، اور تنوی رنجن، جنہوں نے لڑکیوں میں تیسرا مقام حاصل کیا۔ رقص کے مقابلے کی خواتین جیتنے والوں میں ملیکا نے پہلی، ونیتا نے دوسری اور جیوتی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین جیتنے والوں میں شروتی نے پہلا، آدیا نے دوسرا اور کمکم نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ کھیلوں کے مقابلے میں کئی شرکاء نے بھی غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور انعامات جیتے، بشمول بھارتی، انوپما، شروتی، اور پوجا۔ تقریب میں خوش آمدید سے لے کر مین کورس تک لذیذ پکوانوں کی شاندار صف پیش کی گئی۔ ویڈیو ریکارڈنگ اور میڈیا کوریج کے لیے بھی خصوصی انتظامات کیے گئے تھے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ یہ یادگار تقریب سب کی یادوں میں نقش رہے گی۔ آخر میں تمام جیتنے والوں اور شرکاء کو ٹرافیاں اور تحائف سے نوازا گیا۔ کھگول میں پہلی بار منعقد ہونے والا یہ عظیم الشان ساون مہوتسو سب کے تعاون، جوش اور محبت کی بدولت شاندار کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ کومل پٹیل اور ان کی پوری آرگنائزنگ ٹیم کو اس شاندار تقریب کے لیے مبارکباد اور شکریہ ادا کیا گیا۔ وہاں موجود خواتین اور لڑکیوں نے کومل پٹیل پر زور دیا کہ وہ ہر سال اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کریں۔ اس موقع پر موجود خواتین نے بھی اس طرح کی تقریبات کو سراہا۔

دیسری کا قدیم ویشہر میلہ: عقیدت، لوک کہانی اور صدیوں پرانی روایت کا سنگم

حاجی پور/ دیسری (شبنم پروین) بہار کے ویشالی ضلع کا دیسری بلاک ناگ پنچمی کے موقع پر ایک ایسی تاریخی لوک روایت کا گواہ بنتا ہے، جس میں عقیدت، لوک یقین، ثقافت اور دیہی زندگی کی خوبصورتی ایک ساتھ نظر آتی ہے۔ قدیم ویشہر میلہ صرف ایک مذہبی تقریب نہیں بلکہ علاقے کی لوک یادداشت اور ثقافتی ورثے کی جیتی جاگتی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تین دن تک جاری رہنے والے اس میلے میں ویشالی کے علاوہ پٹنہ، مظفر پور اور سمستی پور سمیت آس پاس کے کئی اضلاع سے بڑی تعداد میں عقیدت مند پہنچتے ہیں۔ ناگ پنچمی کے دن یہاں ماں ویشہری اور ناگ دیوتا کی خصوصی پوجا کی جاتی ہے۔ عقیدت مند دودھ اور دھان کا لاوا چڑھا کر خوشی، امن، خوشحالی اور سانپ کے ڈسنے سے حفاظت کی دعا کرتے ہیں۔ صبح ہی سے پوجا کے مقام پر عقیدت مندوں کی بھیڑ جمع ہونے لگتی ہے اور پورا ماحول عقیدت، لوک گیتوں اور میلے کی چہل پہل سے زندہ ہو جاتا ہے۔ جھنگو رپنڈت اور چامن بیٹھا سے جڑی ہے لوک کہانی دیسری کے ویشہر میلے کی سب سے دلچسپ کڑی اس سے وابستہ لوک کہانی ہے۔ مقامی روایت کے مطابق بہت پہلے دیسری کے دو دوست جھنگو رپنڈت اور چامن بیٹھا روزگار کی تلاش میں ترہت علاقے کی طرف گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ سفر کے دوران دونوں نے رات کے وقت کملا ندی کے کنارے قیام کیا۔ وہیں انہوں نے ماں ویشہری کو باقاعدہ طریقے سے یاد کیا اور کملا ندی کا مقدس پانی ایک گھڑے میں بھر لیا۔ لوک یقین ہے کہ اسی دوران دیوی نے ایک حیرت انگیز شکل اختیار کی اور ناگ یا پھول کی صورت میں اس گھڑے میں براجمان ہو گئیں۔ دونوں عقیدت مند اس گھڑے کو محفوظ طریقے سے دیسری لے کر پہنچے۔ یہاں دیوی کی تنصیب کی گئی اور ان کی پوجا شروع ہوئی۔ مقامی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اسی واقعے کے بعد ناگ پنچمی کے موقع پر ماں ویشہری کی پوجا اور میلے کے انعقاد کی روایت شروع ہوئی، جو نسل در نسل آج تک جاری ہے۔ دودھ اور دھان کے لاوے کا چڑھایا جاتا ہے۔

कार्यालय, नगर पंचायत रिविलगंज, सारण

बिहार सरकार

निविदा आमंत्रण की सूचना

(ई–टेडरिंग द्वारा www.eproc2.bihar.gov.in)

संख्या–NIT No.-04/2026-27

1. विज्ञापनदाता का पदनाम एवं पता :–कार्यपालक पदाधिकारी, नगर पंचायत रिविलगंज, सारण।
2. निविदा आमंत्रण सूचना निर्गत की तिथि –14.08.2026
3. संवेदक द्वारा निविदा अपलोड करने की तिथि–दिनांक–31.08.2026 से दिनांक–06.09.2026 के समय 15:00 बजे तक (www.eproc2.bihar.gov.in)
4. प्री बीड मीटिंग का समय स्थान / तिथि– समय 11:00 बजे पूर्वाह्न, दिनांक–01 / 09 / 2026
   स्थान– को नगर पंचायत रिविलगंज, कार्यालय।
5. वित्तीय खोलने की तिथि– 08 / 09 / 2026 के 15:30 बजे से (On Website-www.eproc2.bihar.gov.in)

7. कार्य की विवरणी–

क्रम संख्या	कार्य का नाम	प्राक्कलित राशि (रू. में)	अग्रधन की राशि (online के माध्यम से) Website:- www.Eproc2.bihar.gov.in	परिमाण विपत्र का मूल्य (अप्रतिदेय) (onlineके माध्यम से) Website:- www.Eproc2.bihar.gov.in	Bid Processing fee (Through Online Paymentहेतु प्रोसेसिंग शुल्क	कार्य समाप्ति की अवधि
1	2	3	4	5	6	7
1	वार्ड न0–07 में रमेश राय के घर से फौदार प्र0 के दलान तक सड़क मरम्मत एवं नाला मरम्मत सहित स्लैब निर्माण एवं नागेन्द्र प्रसाद के घर से लालबाबू राय के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण एवं भांकर राय के घर से हलखोरी राय के घर तक सड़क नाला निर्माण तथा मुंशी राय के घर से पकड़ी के पेड़ तक सड़क निर्माण। (पुनः निविदा)	1880517.00	37700.00	5000.00	590.00	4 माह
2	वार्ड न0–8 खैराती हुसैन के घर से आखिलानन्द तिवारी के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण तथा लक्ष्मण प्रसाद के घर से रामे बर प्रसाद के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण तथा सुरेन्द्र प्रसाद माझी के घर से ज्ञाने श चौधरी के घर तक सड़क निर्माण। (पुनः निविदा)	1464094.00	29300.00	2500.00	590.00	3 माह
3	वार्ड न0–9 प्रहलाद प्रसाद के घर के आगे से नदी घाट तक भाया मिस्टर मिया के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	1353045.00	27100.00	2500.00	590.00	3 माह
4	वार्ड न0–10 सोती मियां के घर से बद्यशाला के आगे तक सडक एवं नाला निर्माण एवं झुलन बिन के घर के पीछे गली से सकीला खातून के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	822325.00	16500.00	1250.00	590.00	2 माह
5	वार्ड न0–11 राम साही के घर से पप्पु प्रसाद के घर होते हुए बैंक गली तक नाला निर्माण एवं सड़क मरम्मति कार्य। (पुनः निविदा)	537767.00	10800.00	1250.00	590.00	2 माह
6	वार्ड न0–13 हरिमाधव मिश्रा के घर से सरकारी चपाकल होते हुए गुडू मिश्रा के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	703376.00	14100.00	1250.00	590.00	2 माह
7	वार्ड न0–14 बाबू हुसैन खान के घर से सजाक खान के घर होते हुए इदा अंसारी के घर तक सड़क मरम्मती एवं नाला निर्माण एवं सोबराती खाँ के घर से अबास खाँ के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	1727661.00	34600.00	5000.00	590.00	4 माह
8	वार्ड न0–15 NH-19 से भयामा सोनी के घर से बुचन खाँ के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	775955.00	15600.00	12500.00	590.00	2 माह
9	वार्ड न0–16 में कृष्णा गिरि के घर से प्रभा गिरि के घर होते हुए गोदना मठिया स्कूल तक RCC नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	2103342.00	42,100.00	5000.00	590.00	3 माह
10	वार्ड न0–19 रामअनुज सिंह के घर से बाँध तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	859521.00	17200.00	1250.00	590.00	2 माह
11	वार्ड न0–20 भिखारी चौधरी के घर से टुनटुन चौधरी के घर होते हुए ग्रामीण सड़क तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	1285104.00	25800.00	2500.00	590.00	3 माह
12	वार्ड न0–20 NH-19 से बाछा राय के घर होते हुए बिन्दा राय के घर तक सड़क निर्माण तथा चन्द्रिका राय के घर से सत्येन्द्र राय के घर तक सड़क निर्माण। (पुनः निविदा)	768433.00	15400.00	1250.00	590.00	2 माह
13	वार्ड न0–21 में मनोज पंडित के घर से गंगा सागर ठाकुर के घर होते हुए चन्द्रशेखर पंडित के घर तक एवं यमुना महतो के घर से रामाधार महतो के घर होते हुए ललन साह के घर तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	1142657.00	22900.00	2500.00	590.00	2 माह
14	वार्ड न0–04 में गुड्डु राय के घर से पूराना पुल होते हुए सत्येन्द्र राय के दलान होते हुए पोखरी तक सड़क एवं नाला निर्माण। (पुनः निविदा)	1566038.00	31400.00	5000.00	590.00	3 माह
15	नगर पंचायत रिविलगंज क्षेत्रान्तर्गत वार्ड न0–01 से 05 में नाला मरम्मति एवं स्लैब निर्माण कार्य। (पुनः निविदा)	2084041.00	41700.00	5000.00	590.00	3 माह
16	नगर पंचायत रिविलगंज क्षेत्रान्तर्गत वार्ड न0–06 से 11 में नाला मरम्मति एवं स्लैब निर्माण कार्य। (पुनः निविदा)	1425007.00	28500.00	2500.00	590.00	3 माह
17	नगर पंचायत रिविलगंज क्षेत्रान्तर्गत वार्ड न0–12 से 21 में नाला मरम्मति एवं स्लैब निर्माण कार्य। (पुनः निविदा)	867494.00	17400.00	1250.00	590.00	2 माह

नोटः–Bidders Should submit Bid Processing fee thorugh Online Payment as per Amount generated on Website www.eproc2.bihar.gov.in

8. निविदा की वैद्यता अवधि : 120 दिन (निविदा अपलोड करने की अंतिम तिथि से)
9. विस्तृत निविदा आमंत्रण सूचना विभागीय वेबसाईट www.eproc2.bihar.gov.in अथवा www.state.bihar.gov.in/prdbihar मे देखा जा सकता है।

कार्यपालक पदाधिकारी
नगर पंचायत, रिविलगंज

PR- 010098 (B & C) 2026-27

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार।

समाहरणालय, बेगूसराय

बिहार सरकार

(जिला राजस्व शाखा)

Email:- dm-begusarai.bih@nic.in, दूरभाष :–06243–222285 (कार्या0)

सिमरिया कल्पवास मेला–2026 हेतु अल्पकालीन निविदा
(टेन्ट, शामियाना विद्युत एवं अन्य उपस्कर)

सिमरिया कल्पवास मास मेला–2026 का आयोजन **दिनांक–18.10.2026 से दिनांक–24.11.2026 तक** आयोजित किया जायेगा। मेला क्षेत्र काफी विस्तृत होने के कारण वृहत पैमाने पर श्रद्धालुओं के सुख सुविधा हेतु सिमरिया घाट में टेन्ट, शामियाना एवं उपस्कर तथा विद्युत एवं साउण्ड सिस्टम आदि की व्यवस्था की जानी है।

उक्त कार्य हेतु अंतिम तिथि **दिनांक– 31.08.2026 को 03:00 बजे अपराह्न** तक टेन्ट, शामियाना एवं उपस्कर तथा विद्युत एवं साउण्ड सिस्टम आदि के लिए तकनीकी निविदा एवं अलग–अलग वित्तीय निविदा आमंत्रित की जाती है। यह निविदा जिला राजस्व शाखा, बेगूसराय में निर्धारित अवधि तक जमा की जा सकती है। **निविदा दिनांक–31.08.2026 को 03.30 बजे अपराह्न में समाहर्त्ता, बेगूसराय के कार्यालय प्रकोष्ठ में खोली जायेगी,** जिसमें निविदादाता या उनके द्वारा प्राधिकृत प्रतिनिधि उपस्थित रह सकते है।

निविदा से संबंधित विस्तृत शर्त्ते, नियम एवं अन्य जानकारी के लिए जिला राजस्व शाखा, बेगूसराय एवं बेगूसराय जिला के बेवसाईट **http://www.begusarai.nic.in** पर भी देखा जा सकता है।

समाहर्त्ता
बेगूसराय

PR- 010060 (Revenue) 2026-27

विस्तृत सूचना www.state.bihar.gov.in/prdbihar पर भी देखी जा सकती है।

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार

Animal & Fisheries Resources Department

Govt. of Bihar

Directorate of Fisheries, Patna, Bihar

With an objective of timely accomplishment, ensuring support to the beneficiaries and achieving the targets assigned under different State sponsored schemes, Directorate of Fisheries, Govt. of Bihar proposes to empanel Firms/Agency/Service Provider to Installation of boring-cum-solar submersible pumpset under aquaculture solarization to the farmers/fishermen & entrepreneurs under different schemes of the Govt. This will provide menu of options and help the farmers/beneficiaries to opt the required items directly through the empanelled agencies.

S.No.	Particular	Details
1	Tender Reference No.	PMU/DOF/03/2025
2	Name of the Client	Directorate of Fisheries, 2nd Floor, Vikas Bhawan, Bailey Road, Patna-800015
3	Method of Selection	Least Cost Method (L1)
4	Available of Tender Document	https://state.bihar.gov.in/ahd , fisheries.bihar.gov.in
5	Pre-Bid Meeting Date and Venue	11:30 am, 24/08/2026 at 2nd Floor Meeting Hall, Matsya Vikas Bhawan, Mithapur, Patna- 800001.
6	Last Date of Submit Quaries	27/08/2026
7	Last Date & Time for submission of Proposal	16/09/2026, Till 5 pm.
8	Date of opening of Technical Proposal	11:30 am, 18/09/2026 at Matsya Vikas Bhawan, 2nd Floor Meeting Hall, Mithapur, Patna- 800001.
9	Contact Person/Address for Submission of Proposal	Sri Abhas Chandra Mandal, Dy. Director, Fisheries (SPU) Directorate of Fisheries, 2nd Floor, Matsya Vikas Bhawan, Mithapur, Patna-800001, Mobile: 7631599402
10	Place of Opening of Technical Proposal	2nd Floor Meeting Hall, Matsya Vikas Bhawan, Mithapur, Patna - 800001.
11	Mode of Submission	eProc 2 Only (https://eproc2.bihar.gov.in)
12	Bid cost/ Empanelment Fee	Rs. 50,000/- for each category through DD in favor of "Director Fisheries, Payable at Patna, Bihar.

NOTE: - The Client reserves the right to change any schedule. Please visit EPROC2 regularly for the same. Proposals must be submitted before the date & time. Proposals that are received after the deadline will not be considered.

For further details please visit : www.state.bihar.gov.in/prdbihar

Director, Fisheries
Directorate of Fisheries
Animal & Fisheries Resource Department
Vikas Bhawan, Bailey Road, Patna- 800015

PR- 010172 (Animal) 2026-27

नशे से बचने का है एक ही उपचार, दृढ़ संकल्प और परिवार से प्यार।

مانچسٹر سپر جائنٹس نے تاریخ رقم کی، ٹرینٹ راکٹس کو شکست دے کر پہلی بار 'دی ہنڈرڈ' کا ٹائٹل جیتا

لندن، 17 اگست (ہ س)۔ لارڈز کے تاریخی میدان پر مانچسٹر سپر جائنٹس (سابقہ مانچسٹر اوریجنلز) نے بالآخر اپنی تیسری کوشش میں ٹائٹل جیت لیا۔ ٹم سیفرٹ کی طوفانی 72 رنز کی اننگز کی بدولت سپر جائنٹس نے فائنل میں ٹاپ پر رہنے والی ٹرینٹ راکٹس کو 5 وکٹوں سے شکست دے کر پہلی بار مردوں کے 'دی ہنڈرڈ' کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ اس فتح کے ساتھ مانچسٹر سپر جائنٹس نے فائنل میں ملنے والی گزشتہ دو شکستوں کا حساب بھی چکتا کردیا۔ ٹیم کو 2022 میں ٹرینٹ راکٹس اور 2023 میں اوول انونسبلز کے ہاتھوں فائنل میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ٹرینٹ راکٹس نے فن ایلن اور بین ڈکٹ کے درمیان 48 رنز کی شراکت سے اچھی شروعات کی۔ تاہم افغانستان کے لیگ اسپنر نور احمد نے صرف چار گیندوں کے اندر دونوں اوپننگ بلے بازوں کو پویلین واپس بھیج کر میچ کا رخ بدل دیا۔ اینیورین ڈونلڈ نے میدان میں آتے ہی نور احمد پر حملہ کیا اور پہلی چھ گیندوں پر 17 رنز بٹورے، لیکن وہ 19 گیندوں پر 38 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ اس کے بعد راکٹس کا اسکور 97 رنز پر 5 وکٹ ہوگیا۔ مشکل میں گھری ٹرینٹ راکٹس کی اننگز کو لیوس گریگوری اور مچل سینٹنر نے سنبھالا۔ گریگوری نے لیام ڈاسن اور گس اٹکنسن کے خلاف مسلسل چھکے لگا کر آخری 30 گیندوں میں 61 رنز جوڑے اور ٹیم کو 100 گیندوں میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 158 رنز کے مضبوط اسکور تک پہنچا دیا۔ مانچسٹر سپر جائنٹس کے سامنے 159 رنز کا ہدف تھا۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری سپر جائنٹس کی ٹیم کو ٹم سیفرٹ نے ابتدا ہی سے جارحانہ انداز فراہم کیا۔ انہوں نے محمد عامر کی ابتدائی پانچ گیندوں پر 14 رنز بٹورے اور پال والٹر کے ساتھ صرف 31 گیندوں پر 61 رنز کی شراکت قائم کردی۔ سیفرٹ نے محض 23 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور 38 گیندوں میں 7 چھکوں کی مدد سے 72 رنز بنا کر ٹیم کی فتح کی بنیاد رکھ دی۔ اس شاندار کارکردگی پر انہیں ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا۔ انہوں نے پورے ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 394 رنز بنائے۔ کپتان جوش بٹلر نے 14 گیندوں پر 23 رنز کی تیز اننگز کھیلی، جبکہ لوس ڈو پلائے نے ناقابل شکست 27 رنز بنا کر ٹیم کو ہدف کے قریب پہنچایا۔ سیفرٹ کے آؤٹ ہونے کے بعد راکٹس نے میچ میں واپسی کی کوشش کی۔ ہینرک کلاسن ایک شاندار کیچ پر آؤٹ ہوئے، جبکہ مائیکل بریسویل دوسری گیند پر بغیر کوئی رن بنائے پویلین لوٹ گئے۔ مقابلہ آخری پانچ گیندوں تک پہنچ گیا۔ تاہم لیام ڈاسن نے دباؤ کے باوجود شاندار اعصاب کا مظاہرہ کرتے ہوئے بین سینڈرسن کی گیند کو مڈ وکٹ کے اوپر سے چھکے کے لیے روانہ کردیا۔ اس چھکے کے ساتھ سپر جائنٹس نے 98 گیندوں میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 162 رنز بنا کر 5 وکٹوں سے کامیابی حاصل کرلی اور پہلی بار 'دی ہنڈرڈ' کی ٹرافی اپنے نام کرلی۔

آوٹر دہلی کی جیت کے ہیرو رہے ہرش تیاگی نے کہا-میں بلے بازی اور گیند بازی دونوں کو یکساں اہمیت دیتا ہوں

نئی دہلی، 17 اگست (ہ س)۔ آوٹر دہلی واریئرس نے اتوار کی رات دہلی پریمیئر لیگ (ڈی پی ایل) 2026 میں اولڈ دہلی 6 کے خلاف ہائی اسکورنگ مقابلے میں 21 رنوں سے جیت درج کی۔ آل راونڈر ہرش تیاگی نے ٹیم کی جیت میں بلے اور گیند دونوں سے تعاون کیا۔ اپنی کارکردگی پر بات کرتے ہوئے تیاگی نے کہا،" جب میں بلے بازی کرنے گیا تو چھ اوور باقی تھے اور ہدف 200 رن تک پہنچنا تھا۔ میں نے تقریباً 30 اہم رن بنائے۔ بولنگ میں میرے پہلے دو اوور مشکل تھے، لیکن آخری دو اووروں میں، میں نے رنوں کو کنٹرول کرنے پر توجہ مرکوز کی۔" اہم اوور میں اپنی گیند بازی کی حکمت عملی کے بارے میں انہوں نے کہا،" میں جانتا تھا کہ ان سلیگ اوورز میں کچھ رن خرچ ہو سکتے ہیں، لیکن مجھے اپنی تیاری پر اعتماد تھا۔ میں نے سال بھر دہلی میں یارکرز اور سست گیندوں پر بہت کام کیا ہے، تاکہ بلے بازوں کو اندازہ لگانے میں دشواری ہو۔ سب سے اہم چیز گیند کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا تھا۔ میں نے میدان میں جو منصوبہ بنایا تھا اسے اچھی طرح سے انجام دیا۔" اپنے آل راو※ نڈر کے کردار کے بارے میں تیاگی نے کہا:" میں اپنی بلے بازی اور گیند بازی دونوں کو یکساں اہمیت دیتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو ایک گیند باز آل راونڈر کے طور پر دیکھتا ہوں، جو پورے اوورز کرسکتا ہے اور نیچے کے آرڈر میں اچھی اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ تعاون کرسکتا ہے۔" پہلے بلے بازی کرتے ہوئے آوٹر دہلی واریئرس نے 20 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر 219 رن بنائے۔ یشس شرما نے 36 گیندوں پر 86 رن بنائے۔ انہوں نے پریانش آریہ کے ساتھ پہلی وکٹ کے لیے 120 رنوں کی شراکت داری کی۔ آریہ نے 21 گیندوں پر 30 رن بنائے۔

بقیہ مشکل دروازے بند کرکے آسان کھڑکیاں کھولیں

سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے خوشحال بہار کے خواب کو پورا کرنا ہے۔ سال 2005 کے بعد سے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں بہار میں متعدد ترقیاتی کام کیے گئے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کی تعمیر ہوئی ہے۔ بنیادی ڈھانچے کے لیے پتھر سمیت دیگر معدنی عناصر کی ضرورت پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے عوام کے مفاد میں یہاں کے وسائل کا بہتر استعمال کیا جائے گا۔ کئی معدنی بلاکس کے ٹینڈر جاری کیے گئے ہیں اور کئی کی کارروائی جاری ہے۔ ہمارے افسران اس کام میں مصروف ہیں اور ہم نو ماہ میں اس کام کو مکمل کریں گے۔ 44 کوئلہ بلاکس میں سے 28 کوئلہ بلاکس میں سروے کا کام آگے بڑھ چکا ہے۔ 30 ستمبر سے پہلے 30 سے زائد کوئلہ بلاکس الاٹ کردیے جائیں گے۔ 15 اکتوبر سے بہار میں کان کنی کا کام شروع کرنے کی سمت میں پہل کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار کا بجٹ اب 3 لاکھ 47 ہزار کروڑ روپے ہوگیا ہے۔ بہار میں ترقی کے متعدد اہم کام تیزی سے کیے جارہے ہیں۔ بہار میں وسائل کی کوئی کمی نہیں ہے۔ وسائل کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے عوام کے مفاد میں ترقی کو رفتار دینی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روہتاس میں چونے کے پتھر، اورنگ آباد میں بڑے معدنی ذخائر موجود ہیں، جبکہ جہان آباد اور جموئی میں میگنیٹ کے ذخائر ہیں۔ گیا، بانکا اور بھاگلپور میں بھی معدنیات کے بڑے وسائل موجود ہیں۔ ان تمام وسائل کا بہتر استعمال کرنا ہے۔

بقیہ: تعلیمی نظام میں اصلاحات کی کوششیں تیز، ودیارتھی سہیوگ پورٹل لانچ

پر مفت اور رازدارانہ ہے اور ایک ہیلپ لائن نمبر، 1100، طالب علم سہیوگ کیمپ سے متعلق معلومات کے لیے دستیاب ہے۔ اگر طلبہ کی شکایات پر 10 دنوں کے اندر کارروائی شروع نہیں کی گئی تو 11 ویں دن وزیر اعلیٰ آفس کی طرف سے ازخود نوٹس جاری کیا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ 30 دنوں کے اندر حل کو یقینی بنایا جائے گا۔ طلباء 'ودیارتھی سہیوگ پورٹل' پر کسی بھی وقت آن لائن شکایات درج کر سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کو شکایت درج کرنے کی تاریخ سے 30 دنوں کے اندر ان کے تصفیہ کو یقینی بنانے کے بعد تحریری طور پر مطلع کیا جائے گا۔ ہر ماہ کے چوتھے منگل کو تعلیمی اداروں میں کیمپ لگائے جائیں گے، جہاں طلباء براہ راست اپنے مسائل اور تجاویز سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ 25 اگست سے بہار کے تمام اسکولوں اور ہاسٹلوں میں طلبہ کے تعاون کی مہم شروع کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعاون کیمپوں کے ذریعے موصول ہونے والی 6.42 لاکھ درخواستوں میں سے 96 فیصد کو حل کرلیا گیا ہے۔ احتساب کو یقینی بنانے کے لیے خودکار نوٹس سسٹم نافذ کیا گیا ہے۔ اگر 10 دن کے اندر کسی شکایت کا ازالہ نہیں کیا جاتا ہے، تو پہلا نوٹس خود بخود 11 ویں دن، دوسرا 20 ویں دن اور 25 ویں دین تیسرا نوٹس جاری ہوتا ہے۔ اگر 30 دنوں کے اندر کوئی حل نہ نکلا تو متعلقہ افسر / ملازم کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس سے تعلیمی نظام میں شفافیت اور انتظامی جوابدہی کو تقویت ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کا مقصد بہار کے طلبہ کو ان کی اپنی ریاست میں معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ بہتر تعلیم کے لیے باہر جانے پر مجبور نہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے اعلیٰ تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو وسعت دی جارہی ہے۔ آزادی کے بعد طویل عرصے تک ریاست میں سرکاری ڈگری کالجوں کی تعداد محدود رہی لیکن اب ایک ساتھ 211 نئے ڈگری کالج کھولنے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ ساتھ ہی 342 بی ایڈ کالجوں میں ڈگری کورسز کی منظوری سے اعلیٰ تعلیم کے مواقع کو بڑھایا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار میں طلباء کے لیے اعلیٰ تعلیم کو زیادہ کفایتی بنایا جارہا ہے۔ 10 روپے میں انجینئرنگ اور 5 روپے میں پولی ٹیکنک تعلیم جیسی پہل سے معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کے بچوں کو آگے بڑھنے کے مواقع فراہم ہوں گے۔ اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ اسکیم کے ذریعے تقریباً 18,000 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ 534 بلاکوں اور بڑے شہروں کو ملا کر 551 مقامات پر ماڈل اسکول سسٹم تیار کرنے اور طلباء کو گھر سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے براہ راست اساتذہ کی مدد فراہم کرنے کے لیے بھی کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کی رفتار میں خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم اور استحکام کا اہم کردار ہے۔ آنگن باڑی غذائیت، پوشاک اور میٹرانٹر اور گریجویشن پاس کرنے والی طالبات کے لیے ترغیبی اسکیموں کے ساتھ ساتھ مسابقتی امتحانات کی تیاری میں بھی مدد فراہم کی جارہی ہے۔ خواتین کے لیے سرکاری ملازمتوں میں 35 فیصد اور پنچایتی راج اور بلدیاتی اداروں میں 50 فیصد ریزرویشن نے ان کی شرکت کو تقویت دی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بہار آج ترقی اور تبدیلی کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکا ہے۔ جھارکھنڈ کی تقسیم کے وقت تقریباً 6,000 کروڑ کے بجٹ سے، ریاست کا بجٹ اب 347,000 کروڑ تک پہنچ گیا ہے۔ بہار کی شناخت صرف اپنی موجودہ ترقی سے نہیں بلکہ پاٹلی پتر، نالندہ، وکرم شیلا، اور آچاریہ چانکیہ کی عظیم علمی روایت سے بھی ہے۔ اس شاندار ورثے کو جدید ترقی کے ساتھ جوڑ کر، بہار کو ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ طلباء کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی بہار کی خوشحالی اور ترقی یافتہ ہندوستان کی مضبوط بنیاد بنے گی۔ حکومت کا عزم ہے کہ بہار کا کوئی بھی طالب علم مواقع کی کمی میں پیچھے نہ رہے اور تعلیم، ہنر اور روزگار کے توسط سے اپنے مستقبل کے ساتھ ساتھ ریاست اور ملک کے مستقبل کو بھی نئی سمت دے۔ انہوں نے کہا کہ طلبا اپنے مسائل اور مشورے کھل کر حکومت تک پہنچائیں۔ بہار کے طلبا آگے بڑھیں گے تو ہی بہار خوشحال ہوگا اور ترقی یافت ہندوستان کا ہدف مکمل ہوگا۔ پروگرام میں تعلیم کے وزیر جناب متھلیش تیواری، اعلیٰ تعلیم کے وزیر جناب سنجے سنگھ ٹائیگر، وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری مسٹر دیپک کمار، جنرل اڈمنسٹریشن محکمہ کے سکریٹری محمد سہیل، اعلیٰ تعلیم محکمہ کے سکریٹری مسٹر راجیو روشن، یوتھ، روزگار اور اسکل محکمہ کے سکریٹری مسٹر کوشل کشور، پاٹلی پترا یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر اپندر پرساد، جے ڈی ویمنس کالج کی پرنسپل پروفیسر میرا کمار سمیت دیگر سینئر افسران اور طالبات موجود تھیں۔

بقیہ: بہادر شاہ ظفر کی نگاہوں میں ملک محبوبہ، قربانی باعث فخر

بہادر شاہ ظفر دیش کو محبوبہ کی طرح پیار کرتے تھے۔ گنیش شنکر ودیارتھی اور بہادر شاہ ظفر کی قربانی کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ انگریزوں نے ہندو مسلم میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ہندستانی ادیبوں نے ان کی اس سازش کو ناکام بنادیا۔ حالی نے قومی اتحاد پر زور دیا، اکبر الہ آبادی نے جگانے کا کام کیا، وہ ایشیائی اتحاد کے حامی تھے۔ اقبال نے سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا لکھا، بنسی دھر شکل نے خونی پرچہ نامی گیت لکھا۔ دیش بھکتی آخری لمحے تک باقی رہنی چاہیئے۔ پروفیسر صاحب کے خطاب کے بعد شکریے کی رسم ادا کی گئی اور پھر جلسے کا اختتام ہوا۔ قبل ازیں پروفیسر محمد زاہد الحق نے اپنے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ تحریک آزادی کے تین پڑاو ہیں 1757، 1857، 1947۔ ان تینوں پڑاو نے ہندستان کی تاریخ بدل دی۔ تحریک آزادی میں ہر طبقے کے لوگوں نے اپنا رول ادا کیا۔ شعرا اور ادبا کا کردار ایک مسلح ہتھیار جیسا تھا۔ انھوں نے اپنی تخلیقات اور شاعری کے ذریعے اہل وطن میں دیش بھکتی، اتحاد اور عزت نفس کا جوش بھردیا جس سے برٹش حکومت کی بنیادیں ہل گئیں۔ خدا بخش لائبریری میں 15 اگست 2026 کو یوم آزادی کے پرمسرت موقعے پر یوم آزادی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر محمد زاہد الحق، ڈائرکٹر، خدا بخش لائبریری نے پرچم کشائی کی اور اپنے خطاب میں فرمایا کہ 15 اگست محض ایک تاریخ نہیں، بلکہ 15 اگست وہ امانت ہے جو ہمارے اسلاف نے اپنی لاکھوں جانیں دے کر آزادی کی نعمت ہمارے حوالے کی۔ 15 اگست وہ تشخص ہے جو ہمیں ساری دنیا سے جدا مقام عطا کرتا ہے۔ 15 اگست وہ سحر ہے جس کی تلاش میں کئی ستارے ڈوب گئے۔ 15 اگست وہ پیغام ہے جسے ہم تک پہنچانے کے لیے نہ جانے کتنے قاصد راستوں کی دھول ہو گئے۔ کتنے دل ملول ہو گئے اور کتنے اشک بے مول ہو گئے۔ جو آزادی ہمیں اتنی قربانیوں کے بعد حاصل ہوئی ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دیش کی ترقی اور امن وسکون قائم رکھنے کے لیے کچھ ایسے کام کرجائیں، جن سے تحریک آزادی کے متوالوں کی روح کو شانتی ملے۔ خدا بخش لائبریری نے آزادی کے اس پیغام کو ہمیشہ پیش نظر رکھا اور اپنی طباعت واشاعت اور لکچر سیمیناروں کے توسط سے اس پیغام کو عام لوگوں تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس موقعے پر ہم یہ عہد کریں کہ اپنے دیش کی ترقی کے لیے ایک ایسا سازگار ماحول تیار کرنا ہے جہاں کسی قسم کے بھید بھاو کی گنجائش نہ ہو۔ اس نہج پر خدا بخش لائبریری شروع سے کام کرتی آئی ہے۔ یوم آزادی تقریب کی مناسبت سے 14 اگست کو تحریک آزادی پر کتابوں کی نمائش لگائی گئی۔ اس دور کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ اگر اپنے علم میں پختگی اور شعور لانا ہے تو کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہوگی۔ یہ کتابیں مقابلہ جاتی امتحانات میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

بقیہ: مجاہد آزادی دیوشرن سنگھ کو گورنر اور وزیر اعلیٰ کا خراج عقیدت

کوآپریٹو کے وزیر جناب رام کرپال یادو، اعلیٰ تعلیم کے وزیر سنجے سنگھ ٹائیگر، ممبر پارلیمنٹ جناب کوشلندر کمار، مجاہد آزادی آنجہانی دیوشرن سنگھ کے پوتے اور رکن قانون ساز کونسل سنجے کمار سنگھ عرف گاندھی جی، جے ڈی یو کے ریاستی صدر اور رکن اسمبلی جناب امیش کشواہا، رکن اسمبلی جناب شیام رجک، رکن اسمبلی جناب رادھا چرن سنگھ، رکن اسمبلی جناب وششٹ سنگھ، رکن اسمبلی رام سیوک سنگھ، رکن قانون ساز کونسل مسز کمود ورما، رکن قانون ساز کونسل مسز رینا دیوی سمیت دیگر عوامی نمائندوں اور سماجی کارکنان نے بھی آنجہانی دیوشرن سنگھ جی کے مجسمہ پر گلپوشی کر کے اپنا خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ کے فنکاروں کے ذریعہ آرتی پوجا، قومی نغمہ، قومی ترانہ، بہار گیت اور حب الوطنی کے گیت بھی گائے گئے۔ عظیم مجاہد آزادی اور بہار قانون ساز کونسل کے سابق چیئرمین بابو دیوشرن سنگھ کا 126 واں یوم پیدائش پیر کو اسمبلی احاطے میں منایا گیا۔ اس موقع پر دیہی ترقیات و، اطلاعات اور رابطہ عامہ کے وزیر، اور جے ڈی یو قانون ساز پارٹی کے لیڈر شرون کمار نے کہا کہ مجاہد آزادی دیوشرن بابو کو دلی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ملک کی آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن کسی عظیم شخصیت کو یاد کرنے کا نہیں بلکہ اس جدوجہد، قربانی، جرات اور حب الوطنی کو خراج عقیدت پیش کرنے کا دن ہے جس کی وجہ سے ہمارے ملک کی آزادی ہوئی۔ بابو دیوشرن سنگھ جیل میں اذیتیں سہنے کے بعد بھی برطانوی حکومت کے خلاف آواز بلند کرتے رہے۔ دیہی ترقیات کے وزیر نے کہا کہ دیوشرن بابو کی زندگی ہندوستان کی آزادی کی شاندار داستان کا حصہ ہے، جس میں ہزاروں اور لاکھوں محب وطن لوگوں نے اپنی بھلائی، خاندان یا ذاتی زندگی کی پرواہ کیے بغیر اپنی مادر وطن کی آزادی کے لیے جدوجہد کی۔ انہوں نے عدم تعاون کی تحریک اور مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہندوستان چھوڑو تحریک میں فعال کردار ادا کیا۔ برطانوی راج کے خلاف آواز اٹھانے پر جیل کی اذیتیں جھیلیں۔ لیکن دیوشرن بابو نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ انہوں نے ہندوستان کی آزادی کے مقصد کو اپنی جسمانی اذیتوں سے بالاتر رکھا۔ انہوں نے کہا کہ دیوشرن بابو کی زندگی خاص طور پر آج کے نوجوانوں کے لیے متاثر کن ہے۔ اگرچہ آج ہمیں تحریک آزادی جیسے حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے لیکن ہمیں یقیناً قوم اور معاشرے کے لیے نئے چیلنجز کا سامنا ہے۔

گالے ٹیسٹ: سونل دنوشا کی سنچری کے باوجود سری لنکا 284 رن پر آل آؤٹ، ہندوستان کو 178 رن کی برتری

گالے، 17 اگست (ہ س)۔ سونل دینوشا کی شاندار سنچری کے باوجود سری لنکا کی ٹیم ہندوستان کے خلاف پہلے ٹسٹ کے تیسرے دن پہلی اننگز میں 284 رن پر ڈھیر ہوگئی۔ ہندوستان نے پہلی اننگز میں 462 رن بنائے تھے، جس سے اسے 178 رن کی مضبوط برتری حاصل ہوئی۔ دنوشا نے مشکلات سے دوچار سری لنکا کی اننگز کو سنبھالتے ہوئے نچلے آرڈر کے بلے بازوں کے ساتھ اہم شراکت داریاں قائم کی۔ انہوں نے نروشن ڈکویلا کے ساتھ چھٹی وکٹ کے لیے 146 رن جوڑے۔ دنوشا نے اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری مکمل کی اور 100 رنز بنا کر ناٹ آؤ※ ٹ رہے۔ بھارت کی جانب سے مانو ستھار نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے 76 رن کے عوض چار وکٹیں حاصل کیں، جب کہ رویندر جڈیجا نے 57 رن کے عوض تین وکٹیں حاصل کیں۔ جڈیجا ٹیسٹ کرکٹ میں 350 وکٹیں حاصل کرنے والے پانچویں ہندوستانی گیند باز بن گئے۔ سری لنکا کی شروعات خراب رہی اور اس نے 90 رن پر ہی پانچ وکٹیں گنوا دیں۔ اس کے بعد ڈکویلا اور دنوشا نے محاذ سنبھالا۔ ڈکویلا نے جارحانہ انداز میں کھیلتے ہوئے تیز نصف سنچری تک بنائی، جبکہ دنوشا نے صبر کے ساتھ اننگز کو آگے بڑھایا۔ دونوں نے مل کر چھٹی وکٹ کے لیے سنچری پلس پارٹنرشپ مکمل کی۔ یہ ہندوستان کے خلاف سری لنکا کی اننگز میں پانچ ٹاپ بلے بازوں کے 100 رن سے پہلے آؤٹ ہوجانے کے بعد چھٹی وکٹ کے لئے دوسری 100 رن سے زیادہ کی پارٹنرشپ رہی۔ ڈکویلا نے 80 رن بنائے لیکن پرسدھ کرشنا کی گیند پر وکٹ کے پیچھے کیچ دے کر ان کی اننگز کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد جڈیجا نے کیشرا انوتھا کو آؤ※ ٹ کرکے اپنے ٹیسٹ وکٹوں کی تعداد 350 تک پہنچائی۔ پربھات جے سوریا نے سری لنکا کو فالو آن سے بچانے کے لیے تھوڑی دیر جدوجہد کی اور دنوشا کو اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری تک پہنچنے کا موقع دیا۔ تاہم ہندوستان نے سنچری مکمل ہونے کے فوراً بعد سری لنکا کی اننگز سمیٹ دی۔ اس سے قبل ہندوستان نے دن کا آغاز 460/9 پر کیا لیکن وہ اس میں صرف دو رن کا اضافہ کرسکا۔ اسیتھا فرنینڈو نے پرسدھ کرشنا کو آؤٹ کرکے ہندوستانی اننگز 462 پر سمیٹ دی۔ سری لنکا کی اننگز کا آغاز بھی اچھا نہیں رہا۔ محمد سراج اور مانو ستار نے ابتدائی دھچکے دیئے۔ ستار نے اپنے پہلے اوور کی پہلی گیند پر ایک وکٹ حاصل کی اور بعد میں ایک ہاتھ سے شاندار کیچ لے کر اپنی دوسری وکٹ حاصل کی۔ رویندر جڈیجا نے دھننجے ڈی سلوا کو آؤٹ کرکے اپنی 349 ویں ٹیسٹ وکٹ حاصل کی۔ اس کے بعد دنوشا اور ڈکویلا نے سری لنکا کو باہر کرنے کی کوشش کی لیکن آخرکار ہندوستان نے ٹیم کو 284 رن پر آؤٹ کردیا۔ ٹیم انڈیا: 462 (دیو دت پڈیکل 167، کے ایل راہل 82؛ پربھات جے سوریا 4/109، کیشرا نوانتھا 3/175) سری لنکا: 284 رن (سونل دینوشا 100، نروشن ڈکویلا 80؛ مانو ستھار 4/76 رن، رویندر جڈیجا 3/57 رن)۔ ٹیم انڈیا کی 178 رن کی برتری۔

نیوزی لینڈ کے ڈومیسٹک کرکٹ سیزن کا آغاز 28 اکتوبر سے

ویلنگٹن، 17 اگست (ہ س)۔ نیوزی لینڈ کے 2026-27 ڈومیسٹک کرکٹ سیزن کا آغاز 28 اکتوبر سے فورڈ ٹرافی کے مقابلے کے ساتھ ہوگا۔ گزشتہ سیزن کی چیمپئن سینٹرل ڈسٹرکٹس اپنی مہم کا آغاز نیلسن کے سیکسٹن اوول میں ناردرن ڈسٹرکٹس کے خلاف میچ سے کرے گی۔ فورڈ ٹرافی کے پہلے مرحلے میں آکلینڈ کا مقابلہ کینٹربری سے ہوگا، جبکہ ویلنگٹن کی ٹیم اوٹاگو کے خلاف میدان میں اترے گی۔ مردوں کی 10 راؤنڈ پر مشتمل ایک روزہ فورڈ ٹرافی گزشتہ چند سیزن کی طرح ہی کھیلی جائے گی۔ اس کے ابتدائی پانچ راؤنڈ اکتوبر اور نومبر میں منعقد ہوں گے۔ اس کے بعد پلنکٹ شیلڈ اور سپر اسمیش کے لیے مقابلے میں وقفہ آئے گا۔ فورڈ ٹرافی کا دوسرا مرحلہ فروری میں شروع ہوگا، جس کے بعد فائنلز ویک اینڈ کا انعقاد کیا جائے گا۔ خواتین کے ڈومیسٹک کرکٹ سیزن کا آغاز 14 نومبر سے ہوگا۔ گزشتہ سیزن کی چیمپئن ناردرن ڈسٹرکٹس پامرسٹن نارتھ کے فٹز ہربرٹ پارک میں سینٹرل ہانڈز کے خلاف ہیلیبرٹن جان اسٹون شیلڈ میں اپنے ٹائٹل کا دفاع شروع کرے گی۔ مردوں اور خواتین، دونوں مقابلوں کے دوران مجموعی طور پر 14 میدانوں پر میچ کھیلے جائیں گے۔ آکلینڈ کا کولن میڈن پارک بھی 2023 کے بعد ڈومیسٹک کرکٹ شیڈول میں واپسی کرے گا۔ میدان کی تعمیر نو مکمل ہونے کے بعد یہاں دوبارہ ڈومیسٹک مقابلے منعقد کیے جائیں گے۔

پی وی سندھو کی شاندار کامیابی، ریچل نوبل کو براہِ راست گیمز میں شکست

نئی دہلی، 17 اگست (ہ س)۔ ہندوستان کی اسٹار بیڈمنٹن کھلاڑی پی وی سندھو نے پیر کو نئی دہلی میں شروع ہوئی بی ڈبلیو ایف عالمی چیمپئن شپ 2026 میں کامیابی کے ساتھ اپنی مہم کا آغاز کیا۔ سندھو نے خواتین کے سنگلز کے راؤنڈ آف 64 کے مقابلے میں آئرلینڈ کی ریچل نوبل کو براہِ راست گیمز میں 21-7، 21-11 سے شکست دے کر اگلے راؤنڈ میں جگہ بنا لی۔ اندرا گاندھی اسٹیڈیم میں گھریلو شائقین کی حمایت کے درمیان سندھو نے آغاز ہی سے مقابلے پر اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ انہوں نے پہلے گیم میں تیز شروعات کرتے ہوئے 11-3 کی برتری حاصل کی۔ اپنی تیز رفتار اور جارحانہ کھیل کے ذریعے سندھو نے نوبل کو مسلسل دباؤ میں رکھا۔

بقیہ: بنگال کے ہوٹل میں آگ، 6 ہلاک

آگ لگنے کے وقت زیادہ تر مہمان، جن میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے، سو رہے تھے۔ چند ہی منٹوں میں سیاہ دھوئیں نے راہداریوں اور کمروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس سے خوف زدہ افراد باہر نکلنے سے پہلے ہی اندر پھنس گئے۔ ہوٹل ایک تالاب کے قریب اور تاراپیٹھ تھانے سے چند قدم کے فاصلے پر واقع ہے، اس لیے قانون نافذ کرنے والے اہلکار فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ تاراپیٹھ اور رام پورہاٹ تھانوں کی ٹیموں نے مشترکہ طور پر بچاؤ کارروائی شروع کی، جبکہ قریبی فائر اسٹیشنوں سے فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی روانہ کی گئیں۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے آگ پر قابو پالیا، لیکن نچلی منزل کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ 6 مسافر شدید جھلسنے کی وجہ سے دم توڑ گئے، جبکہ کئی دیگر دھوئیں سے متاثر ہوئے اور جھلسنے کے باعث زخمی ہوئے۔

رام پورہاٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ ایمبولینسوں کے قافلے کے ساتھ موقع پر پہنچے اور ہنگامی کارروائیوں کی نگرانی کی۔ آگ تقریباً صبح ساڑھے چار بجے ایم سی بی میں اچانک دھماکے کے بعد لگی۔ ہوٹل کے مالک کلیان پال نے بتایا کہ رات کی ڈیوٹی پر موجود عملے نے فوری کارروائی کرتے ہوئے آگ بجھانے والے آلات استعمال کیے۔ تاہم آگ تیزی سے قریب موجود فرنیچر اور فائبر سے بنی اشیا تک پھیل گئی، جس کے باعث آگ نے تیزی سے پورے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اگرچہ فائر بریگیڈ کے اہلکار آگ پر قابو پانے کے لیے فوری طور پر پہنچ گئے، لیکن شدید دھواں تیزی سے عمارت کی پانچویں منزل تک بھر گیا، جس سے مہمانوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایک فائر فائٹر نے بتایا کہ رہائشی اندھیرے میں باہر نکلنے کے لیے بھاگے۔ اگرچہ عمارت کے پچھلے حصے میں باہر نکلنے کا دروازہ موجود تھا، لیکن بہت سے افراد اسے تلاش نہیں کرسکے اور اس کے بجائے مرکزی استقبالیہ کے راستے سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ اس طرح وہ براہ راست آگ کی زد میں آگئے، جس کے نتیجے میں کئی افراد شدید جھلس گئے۔

बिहार सरकार
डेयरी, मत्स्य एवं पशु संसाधन विभाग

पशुपालकों के लिए महत्वपूर्ण सूचना

पशुओं की बेहतर सेहत—पशुपालकों की खुशहाली

बिहार के समस्त पशुपालकों को सूचित किया जाता है कि पशु स्वास्थ्य एवं उत्पादन संस्थान, पटना की आधुनिक प्रयोगशालाओं में आपके पशुओं के स्वास्थ्य की जाँच हेतु निम्नलिखित सुविधाएँ नियमित रूप से निःशुल्क उपलब्ध हैं–

उपलब्ध निःशुल्क जाँच सुविधाएँ:

जाँच का प्रकार	प्रमुख परीक्षण
खून की जाँच	ब्लड प्रोटोजोआ, T.C., D.C., ESR, हीमोग्लोबिन
संक्रामक रोग	जोन्स डिजीज, T.B., ब्रुसेलोसिस, ग्लैंडर्स टेस्ट
दूध एवं मूत्र	मिल्क कल्चर सेंसिटिविटी, यूरिन रूटीन एवं यूरिन कल्चर
पोल्ट्री (मुर्गी पालन)	P.M., पैरासिटोलॉजिकल, पैथोलॉजिकल बैक्टीरियोलॉजिकल एवं जल जाँच
अन्य महत्वपूर्ण जाँच	गोबर (Fecal) जाँच, स्किन स्क्रेपिंग, लिम्फ नोड बायोप्सी

पशु आहार टेस्ट की सशुल्क सुविधा उपलब्ध

अपने बीमार पशुओं के सटीक उपचार और बेहतर उत्पादन के लिए आज ही संस्थान की सेवाओं का लाभ उठाएं। निःशुल्क जाँच हेतु सैंपल के साथ पशु स्वास्थ्य एवं उत्पादन संस्थान, बिहार, पटना से संपर्क करें।

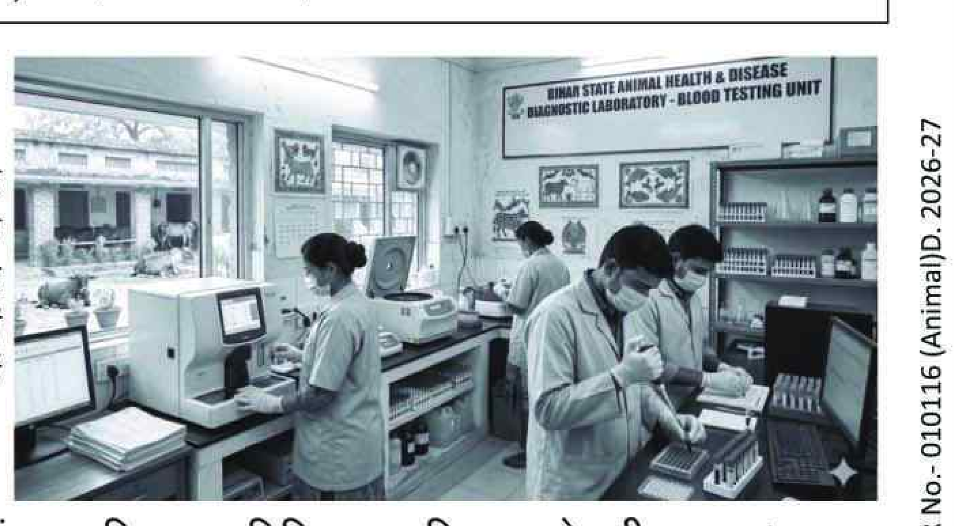

स्थान: पशु स्वास्थ्य एवं उत्पादन संस्थान, बिहार पशु चिकित्सा महाविद्यालय के समीप, पटना।

पशुपालन निदेशालय
डेयरी, मत्स्य एवं पशु संसाधन विभाग, बिहार सरकार
@BiharDFARD
PR No.- 010116 (Animal)D. 2026-27

پرنٹر و پبلشر جہاں آرا نے "پندار پرنٹنگ پریس"، پندار ہاؤس سلطان گنج، پٹنہ۔800006 میں چھپوا کر دفتر روزنامہ 'پندار'، پندار ہاؤس، سلطان گنج، پٹنہ۔800006 سے شائع کیا۔ (ملکیت: جہاں آرا) موبائل: 9304979320, 9097261168
RNI No. 28439/74, REGD No. PT-28/2008, Head Office: PINDAR HOUSE, Sultanganj, Patna-6, Mobile No. 9304979320, 9097261168 E-mail: pindar2010@gmail.com
PROPRIETOR, PRINTED & PUBLISHED BY JAHAN ARA, PINDAR HOUSE, SULTANGANJ, PATNA- 800006 AND PRINTED FROM "PINDAR PRINTING PRESS" SULTANGANJ, PATNA-800006, EDITOR- ABDUL KHALIQUE EHSANI

وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی عزت افزائی کرتے ہوئے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری راجیو روشن۔۔۔

نائب وزیر اعلیٰ وجیندر پرساد یادو محکمہ مالیات کی میٹنگ میں مستفیدین کو چیک سونپتے ہوئے۔۔۔

محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کے وزیر شرون کمار اپنی پارٹی جے ڈی یو کے دفتر میں پارٹی کارکنوں سے روبرو۔۔۔

سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار پٹنہ میں اپنی رہائش گاہ پر اپنے مداحوں اور پارٹی کارکنوں سے ملتے ہوئے۔۔۔

کتاب ہر گھر کی بنیادی اور پہلی ضرورت: اسپیکر

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر ڈاکٹر پریم کمار نے کہا ہے کہ کتاب ہر گھر کیلئے بنیادی اور پہلی ضرورت ہے جس سے زندگی جینے کا سلیقہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی میں انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتابیں صرف گھر کی زینت نہیں بلکہ زندگی میں مثبت وانقلابی تبدیلی لانے کا ذریعہ ہیں۔ کتابوں کی قدر کی جانی چاہئے اور اسے پڑھنے کی عادت ڈالی جانی چاہئے۔ المیہ ہے کہ آج قاری کا فقدان ہوتا جارہا ہے جب کہ کتابیں بڑی تعداد میں شائع ہورہی ہیں۔ ان کتابوں کو پڑھنے والا قاری بھی ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر پریم کمار سوموار کو بہار قانون ساز اسمبلی کی عمارت میں واقع اپنے چیمبر میں زرعی تعلیم کے ماہر ڈاکٹر ابھئے ناتھ سنگھ کی کتاب 'دینک دنچریا' (ہر گھر کیلئے ایک مفید کتاب) کا اجرا کرنے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کررہے تھے۔ انہوں نے کتاب کی ستائش کرتے ہوئے اس کیلئے مصنف کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ کتاب ہر گھر کیلئے روزمرہ کے استعمال میں مفید ثابت ہوگی جس میں سماج کے ہر طبقہ کی رہنمائی کا سامان ہے۔ رسم اجراء کے موقع پر ڈپٹی اسپیکر نریندر نارائن یادو، مصنف اور دیگر کئی سرکردہ افراد بھی موجود تھے۔

لالو جی کے بسائے ہوئے غریبوں کو اجاڑنے کی اجازت کسی کو نہیں

دشرتھ مانجھی کی طرح میرا بھی پختہ عزم 'جب تک توڑیں گے نہیں، تب تک چھوڑیں گے نہیں': تیجسوی

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) راشٹریہ جنتادل کے قومی کارگزار صدر اور بہار قانون ساز اسمبلی میں حزب اختلاف کے رہنما تیجسوی پرساد یادو نے سوموار کو ویر چند پٹیل پتھ میں واقع اپنی پارٹی کے ریاستی دفتر میں پارٹی کی جانب سے ماؤنٹین مین آنجہانی دشرتھ مانجھی کی یاد میں منعقد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے والد آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو کے ذریعہ ریاست بھر میں لاکھوں کی تعداد میں بسائے گئے غریبوں، دلتوں اور دیگر محروم طبقوں کی جھونپڑیاں کسی بھی حالت میں اجڑنے نہیں دیں گے اور ان غریبوں کی جھونپڑیوں پر بلڈوزر چلانے کی اجازت کسی کو نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بڑی مشکل سے ان کے والد لالو پرساد یادو نے بہار کا اقتدار سنبھالنے کے بعد تمام تر مصیبتوں کا سامنا کرتے ہوئے غریبوں، دلتوں، پسماندوں اور اقلیتوں کے منہ میں زبان دی اور ہزاروں سال کی غلامی سے نجات دلائی۔ لالو پرساد کا ہی کارنامہ ہے کہ سبھی طبقہ کے لوگوں کو مساوات کا حق ملا اور سماج میں ان کی قدر وعزت ہونے لگی۔ لالو پرساد نے سماجی انصاف کے نعرے کو حقیقت میں تبدیل کیا جس سے سماج میں بڑا انقلاب برپا ہوا۔ تیجسوی یادو نے ماؤنٹین مین آنجہانی دشرتھ مانجھی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو کام کسی نے نہیں کیا وہ دشرتھ مانجھی نے کرکے دکھادیا اور سماج کیلئے ایک بڑی مثال قائم کردی۔ آج جو لوگ یا پارٹی ان کے نام پر سیاست کرتے ہیں انہیں اس سماج کی فلاح سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ کوئی کام کیا ہے۔ بی جے پی، جے ڈی یو اور این ڈی اے کے دیگر لیڈران صرف لفاظی کرتے ہیں اور جھوٹے دعوے کرکے سماج کے دبے کچلے طبقے کا ذہنی استحصال کرتے رہتے ہیں۔ دشرتھ مانجھی نے پہاڑ کو کاٹ کر راستہ بنایا اور یہ دکھادیا کہ اگر کچھ کر گزرنے کا عزم ہو تو کوئی روک نہیں سکتا۔ دشرتھ مانجھی نے کہا تھا 'جب تک توڑیں گے نہیں، تب تک چھوڑیں گے نہیں'۔ تیجسوی نے کہا کہ ایسا ہی پختہ عزم انہوں نے بھی کرلیا ہے کہ بہار کی ناانصافی پر مبنی حکومت کو چھوڑیں گے نہیں بلکہ اسے توڑنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لالو جی نے غریب، دلت اور مہادلت سماج کو زندگی میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی اور وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے انہیں اپنے ہاتھوں سے نہلایا، دھلایا، صاف ستھرا رہنے اور سماج میں عزت ووقار سے جینے کی ترغیب دی۔ دلت سماج کیلئے پٹنہ میں اپارٹمنٹ بنوایا اور ہر گاؤں وشہر میں پختہ مکان بناکر دیا۔ لالو جی نے ہمیشہ کہا کہ سماج میں پڑھائی لکھائی ضروری ہے۔ حکومت میں بیٹھے لوگوں کو غریب سماج سے امتیاز کی اپنی پالیسی ختم کرنی ہوگی۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ آنجہانی دشرتھ مانجھی کے عظیم کارنامے کو یاد کرتے ہوئے انہیں 'بھارت رتن' سے نوازا جائے۔ تیجسوی نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ دشرتھ مانجھی کا آدم قدم مجسمہ پٹنہ کے کسی چوراہا پر نصب کیا جائے اور ان کے نام پر آشرم قائم کیا جائے۔ دشرتھ مانجھی یادگاری تقریب سے پارٹی کے ریاستی صدر منگنی لال منڈل، ادئے نارائن چودھری، شیو چندر رام، آلوک مہتا، کمار سروجیت، سمیر مہاسیٹھ، رن وجئے ساہو، گوتم کرشن، شکتی سنگھ یادو، سمتا دیوی، اعجاز احمد، ساریکا پاسوان، چندیشور پرساد سنگھ، نربھئے امبیڈکر اور منٹو مانجھی نے بھی خطاب کرتے ہوئے آنجہانی دشرتھ مانجھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

غریبوں پر ظلم برداشت نہیں، عوامی تحریک کا آغاز جلد: دیپانکر

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) سی پی آئی ایم ایل کے قومی جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹہ چاریہ نے اروَل میں انیل کشواہا اور دیگر مقامات پر کئی افراد کے ساتھ ہوئے سنگین معاملات کی شدید مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ غریبوں پر ظلم وزیادتی کو اب برداشت نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے خلاف منظم عوامی تحریک چلائی جائے گی۔ سی پی آئی ایم ایل سمیت بایاں محاذ کی تمام پارٹیاں متحد ومنظم ہوکر ظلم وزیادتی کے خلاف سڑکوں پر اتریں گے اور منظم عوامی تحریک چلائیں گی۔ انہوں نے سوموار کو مختلف مقامات کا پارٹی رہنماؤں کی ٹیم کے ساتھ طوفانی دورہ کرکے مظلومین ومتاثرین کے احوال دریافت کئے اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انصاف دلانے اور ان کے حق کیلئے آواز بلند کرتے رہنے کا انہیں یقین دلایا۔ انہوں نے روہتاس ضلع کے دینارا بلاک کے ملکی منیہاری گاؤں کا دورہ کرکے مقتول چندیشور چودھری کے متاثرہ اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان کی درد داستان سن کر بیحد جذباتی ہوگئے۔ دورہ سے واپسی پر دیپانکر بھٹہ چاریہ نے پٹنہ میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو بتایا کہ اجیت تیواری کے ذریعہ چندیشور چودھری کا قتل گولی مار کر صرف اس لئے کردیا گیا کہ وہ مزدوری مانگ رہا تھا۔ دیپانکر بھٹہ چاریہ نے کہا کہ نوجوانوں اور جین زی کے سوالوں کو دبایا نہیں جاسکتا۔

پٹنہ کے راجندر نگر میں واقع بسکوٹیکس میں قومی پرچم ترنگا لہراتے ہوئے چیئرمین محمد نقیب احمد اور ادارہ کے دیگر عہدیداران وملازمین۔۔۔

آزادی کی حفاظت کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم

پٹنہ (پریس ریلیز) ملک کے 80 ویں یوم آزادی کا جشن پھلواری شریف نگر پریشد نے بہت ہی جوش وخروش کے ساتھ منایا۔ سنیچر کو یوم آزادی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں پھلواری شریف نگر پریشد کے اکزیکیوٹیو افسر دیپک جھا نے قومی پرچم ترنگا لہرایا اور اسے سلامی دی۔ پھلواری شریف نگر پریشد دفتر احاطے میں منعقد یوم آزادی تقریب میں اکزیکیوٹیو افسر دیپک جھا کے ساتھ کئی وارڈ کونسلر اور سرکردہ سماجی کارکنان بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے جن میں سید شجاع الدین، فیض احمد، محمد نوشاد، محمد سونو، عقیل خان، عباس نوری، آنند کمار اور رام پرویش شرما کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر اکزیکیوٹیو افسر دیپک جھا نے پھلواری شریف نگر پریشد کے سبھی عہدے داروں، وارڈ کونسلروں، ملازمین، پریشد حلقہ کے عوام اور پورے بہار وملک کے باشندوں کو ملک کے 80 ویں یوم آزادی کی پرخلوص مبارکباد پیش کی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بے شمار مجاہدین آزادی نے اپنی عظیم قربانیاں پیش کرکے ہمیں آزادی دلائی جس کے نتیجے میں آج ہم سبھی لوگ آزاد بھارت میں کھلی فضا میں سانس لے رہے ہیں اور فخر بھی محسوس کررہے ہیں۔ اس لئے آج ہم اپنے تمام مجاہدین آزادی کو پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انکی عظیم قربانیوں سے نئی نسل کو واقف کرانا بہت ضروری ہے جو انکے لئے مشعل راہ ہیں۔ آزادی ایک عظیم نعمت ہے جس کی قدر کرنا ہم سبھوں کی مشترکہ ذمے داری ہے۔ آزادی کی حفاظت کے لئے ہمیں ہمیشہ بیدار اور متحرک رہنے کی ضرورت ہے۔

ملک کی آزادی میں بنکروں کی عظیم قربانیاں: نقیب احمد

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) بہار ہینڈلوم ویبھرس کوآپریٹیو فیڈریشن (بسکوٹیکس) کے چیئرمین محمد نقیب احمد نے کہا ہے کہ ملک کی آزادی میں بنکروں کی بہت ہی عظیم خدمات وقربانیاں رہی ہیں جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ بنکروں نے بھوکے پیٹ رہ کر اور دوسروں کو کپڑا پہنانے کیلئے دن رات محنت ومشقت کرکے غیر ملکی کپڑوں کا مکمل بائیکاٹ شروع کیا جسے بابائے قوم مہاتما گاندھی نے بیحد پسند کیا اور انہوں نے بھی سودیشی تحریک چلائی۔ چیئرمین نقیب احمد نے بسکوٹیکس میں 80 ویں یوم آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کرنے کے بعد اپنے خطاب میں یہ باتیں کہیں۔

دیگر متاثرین کو بھی معاوضہ اور سرکاری ملازمت دے: قاری صہیب

پٹنہ (عتیق الرحمٰن شعبان) آر جے ڈی کے سرکردہ رہنما اور بہار قانون ساز کونسل کے رکن قاری محمد صہیب نے وزیر اعلیٰ کے نام خط بھیج کر حکومتِ بہار سے مطالبہ کیا ہے کہ بھوجپور کے بیلوٹی (شاہ پور) کے باشندہ بھرت بھوشن تیواری کے مبینہ پولیس انکاؤنٹر کے معاملے میں ان کے اہل خانہ کو مالی امداد اور خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت دینے کے اعلان کی طرح دیگر واقعات میں جاں بحق شہریوں کے لواحقین کو بھی یکساں معاوضہ اور سرکاری ملازمت دی جائے۔ قاری محمد صہیب نے کہا کہ حکومت کی جانب سے بھرت بھوشن تیواری کے اہل خانہ کے لیے اعلان قابلِ ستائش ہے، تاہم انصاف کا تقاضا ہے کہ کسی بھی واقعہ میں جان گنوانے والے شہریوں کے اہل خانہ کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس فائرنگ، مبینہ ہجومی تشدد، اغوا وقتل یا مشتبہ حالات میں ہونے والی اموات کے معاملات میں متاثرہ خاندانوں کو تنہا نہیں چھوڑا جاسکتا۔ انہوں نے حکومت کی توجہ محمد توفیق (12 سال) جون 2026، بھاٹاباری گاؤں، چوروت بلاک، سیتامڑھی، جگت ویر رائے (60 سال) 17 مارچ 2026، چورنیا گاؤں، گائگھاٹ، مظفرپور؛ مبینہ پولیس فائرنگ میں ہلاک، محمد فیض احمد (30 سال) 12 جون 2026، چندن پٹی، اے پی ایم تھانہ علاقہ، دربھنگہ، راج کمار چودھری عرف ہری رام چودھری (راجو چودھری) 9 جون 2026، چک ہیلال گاؤں، سرف الدین پور پنچایت، بوچہا، مظفرپور، دیپک کمار شاہ (گپتا) (50 سال) 15 جون 2026، مادھوپور رستا، پچی پکی او پی تھانہ علاقہ، مظفرپور، بسنتی یادو جولائی 2026، پٹنہ میں پیش آنے والے مشہور اغوا اور قتل کے معاملے میں ہلاکت۔ شہزاد علی (25 سال) 30 مئی 2026، شیو راج پور گاؤں، بڑہریا تھانہ علاقہ، سیوان؛ مبینہ ہجومی تشدد میں ہلاک ولی کمار یکم اگست 2026، ڈہری-ڈالمیانگر، روہتاس؛ مبینہ ہجومی تشدد میں ہلاک، روشن کمار یادو (20 سال) 10 اگست 2026، رام پٹی منڈل جیل، مدھوبنی؛ مشتبہ حالات میں موت، مولانا توصیف رضا 27 اپریل 2026، پال پور ریلوے کراسنگ، کینٹ تھانہ علاقہ، بریلی (اتر پردیش)؛ کشن گنج، بہار کے رہائشی مولانا کی قتل کے معاملات کی جانب مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام معاملات کی نوعیت الگ الگ ہوسکتی ہے، لیکن ہر معاملے میں ایک انسانی جان گئی ہے اور اس کے پیچھے ایک خاندان متاثر ہوا ہے۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ تمام معاملات کی غیر جانب دارانہ اور مقررہ مدت میں تحقیقات کرائے اور جہاں کسی کی غفلت یا جرم ثابت ہو وہاں ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ قاری محمد صہیب نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کو مناسب اور باعزت مالی معاوضہ دینے کے ساتھ ہر خاندان کے ایک اہل فرد کو سرکاری ملازمت فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو مستقبل کے لیے ایسی شفاف اور یکساں معاوضہ و بازآبادکاری پالیسی بھی بنانی چاہیے، تاکہ متاثرہ خاندانوں کو امداد دینے میں کسی قسم کا امتیاز نہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کسی بھی شہری کی مشتبہ یا غیر فطری موت کے بعد اس کے اہل خانہ کو انصاف، تحفظ اور باعزت زندگی کے لیے ضروری سرکاری مدد ملنی چاہیے۔